

لَقَدْ أَفْزَلْنَاهُ فِي يَدَيْهِ الْقَدْرَ

تحفة تراويح



رَبِّهِ

عبدالرحيم فلاحى

جامعہ اشاعت العلوم اكل كوا

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

تحفہ تراویح

مؤلف

(مولانا) عبد الرحیم صاحب فلاحی

استاذ تفسیر و حدیث جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا

ناشر

جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا ضلع مندر بار (مہاراشٹر)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

-
- نام کتاب :- تحفۃ تراویح
- مؤلف :- مولانا عبد الرحیم صاحب فلاحتی
- باہتمام :- قاری عبد القیوم صاحب (استاذ جامعہ ہانسوٹ)
- کمپوزنگ :- مولانا محمد مہر علی قاسمی
- (استاذ: سعادت کمپوزنگ تعلیمی مرکز، جامعہ ہانسوٹ)
- سال اشاعت :- جولائی ۱۹۹۹ء (۳۰۰۰)
- دوسرا ایڈیشن :- جولائی ۲۰۰۰ء (۱۰,۰۰۰)
- قیمت :- ۲۵ / روپیہ

ناشر

جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا

ملنے کے پتے

مکتبہ السلام جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا مہاراشٹر
 مکتبہ السعاده جامعہ مظہر سعادت ہانسوٹ، گجرات، الہند
 مکتبہ سمیل السلام مدرسہ عمر بن خطاب کالج کھیرا مہاراشٹر
 مکتبہ دار السلام جامعہ ابو ہریرہ دہ پور ضلع اورنگ آباد
 باسط بک ڈپو مرکز اسلامی رنجن ضلع جالندہ
 فرید بک ڈپو پرائیویٹ لمیٹڈ دہلی - ۶
 دارالکتاب دیوبند (یوپی)
 کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

ان اوراق میں کیا اور کہاں ہے

شمار	مضامین	بیان	صفحہ
۱	انتساب	منسوب الیہ کی وضاحت	۴
۲	عرض مؤلف	خیالات مؤلف	۵
۳	مقدمہ	حضرت مولانا سلیمان صاحب کی عرض گزاشت	۸
۴	تقریظ	حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی	۱۲
۵	کتاب ہدایت کے انمول موتی	تقریظ دلپذیر (مفتی عبداللہ المظاہری)	۱۴
۶	رائے گرامی	قاری ابوالحسن صاحب اعظمی (دارالعلوم دیوبند)	۱۶
۷	رائے عالی	حضرت مولانا غلام دستاوی صاحب (اکل کوا)	۱۸
۸	تھہ تراویح ایک انمول تحفہ	حضرت مولانا محمد زبیر صاحب اعظمی	۲۰
۹	کلمات دعائیہ	حضرت مولانا ایوب صاحب سمورتی مجاز مولانا ابراہیم صاحب ^{رحمۃ اللہ علیہ}	۲۳
۱۰	پہلی تراویح		۲۸
۱۱	دوسری تراویح		۳۰
۱۲	تیسری تراویح		۳۲
۱۳	چوتھی تراویح		۳۴
۱۴	پانچویں تراویح		۳۶
۱۵	چھٹی تراویح		۳۸
۱۶	ساتویں تراویح		۴۰
۱۷	آٹھویں تراویح		۴۳
۱۸	نویں تراویح		۴۷
۱۹	دسویں تراویح		۴۹

۵۳		۲۰ گیارہویں تراویح
۵۶		۲۱ بارہویں تراویح
۵۹		۲۲ تیرہویں تراویح
۶۱		۲۳ چودھویں تراویح
۶۵		۲۴ پندرہویں تراویح
۶۸		۲۵ سولہویں تراویح
۷۲		۲۶ سترہویں تراویح
۷۵		۲۷ اٹھارہویں تراویح
۷۷		۲۸ انیسویں تراویح
۷۹		۲۹ بیسویں تراویح
۸۱		۳۰ اکیسویں تراویح
۸۳		۳۱ بائیسویں تراویح
۸۵		۳۲ تیسویں تراویح
۸۸		۳۳ چوبیسویں تراویح
۹۱		۳۴ پچیسویں تراویح
۹۴		۳۵ چھیسویں تراویح
۹۷		۳۶ ستائیسویں تراویح
۹۹	سات منزلوں کی ترتیب	۳۷ منازل قرآن
۹۹	حرکات کی تعداد	۳۸ اعراب
۱۰۰	قرآن میں استعمال شدہ حروف تہجی کی تعداد	۳۹ حروف بجا
۱۰۲		۴۰ تھہ تراویح اساطین امت کی نظر میں

﴿ انتساب ﴾

ان تمام حفاظ عظام اور ائمہ تراویح کے نام جو اپنی ہی
 نہیں ساری امت کی زندگی کو اسی سانچے میں ڈھالنا چاہتے
 ہیں جسے رسالت مآب ﷺ لیکر مبعوث ہوئے اور یہی نسخہ
 شفاء، خضر طریق مکمل دستور حیات بلکہ قوموں کا عروج
 اسی کی اتباع میں پنہاں ہے۔ جسکے متعلق ارشاد نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم ہے۔ **إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ**
أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ۔ رواہ مسلم

بِسْمِ اللَّهِ تَعَالَى

عرض مؤلف

یہ ایک حقیقت ہے کہ قرآن مقدس کو دیگر کتب سلاویہ کی بہ نسبت ایک خاص امتیاز و خصوصیت یہ حاصل رہی ہے کہ اللہ نے اسکے نزول کے ساتھ ساتھ اس کی محافظت کی ذمہ داری بھی اپنے اوپر لے لی ہے ارشاد ربانی ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ۔ ہم نے ذکر یعنی قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ اہل کتاب کے خواص و عوام سب تحریف کتاب کے مرتکب ہوئے اور عذاب الہی کے مستحق بنتے رہے لیکن اس نیلے آسمان کے نیچے اور فرش خاکی پر اگر کوئی کتاب جو اپنے اصلی خدوخال اور اسی آن و بان اور شان سے ہے جو نزول کے وقت تھی تو وہ صرف قرآن مجید ہی ہے۔

پارے بھی بے کم و کاست، رکوع میں بھی کوئی پھیر و بدل نہیں، نقطوں اور شوشوں میں بھی کوئی تغیر و تبدل نہیں لیکن ہاں یہ بات ہے کہ جوں جوں ہم خیر القرون سے اور عہد نزول قرآن سے دور ہوتے جا رہے ہیں ویسے ویسے ہم مضامین قرآنیہ کے تذکیری، مو عظمتی پیغام سے نا آشنا اور نابلد ہوتے جا رہے ہیں۔ امامہ اقبال نے ہماری زیوں حالی کی صحیح عکاسی کی ہے!

قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں	کچھ بھی پیغام محمد کا تمہیں پاس نہیں
کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں	یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

ہر شخص دعویٰ و فاء کے ساتھ ساتھ روحانیت سے کٹ کر مادیت کی مشغول ترین زندگی میں ایسا مستغرق ہوتا جا رہا ہے کہ طوطے کی طرح کبھی کبھار تلاوت کی توفیق ہو جاتی ہے۔ اسی پر قناعت کرتا ہے۔ حالانکہ جہاں قرآن کی تلاوت مطلوب ہے۔ وہاں قرآن کے مطالبات سے واقفیت بھی اتنی ہی ضروری ہے۔

عام مسلمان سمجھتے ہیں کہ تراجم قرآن یہ تو مدارس کے طلبہ یا پڑھے لکھے طبقہ کیلئے ہیں اور تفاسیر قرآن یہ علماء و مفسرین کیلئے۔ حالانکہ قرآن تو ہڈی للہناس ہے۔ اسلئے سارے لوگوں کو اس کے ضروری مضامین سے واقف ہونا لابدی ہے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر ہمارے مشغول و مصروف اور کم فرصت افراد کے کانوں میں بھی صدائے نورانی اور ندائے قرآنی گونجنے لگے اور ہم سب کیلئے کتاب اللہ سے استفادہ آسان ہو جائے۔ یہ مختصر رسالہ ترتیب دیا گیا ہے جس میں سواپارہ کی ترتیب سے کل ۷۲ تراویح میں پورے قرآن مجید کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔

اس سلسلہ کا داعیہ سب سے پہلے اس وقت پیدا ہوا جبکہ مادر علمی فلاح دارین میں جلالین ثانی کے درس کے دوران حضرت الاستاذ ناظم تعلیمات مولانا سید ذوالفقار احمد صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ ایک کتاب پاکستان میں ایسی لکھی گئی ہے کہ جس میں ہر ترویج میں ماقبل کی تلاوت شدہ چار رکعات کا خلاصہ پڑھ کر سنایا جاتا ہے اس قسم کا سلسلہ حفاظ کو شروع کرنا چاہئے۔ بڑوں اور بزرگوں کی باتیں کب رنگ لاتی ہیں کچھ کہنا نہیں جاسکتا۔

بہر حال طالب علمی کا زمانہ غفلت و نادانی کا ہوتا ہے۔ بات آئی گئی اس دوران رفیق محترم مولانا داؤد صاحب حال مقیم افریقہ پاکستان سے ”مختصرات تراویح“ کے نام سے ایک کتاب لائے اور اراقم الحروف کو دی۔ لیکن بہت جلد اس کو کسی کرم فرما کی نظر لگ گئی۔ اور اس سے متوقع استفادہ نہ ہو سکا اسی دوران استاذ الاساتذہ حضرت مفتی عبداللہ صاحب مظاہرہ مدظلہ بانی جامعہ مظہر سعادت ہانسوٹ کے حکم سے صوبہ گجرات انکلیشور اسٹیشن کی مسجد میں اور جامع مسجد ہانسوٹ گجرات میں محراب سنانے کا موقع ملا تو وہاں کے باذوق افراد کے مطالبہ پر نماز کے بعد کوئی نہ کوئی مصروفیت رہا کرتی تھی۔ منجملہ اس کے تراویح اور وتر کے مابین خلاصہ تراویح سنانے کا بھی التزام کیا گیا۔ نیز رئیس جامعہ اشائے العلوم اکل کو ا کے حکم سے غبر ضلع جالندہ مہاراشٹر مسجد شمشیر میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ اور اس جگہ کے لوگوں نے اسے مفید اور کارآمد قرار دیا۔ ہر دو بزرگوں نے اس کی افادیت کے پیش نظر اسے مرحلہ طباعت میں لانے کا اصرار کے ساتھ حکم فرمایا۔

چنانچہ ان حضرات کی توجہات کے پیش نظر اس سلسلہ کی ترتیب جدید

شرع کی گئی تو کافی وقت لگا۔ شدت کے ساتھ اس کی طباعت کا مطالبہ کیا جانے لگا۔ تو ایک طرف ترتیب دی جاتی رہی تو دوسری طرف اس پر نظر ثانی بھی کروائی گئی۔

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر اس موقع پر شکریہ ادا نہ کیا جائے شمس العلماء حضرت مولانا سلیمان صاحب شمشکی دامت برکاتہم کا جو کہ اپنی پیرانہ سالی، ضعف و کمزوری کے باوجود اس کے مسودہ کا معتد بہ حصہ بالاستیعاب ملاحظہ فرماتے رہے۔ اور اصلاح فرمائی۔ نیز حضرت مولانا رضوان الدین معرونی شیخ الحدیث جامعہ ہذا کا جنہوں نے اس کا بڑے اہتمام سے مطالعہ فرما کر اصلاح فرمائی۔ اسی طرح مشہور ادیب زمانہ مولانا زبیر صاحب اعظمی، قاری ابو الحسن صاحب اعظمی، حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کا بھی شکر گزار ہوں کہ نہایت وسعت ظرفی اور خورد نوازی، و افراد سازی کے جذبہ سے اس طفل تصنیف کی حوصلہ افزائی میں کوئی کمی نہ کی اور اپنی پر خلوص و پُر اثر دعاؤں کے تمغوں سے نوازا۔ اسی طرح فراموش نہیں کر سکتا عزیزم جمال الدین راجستھانی، اٹی محمد راجستھانی اور محمد شوکت فتح پوری کو جنہوں نے راقم الحروف کی شکستہ تحریر میں مکتوب مسودہ کی تبییض کرنے کی کامیاب کوشش کی۔

نیز عزیزم مولانا مستقیم بھگلپوری استاد منہاج العلوم رنجی ناقابل فراموش ہیں جنہوں نے صرف دورات کی قلیل مدت میں پروف ریڈنگ کا مشکل ترین کام انجام دیا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حوصلہ افزائی کرنے والے مشائخ کرام اور دیگر معاونین کو اپنی شایان شان بدلہ نصیب فرمائے۔ مکرر یہ بانی اشاعت العلوم نیز بانی جامعہ مظہر سعادت اور میرے ان تمام اساتذہ ذی مرتبت کا شکر گزار ہوں گا۔ جنہوں نے صرف اس کتاب کی حد تک ہی نہیں بلکہ اس ذرہ بے مقدار کو ہانے کیلئے ہر موڑ اور ہر میدان میں مصروف رکھ کر یہ سبق دیا کہ کام کئے جاؤ کہ یہی سرمایہ آخرت ہے۔

آخر میں قارئین کرام سے التماس ہے کہ اگر کوئی فروگزاشت سامنے آئے تو ناچیز کو ضرور مطلع فرما کر احسان فرمائیں۔ اور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نوآموز کی اس پہلی کوشش کو مفید عام بنا کر میرے لئے والدین کیلئے اور میرے محسنین کیلئے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین۔ عبدالرحیم فلاحي خادم القرآن جامعہ اکل کوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

از شمس العلماء حضرت مولانا سلیمان صاحب شمش

شیخ الحدیث جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا

جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا کا اولین مقصد یہ ہے کہ قرآن پاک کو تجوید و صحت کے ساتھ پڑھا جائے، قرآن کے پیغام و احکام سنے اور سمجھے جائیں اور عملی طور پر اپنی زندگی میں داخل کئے جائیں تاکہ حق تعالیٰ کے ساتھ صحیح تعلق پیدا ہو، اللہ رب العزت کی عظمت و شوکت، حاکمیت و مالکیت کا سکہ دلوں پر بیٹھے، شر و فساد، ظلم و عدوان کا اہرمن دم گھٹ کر مر جائے اور خیر و صلاح، عدل و کرم کا یزداد سایہ گستر ہو جائے نیز جامعہ ہر ممکن طور پر یہ حقیقت آشکار کرنا چاہتا ہے کہ قرآن کریم ہی وہ انقلابی کتاب ہے جس نے چھ صدیوں کی مجوسی دنیا کو صرف ۲۳ سال کی قلیل مدت میں تیر کی طرح درست کر دیا، چھ سو برسوں کے مردہ دلوں کو نہ صرف نئی زندگی بخشی بلکہ ان کو مسیحائی کے مقام پر لا کھڑا کیا، ہر سہارس کے زنگ خردہ قلوب پر ایسی قلعی چڑھائی کہ پھر کوئی میل پچیل ان کے قریب نہ آسکی، قرآن کریم ایک ایسی مؤثر اور حیرت انگیز انقلاب برپا کر نیوالی کتاب ہے جس کی تاثیر کو آج بھی آزمایا جاسکتا ہے کیونکہ یہ ایک زندہ کتاب ہے اس میں آج بھی وہی معجزہ نما تاثیر موجود ہے جو آج سے پندرہ سو برس پہلے موجود تھی، قرآن مالک الملک کا کلام ہے، رب کائنات کا پیغام ہے علیم و خیر کی طرف سے اہل علم کیلئے قانونی دستاویز ہے۔ حکیم مطلق کا تجویز کیا ہوا نسخہ کیا ہے، اپنی قوت تاثیر کو قرآن خود اپنی زبان میں یوں بیان کرتا ہے۔ ”لَوْ اَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَيْنَاۤهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ“ اگر ہم

اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتار نازل کرتے تو اسے مخاطب تو اس کو دیکھتا کہ خدا کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا۔ یعنی قرآن فی نفسہ ایسا مؤثر اور قوی الاثر ہے کہ پہاڑ بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مگر اس قرآن کا اثر وہی لوگ قبول کرتے ہیں جن کے سر میں سوچنے والا دماغ اور سینہ میں سمجھنے والا دل اور پیشانی میں دیکھنے والی آنکھیں موجود ہوں جس طرح روشنی میں صرف وہ آنکھیں دیکھتی ہیں جن میں بینائی ہو اگر آنکھ ہی بینا نہ ہو تو آفتاب کی روشنی بھی چراغ راہ نہیں بن سکتی۔ جامعہ اکل کو بستی بستی، جنگل جنگل صدا لگاتا اور یہ یقین دلاتا ہے کہ لَا يَصْلُحُ الْخَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةَ إِلَّا بِمَا صَلَّحَ بِهِ أَوَّلُهَا یعنی اس امت کے اول طبقے کی اصلاح جس چیز سے ہوئی تھی اسی سے اس امت کے آخری طبقے کی اصلاح ہو سکتی ہے اور وہ چیز ہے (قرآن مجید) جاہلیت کے شر الناس اسی قرآن سے خیر الناس ہوئے۔ جاہلیت کے گمراہ اسی مقدس کلام کی بدولت دنیا کے ہادی اور رہنما بنے۔ ہاں درندگی کی پستی میں گرے ہوئے اسی قرآن کے طفیل میں انسانیت کے بلند ترین مقام پر متمکن ہوئے مختصر یہ ہے کہ اسی کتاب عزیز سے والہ ہو کر جنہی سے جنتی بن گئے۔ صحابہ کرامؓ کے کتب خانہ دل میں قرآن ہی قرآن تھا انہوں نے اسی جبل متین کو مضبوطی سے تھام کر بلندی کے تمام مدارج طے کئے انکے رگ و پے میں قرآن ہی کی ہوا بھری ہوئی تھی جس کی وجہ سے وہ بلند وبالا تھے دنیا کی قوموں نے ان کو دبانا چاہا زمین پر پٹختنا چاہا مگر جتنا پٹختے گئے صحابہ کرامؓ اتنا ہی اوپر کو اٹھے اور نہ صرف خود اٹھے بلکہ دنیا کو بھی بلند کر دیا۔ تاریخ شاہد ہے کہ قرآن کریم نے جو ہوا اور شوکت مسلمانوں میں بھری تھی جب تک وہ بھری رہی مسلم قوم بلند وبالا رہی لیکن جب خواہشات نفس کی سوئی اس ہوا بھری گیند میں گھس گئی تو وہ پھس سے ہوا نکل گئی اب اس گیند میں اٹھنے کی سکت نہیں رہی جہاں ڈال دی جاتی ہے وہیں پھنسی پڑی رہ جاتی ہے۔ ضرورت ہے کہ قرآن کی تعلیمات کو عام کیا جائے۔ اور اس کے مواظف و احکام سے عوام کو باخبر بنایا جائے تاکہ دنیا میں پھر ایک انقلابی اور صالح معاشرہ پیدا ہو مقام مسرت ہے کہ جامعہ کے استاذ تفسیر و فقہ مولانا عبدالرحیم فلاحتی نے اس سلسلے میں نیا قدم اٹھایا ہے۔ جو درحقیقت جامعہ اکل کو انکی مختلف الانواع خدمات میں سے بہترین

خدمت ہے موصوف خوش قسمتی سے حافظ قرآن بھی ہیں۔ اور ہر سال کہیں نہ کہیں رمضان میں تراویح پڑھایا کرتے ہیں۔ گزشتہ سال موصوف نے یہ التزام رکھا تھا کہ تراویح کے اندر جتنا قرآن سناتے تھے اسکا خلاصہ اور نچوڑ روزانہ تراویح کے بعد مصلیوں کو بتایا کرتے تھے اور لوگ نہایت شوق و ذوق سے سنا کرتے تھے۔ موصوف نے روزانہ کے خلاصہ کو قلم بند کر کے محفوظ رکھا ہے جو نفع عام کی غرض سے شائع ہو کر عوام کے ہاتھوں میں پہنچ رہا ہے اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کوشش کو قبولیت سے نوازے اور ہم سب کی طرف سے بہترین جزاء عطاء فرمائے۔ آمین۔

دستخط

(حضرت) مولانا سلیمان صاحب سمشہ

سابق شیخ الحدیث

جامعہ اشاعت العلوم اکل کو



تقریظ

از حضرت مولانا ذوالفقار احمد صاحب مدظلہ العالی

استاذ حدیث و تفسیر و صدر مدرس دارالعلوم فلاح دارین ترکسر

قرآن پاک کی بہت سی خصوصیات ہیں ان میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ رمضان شریف کے پورے مہینے تراویح کی نماز میں اس کو سنایا جاتا ہے اور نمازی اس کو قیام کی حالت میں انتہائی توجہ اور تواضع کے ساتھ سنتے ہیں اور اس کے سماع کے فیض سے روحانی فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

لیکن قرآن مجید انتہائی فصیح و بلیغ عربی زبان میں ہے جن کی زبان عربی نہیں ہے یا وہ عربی پڑھے لکھے نہیں ان کو قرآن میں موجود پیغام اس میں مذکور احکام و ہدایات، قصص و واقعات اور انبیاء علیہم السلام کی جدوجہد اور حالات کا پتہ نہیں چلتا۔

بہت عرصے سے میری یہ خواہش تھی کہ روز آنہ تراویح میں جتنا قرآن پاک پڑھا جاتا ہے تراویح کے بعد ۱۰ منٹ میں اس کا انتہائی مختصر انداز میں خلاصہ بیان کر دیا جائے تو لوگوں کو فائدہ ہو گا۔ اور ان کو ان مضامین سے واقفیت ہو جایا کر یگی جو اس دن پڑھے جانے والے پارے میں مذکور ہوئے ہیں یا کوئی ایسی تفسیر تیار ہو جائے جس میں اختصار کے ساتھ روز آنہ پڑھے جانے والے حصے کی تفسیر مختصر تحریر کی گئی ہو طلبہ سے بھی اس ضرورت کا اظہار و تقاضا کیا جاتا رہا الحمد للہ عزیز القدر مولوی عبدالرحیم فلاحی مستند مدرس اشاعت العلوم اکل کو انے اس عظیم کام کو رمضان شریف کے اوقات میں جدوجہد کر کے پورا کیا جو الحمد للہ ایک انتہائی مختصر تفسیر ہے جسکو روز آنہ تراویح کے بعد تھوڑے سے وقت میں روز آنہ پڑھے جانے والے قرآن پاک کی مقدار کے حساب سے سنایا جاسکتا ہے عزیز موصوف نے مسلم عوام کے لئے یہ عظیم تحفہ پیش کیا ہے اور نام بھی تحفہ تراویح رکھا ہے اللہ تعالیٰ اس تحفہ کو قبول فرمائے اور قرآن کے مضامین سے واقفیت کا ذریعہ بنائے اور عزیز موصوف کے لئے ذخیرہ آخرت ثابت ہو اس سلسلہ میں عزیز القدر مولانا غلام محمد صاحب و ستانوی فلاحی مستم اشاعت العلوم اکل کو اور کن شوری دارالعلوم دیوبند بھی مبارکباد کے مستحق ہیں کہ موصوف نے طباعت کے سلسلہ میں مرتب کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ دونوں حضرات کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے آمین۔ خاکسار ذوالفقار احمد غفرلہ (۲۳ ستمبر ۲۰۰۰ء)

بسم اللہ تعالیٰ

تقریب

حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی مدظلہ العالی
شیخ الحدیث جامعہ سبیل السلام حیدر آباد

قرآن مجید کتاب ہدایت ہے، وہ زندگی کے ایک ایک مسئلہ میں انسانیت کی رہنمائی کرتی ہے، وہ صبح و شام اور شب و روز کیلئے خضر طریق ہے، خلوت و جلوت اور بزم و رزم کیلئے مشعل راہ ہے، وہ جینا بھی سکھاتی ہے اور مرنا بھی۔ مسلمان آج دنیا میں جن حالات و مشکلات سے دوچار ہیں انکا اصل سبب یہی ہے کہ ان کی زندگی کا رشتہ قرآن مجید سے کمزور ہے بلکہ کمزور تر ہو گیا ہے اسنے بروزجر پر حکومت کرنے والی اور قوموں کے تاج و تخت سے کھیلنے والی امت کو ذلت و خواری اور نکبت و رسوائی سے دوچار کر دیا ہے، کہ ”إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْآخَرِينَ“۔

حضرات علماء نے عربی زبان سے ناواقف عام مسلمانوں کے لئے قرآن مجید کے تراجم کئے اور تفسیریں لکھیں اور اس میں شبہ نہیں کہ اس وقت عربی زبان کے بعد علوم اسلامی اور علوم قرآنی کا کام سب سے زیادہ اردو زبان میں ہوا ہے، لیکن بد قسمتی سے آج کے مشینی دور نے انسان کو اپنے خالق سے بلکہ خود اپنے آپ سے اتنا غافل کر دیا ہے اور خدا فراموشی اور خود فراموشی اس درجہ بڑھ گئی ہے کہ لوگوں کو اردو زبان کے اس خزانہ علمی سے بھی استفادہ کی توفیق میسر نہیں۔

رمضان المبارک کا مہینہ نزول قرآن کا مہینہ ہے، اس ماہ میں نسبت قرآن مجید کی تلاوت کی طرف توجہ ہوتی ہے اور تراویح ایک ایسی سنت ہے۔ جو نماز پڑھانے

والے اور پڑھنے والوں کے لئے قرآن مجید کے حفظ و تلاوت کی تجدید کا بہترین موقع ہے۔ اس ماہ میں من جانب اللہ نیکیوں کی توفیق بڑھ جاتی ہے، دل کی زمین نرم ہو جاتی ہے اور نیکیوں کی طرف قدم خود اٹھنے لگتے ہیں۔ یہ بہترین زمانہ ہے کہ عام مسلمان بھائیوں کو قرآن کی تعلیمات اور اس کے مقاصد و ہدایات کی طرف متوجہ کیا جائے۔

اسی پس منظر میں محی فی اللہ جناب مولانا عبدالرحیم صاحب فلاحتی و فقہ اللہ بما یحب و یرضی نے یہ مختصر لیکن جامع اور نافع تحریر مرتب فرمائی ہے۔ عام طور پر روزانہ سواپارہ قرآن مجید پڑھا جاتا ہے اس مناسبت سے مولانا موصوف نے روزانہ سواپارہ کے لحاظ سے مضامین قرآن کا خلاصہ مرتب کر دیا ہے۔ جس میں اس حصہ میں آنے والے احکام و قصص کی طرف بھی اشارہ ہے اور تذکیری و دعوتی مضمون کو بھی نمایاں کیا گیا ہے زبان آسان و عام فہم ہے اور اختصار ملحوظ ہے تاکہ پانچ سات منٹ کے مختصر وقفہ میں پڑھ لیا جائے۔

مولانا عبدالرحیم صاحب مستند عالم دین ہیں۔ حافظ اور قاری بھی ہیں۔ تقریر و تحریر کا بھی ذوق رکھتے ہیں۔ حدیث و تفسیر کی اعلیٰ کتب ملک کی ممتاز معروف دینی جامعہ ”جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا“ میں پڑھا رہے ہیں اور انتظام و انصرام میں بھی ید طولی رکھتے ہیں۔ مولانا موصوف کی یہ تحریر میں نے باجاء دیکھی ہے۔ محمد اللہ بہت نافع پایا۔ امید ہے کہ تراویح اور نماز کے درمیان اسکا پڑھنا بہت مفید ہوگا دعا ہے کہ اللہ اسکو نافع بنائے۔ مرتب کو اس طرح کے اور دینی و علمی کاموں کی توفیق عطا فرمائے اور قلم کا یہ مسافر کبھی تعب و تھکن سے آشنا نہ ہو۔ وباللہ وھو المستعان۔

خالد سیف اللہ (صاحب) رحمانی

نزیل :- جامعہ اشاعت العلوم، اکل کوا

۱۷/ ذوالحجہ ۱۴۱۹

باسمہ تعالیٰ

- : کتاب ہدایت کے انمول موتی :-

تقریظ دل پذیر

از- جامع العلوم استاذ الاساتذہ حضرت مفتی عبداللہ المظاہری
بانی جامعہ مظہر سعادت ہانسوٹ گجرات الہند

حامدا و مصلیٰ و مسلما..... قرآن مجید دنیا میں سب سے زیادہ
پڑھی جانے والی، سب سے زیادہ چھپنے والی، سب سے زیادہ قابل احترام اور سب کتابوں
کی ناخ کتاب ہے۔

جس میں خالق ارض و سماء، مالک کون و مکاں نے تخلیق کائنات کا مقصد،
اعمال صالحہ و افعال سیئہ پر مرتب ہونے والے نتائج، ایمان و یقین، کفر و شرک کے
راستوں کا تعین، ان پر جزاء و سزا کا تذکرہ، قبر، برزخ، حشر و نشر، قیامت و آخرت کے
احوال، جنت و دوزخ کے حالات، سزاؤں کی اقسام، جزاؤں کے درجات کا خوب
تذکرہ کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تدبر و تفکر کرنے کا ہم سے مطالبہ بھی
کیا ہے۔ جس میں امم سابقہ کی ہلاکتوں کی داستان بھی ہے۔ اور انکی ترقیوں اور خدا داد
نعمتوں پر شکر ادا کرنے، عروج، عزت و افتخار کے قصے بھی ہیں۔ جو برائے درس
زندگی اور عبرت کیلئے ہیں۔

امت مسلمہ نے قرآن مجید کے حفظ، تلاوت اور اشاعت کا ہمیشہ اہتمام کیا
ہے۔ اور رمضان المبارک تو قرآن مجید کا موسم بہار ہے۔ اس ماہ میں تمام مسلمانوں کا
رجوع قرآن مجید کی طرف ہوتا ہے۔ لیکن ہم لوگ عجمی ہونے کی بنا پر قرآن مجید کو
سمجھتے ہیں نہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہاں ہماری نمازیں پابندی سے ہوتی ہیں۔ ہم

تلاوت بھی خوب کرتے ہیں۔ لیکن قرآن مجید سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اس کے لطف اور مزے سے نا آشنا ہیں۔ مقصود خدا سمجھنے اور فرمان الہی کے جاننے سے عاجز ہیں۔ حالانکہ حافظ صاحب پڑھتے جاتے ہیں اور ہم سنتے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطاء فرمائے عزیز القدر برادر خود ہونمار اور مستند عالم دین استاذ حدیث و فقہ جامعہ اشاعت العلوم اکل کو اجنب مولانا عبد الرحیم صاحب فلاحتی رویدروی کو کہ انھوں نے اس کی کوشدت سے محسوس کیا۔ اور خدا کا پیغام خدا کے بندوں تک ان کی اپنی زبان میں پہنچانے کی سعی فرمائی۔ اور روزانہ عام طور پر پڑھی جانی والی مقدار کا تفسیری خلاصہ مرتب فرمایا۔ جو آسان سلیس اور عام فہم زبان میں ہوتے ہوئے معلومات افزاء، تربیتی پہلو کا حامل اور عوام میں قرآن فہمی کا ذوق و شوق پیدا کرنے، غور و خوض پر آمادہ کرنے کا پیش بہا اور انمول تحفہ ہے۔

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو اس کتاب سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطاء فرمائے۔ اور قبولیت عامہ سے نوازے۔ اور مصنف کتاب کی اس پہلی تصنیف کو دیگر تصنیفات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔ برادر مؤقر کے قلم گو ہر بار سے مزید تصنیفات و تالیفات معرض وجود میں آنے کا ذریعہ بنائے۔ ایسی میری دلی دعا ہے۔ آمین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

(مفتی) عبد اللہ المظاہری

خادم جامعہ مظہر سعادت ہانسوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رائے گرامی

سید القراء قاری ابوالحسن صاحب اعظمی

فخر القراء دارالعلوم دیوبند

قرآن کریم کے حقوق اربعہ، محبت، عظمت، تلاوت مع الصحت اور اطاعت میں مؤخر الذکر کی اہمیت واضح ہے۔

قرآن کریم بنی نوع انسان کی لہدی ہدایت اور رہنمائی کیلئے ایک دستور حیات ہے۔ اس اہم اور واضح مقصود پر دور صحابہؓ سے لے کر اقوام عالم نے عمل کر کے دنیا کو دکھایا کہ یہ دستور اور منشور عمل اپنے اندر کتنی انقلابی قوت رکھتا ہے۔

یہی وہ کتاب زندگی ہے جس نے پست سے پست اقوام کو عروج اور بلندی کے انتہائی مقام پر پہنچایا۔ اور کسی قوم نے اسے اپنی عملی زندگی سے دور کیا تو خود کو قعر مذلت میں پایا۔

آج الحمد للہ قرآن کریم کو محبت و عظمت اور تلاوت مع الصحت کے پہلو پہلو کسی نہ کسی طور پر عمل و اطاعت کے ساتھ مسلمانوں نے اپنے سینے سے لگا رکھا ہے، اور اسکے مظاہرے بھی دیکھنے کو ملتے ہیں۔

دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب یہی قرآن عزیز ہے۔ علی الخصوص ماہ مبارک میں جس میں یہ کتاب نازل ہوئی۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ الخ۔

رمضان المبارک میں سارے عالم اسلام میں اور جہاں بھی مسلمان رہتے اور بستے ہیں نماز تراویح کا ایک مسلسل اور عالمی نظام ہے۔ اس میں حسب توفیق اور موقع قرآن کریم ایک بار اور متعدد بار ختم کیا جاتا ہے، نماز تراویح میں تلاوت شدہ اجزاء قرآنی

کے ترجمہ اور مفہوم سنانے کا عموماً نہ تو رواج اور نظام ہے اور نہ ہی اتنا وقت لگایا جاتا ہے صرف تلاوت ہی تلاوت ہوتی ہے (الاماشاء اللہ)

لیکن یہ ناممکن نہیں ہے۔ مساجد میں عموماً فضائل وغیرہ سے متعلق کسی نہ کسی نماز کے بعد پورے سال کسی نہ کسی کتاب کے سنانے کا نظام قائم ہے۔

اس طرح کی کوئی مختصر کتاب راقم الحروف کے محدود مطالعہ سے نہیں گزری ہے۔ مگر اسکی اہمیت اور ضرورت بہر حال مسلم ہے۔

جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا کے بیدار مغز، فعال اور متحرک بانی و مہتمم کو راقم آیت من آیات اللہ سمجھتا ہے، جامعہ کا قیام صحیح اور کما حقہ تلاوت قرآنی کی ایک تحریک ہے، اس سلسلے میں بانی کے عزیز قریب محترم جناب قاری عبدالرحیم صاحب زید مجہد جیسی انھک شخصیت کی دریافت جامعہ کیلئے بجائے خود ایک اہم چیز ہے، جناب مہتمم صاحب کو راقم اس درنایاب کے ہاتھ لگ جانے پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

جناب مولانا عبدالرحیم صاحب نے اپنی بے انتہاء مصروفیات میں سے بیش قیمت وقت نکال کر اس نہایت اہم اور مفید ترین موضوع پر یہ گر افقدار کام کر ڈالا۔

بڑے ہی مختصر اور جامع انداز پر ساری متعلق باتیں سمیٹ لیں ہر سورت میں بیان کردہ مضامین اور مسائل کا ایسا عطر اور خلاصہ نکال کر رکھ دیا کہ بہت تھوڑے وقت میں سامع کے سامنے تراویح میں سنی گئی تلاوت کا مفہوم اور مطلب واضح ہو کر آجائے۔

ایسی گراں بہا کتاب کی اہمیت اور افادیت سے کسے انکار ہو سکتا ہے۔ ضرورت

ہے کہ جلد از جلد یہ کتاب اپنے طباعتی مراحل سے گزر کر تمام مساجد کے ائمہ عالم،

غیر عالم بغیر کسی تخصیص کے ہر مسلمان کے ہاتھوں میں پہنچے۔ اور اس سے خوب

خوب استفادہ کیا جائے۔ راقم الحروف مصنف موصوف سے ابتداء ہی سے یحید متاثر رہا

ہے۔ اس کتاب کی تیاری پر دل کی گہرائیوں سے دعاء گو ہے، اللہ تعالیٰ اس کتاب کے

نفع کو عام اور تام فرمائے۔ مصنف کی حیات میں بہت وعافیت کے ساتھ برکت عطاء

فرمائے۔ آمین!

(قاری) ابو الحسن اعظمی

خادم القراءة - دارالعلوم دیوبند

باسمہ تعالیٰ

رائے عالی

ناشر قرآن حضرت مولانا غلام صاحب وستانوی متعنا اللہ بطول حیاتہ
رئیس الجامعہ اشاعت العلوم اکل کوادرکن شوری دارالعلوم دیوبند

أفلا يتدبرون القرآن؟

قرآن مبین کو مقدس کتاب ہونے کے ساتھ ساتھ کلام الہی ہونے کا بھی شرف حاصل ہے! یہ ایک پر حکمت آفاقی اور لاثانی کتاب ہے۔ اس کی تلاوت باعثِ اجر و ثواب اور عملِ باعثِ نجات ہے۔ اس کے ساتھ محبتِ علامتِ ایمان اس کا شغفِ مسلمان کی شانِ مؤمنین کے لئے یہ ذکرِ الہی ہے تو متقین کے لئے ہدیٰ اور زندگی کے ہر موڑ پر رہنمائی کرنے والا مکمل دستور بھی اسکی بار بار تلاوت اور تدبر سے جو کہ قرآن کریم کا مطالبہ ہے نئے نئے معانی پیدا ہوتے ہیں۔ دنیا و آخرت کا ایقان اور احسان پیدا ہوتا ہے اگر اسکے معانی بال تفصیل بیان کئے جائیں تو وہ شافی ہیں اور بالا اختصار بیان کئے جائیں تو کافی ہیں! الغرض علوم و معارف کا بحرِ ناپید اکنار عقول کا دفتر ان گنت پند و نصائح کا گنجینہ ہے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

جميع العلوم فى القرآن لكن تقاصر عنه افهام الرجال

یہی وہ قرآن ہے جس کی تعلیم نے اس قوم کو جو دنیا کی ساری قوموں میں پسماندہ اور گھٹیا تھی اتنا اونچا کیا کہ دنیا کی تمام قومیں اس کے سامنے سرنگوں ہو گئیں۔ جس زمانہ کو زمانہ جاہلیت کہا جاتا تھا اسی تعلیم کے صدقہ اسے خیر القرون کہا جانے لگا۔ الغرض قرآن کریم کی تعلیم اور اس کا پیغام امت کے ایک ایک فرد تک لازمی اور ضروری ہے تاکہ بگاڑ دور ہو اور افراد امت میں صلاح و فلاح پیدا ہو۔ الحمد للہ علماء امت

نے قرآن کریم پر کافی محنتیں کیں اور اس کے الفاظ و معانی پر چھوٹی بڑی بے شمار کتابیں لکھیں۔ عزیزم مولانا عبدالرحیم صاحب فلاحی نے جو کہ جامعہ ہذا کے لائق فائق اور فعال استاذ ہیں۔ اسی سلسلہ کا ایک البیلا اور انوکھا کام کیا جس کی بے انتہا ضرورت محسوس کی جا رہی تھی اور میری دیرینہ آرزو بھی تھی کہ تراویح میں جو قرآن ایک مخصوص مقدار میں پڑھا جاتا ہے اسکا لب لباب اور خلاصہ اچھے اور اچھوتے انداز میں پیش کیا جائے۔ اللہ جزائے خیر عطاء فرمائے مولانا عبدالرحیم صاحب کو انہوں نے بڑی ہی جانفشانی اور عرق ریزی سے اس کام کو انجام دیا اور میری قلبی تمنا اور آرزو کو پورا کیا اللہ تعالیٰ اسکے نفع کو عام و تمام کرے اور خاص و عام میں قبولیت بخشے اور موصوف کیلئے ذخیرہ آخرت بنائے اور انہیں مزید زور و قلم سے نوازے۔

﴿آمین﴾

مولانا غلام صاحب و ستانوی

خادم جامعہ اشاعۃ العلوم اکل کو اضلع مندر بار



”تحفہ تراوتح“ ایک انمول تحفہ

حضرت مولانا محمد زبیر اعظمی ایولہ، ضلع ناسک

قرآن کریم آسمانی صحیفہ ہے جو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا جس میں آج تک ادنیٰ تغیر نہیں ہوا اور نہ ہو گا اور نہ یہ کبھی فنا ہو گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسکی حفاظت کا خود خدا نے ذمہ لیا ہے۔ چنانچہ ابتدا سے آج تک ہزاروں سازشوں کے باوجود قرآن پاک دنیا میں آن بان کے ساتھ موجود ہے یہ اسکا زبردست اعجاز ہے۔ ایک انگریز مفکر کا قول ہے کہ اگرچہ قرآن پر میرا ایمان نہیں ہے لیکن نہ تو اس میں کوئی تحریف ہوئی ہے اور نہ اس سے زیادہ روئے زمین پر پڑھی جانے والی کوئی اور کتاب ہے۔ اگر بالاتفاق دنیا میں قرآن کے جتنے نسخے ہیں انھیں دریا برد کر دیا جائے تو بھی قرآن فنا نہیں ہو سکتا۔ پچاس سال کے بعد بھی یہ اپنی اصلی شکل و صورت میں ہمارے سامنے حاضر ہو جائیگے۔ ایسا دعویٰ دنیا کی کسی کتاب کے بارے میں نہیں کیا جاسکتا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ آج ایک محتاط اندازے کے مطابق پورے عالم میں ایک کروڑ حفاظ قرآن موجود ہیں جن میں ہزاروں ایسے بھی ہیں جنھیں قرآن کریم کے تمام رموز و اوقاف بھی ازبر ہیں اور پورا قرآن حفظ کی پختگی میں ان کیلئے سورۃ فاتحہ جیسا ہو گیا ہے۔ پس انکے حفظ کی روشنی میں ہزاروں نسخے زیور طبع سے آراستہ ہو جائیں گے۔ الغرض قرآن جب قیامت تک اصلی صورت میں ہی باقی رہیگا تو اسی سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ دنیا کے قوانین میں خواہ ہزاروں تبدیلیاں ہو جائیں لیکن اس کے اصول و ضوابط ہر انسانی زندگی کو راہ ہدایت، جادۂ تہذیب و تمدن اور صراط مستقیم دکھاتے رہیں گے۔ اسکی موجودگی میں کسی دوسرے ضابطہ حیات کی ضرورت نہیں ہوگی اسلئے اسکے قوانین میں تبدیلی کی بات وہی دیوانے کرتے ہیں جنکے پاس کوئی فطری ضابطہ اخلاق اور ضابطہ حیات نہیں ہے۔ ایک مسلمان کے پاس قرآن کے ہوتے ہوئے تمام شعبہ ہائے

زندگی کا پورا نظام موجود ہے۔ اس سورج کی روشنی میں اسے کسی اور چراغ کی روشنی کی ضرورت باقی نہیں۔

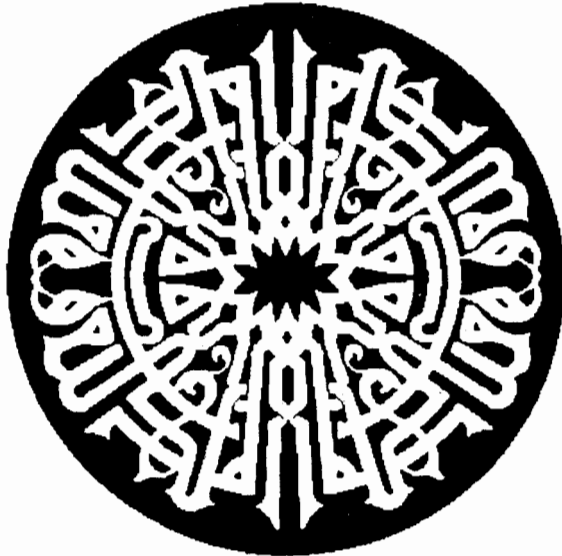
بائیں ہمہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ قرآن کے مطابق زندگی گزارنے کیلئے اس کو حسبِ توفیق وسعتی سمجھنا بھی ضروری ہے لیکن آج کی بے حد مصروف اور مشینی دنیا میں عام طور پر لوگوں کو نہ اس کا وقت ملتا ہے اور نہ دل سے اس کی خواہش درغبت اور پورا اہتمام ہوتا ہے۔ بلکہ اگر گستاخی پر محمول نہ کیا جائے تو یہ کہنا بے جا نہیں کہ زیادہ ائمہ مساجد بھی قرآن پڑھتے پڑھاتے ضرور ہیں لیکن معافی و مطالب سمجھنے سے بے اعتنائی کرتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انھیں بھی یہ معلوم نہیں ہوتا کہ قرآن میں کیا باتیں مذکور ہیں۔ کچھ ہی سہی۔ ہاں قرآن کی تلاوت کے سلسلے میں ہمارا مشاہدہ ہے کہ عام ایام میں کم مگر رمضان المبارک میں تقریباً ہر مسلمان تلاوت کی طرف راغب ہوتا ہے اور گھروں اور مسجدوں کی فضائل تلاوت کی صداؤں سے معمور ہوتی ہیں ساتھ ہی نمازوں کا بھی اہتمام ہوتا ہے تراویح بھی لوگ شوق سے پڑھتے ہیں اور پورا قرآن نماز میں سننے والے خوش نصیبوں میں شامل ہوتے ہیں۔

جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوآ کے استاذ حدیث و تفسیر مولانا عبد الرحیم فلاحی صاحب ہر سال رمضان المبارک میں کہیں نہ کہیں پورا قرآن تراویح میں سناتے ہیں سوا پارہ کے حساب سے اور سوا پارہ سنانے کا طریقہ تقریباً ہر جگہ رائج ہے۔ ایک دو سال پہلے انھوں نے جہاں قرآن سنایا وہاں روزانہ سوا پارے میں جو خاص خاص مضامین ہوتے انھیں اختصار کے ساتھ خلاصہ کی صورت میں لکھتے رہتے تھے اور ختم تراویح کے بعد اور وتر سے پہلے تمام مصلیوں کو سنا دیتے تھے۔ یہ سلسلہ لوگوں کو بہت پسند آیا۔ بعد میں انھیں خیال ہوا ستائیس حصوں پر انھیں تقسیم کر کے ہر سوا پارہ کے مضامین کو نئی ترتیب و تہذیب کے ساتھ یکجا کر کے کتابی شکل دیدی جائے تو یہ ایک مفید علمی خدمت ہوگی۔ چنانچہ انھوں نے پہلی تراویح سے ستائیسویں تراویح تک کے ابواب قائم کر کے ہر تراویح میں تلاوت کردہ سوا پارہ کا مختصر مگر جامع خلاصہ پیش کیا کتاب کی زبان رواں سلیس بامحاورہ اور علمی ہے جو تقریباً ہر خواندہ و ناخواندہ سمجھ

سکتا ہے۔ یہ کتاب سب کیلئے ایک جامع اور مفید تحفہ ہے۔ اسکا نام بھی انہوں نے ”تحفۃ تراویح“ تجویز کیا ہے۔ میں نے خود چند ابواب کو دیکھا اور بہت پسند کیا ہے اگر رمضان المبارک میں ہر حافظ تراویح کے بعد التزام کے ساتھ اس کے سولہ پارہ کا خلاصہ پڑھ کر تمام نمازیوں کو سناتا رہے تو انشاء اللہ اس کے بہت مفید نتائج سامنے آئیں گے۔ یہ کتاب بجا طور پر اس کی مستحق ہے کہ محبت کے ہاتھوں سے لی جائے اور عقیدت کی نگاہوں سے پڑھی جائے۔

محمد زبیر اعظمی۔ ایولہ۔ ضلع ناسک

۱۲ / اپریل ۱۹۹۹ء



بسم الله الرحمن الرحيم

کلمات دعائیہ

از استاذ العلماء حضرت مولانا ایوب صاحب سورتی
مجازی النہ حضرت مولانا ابراہیم صاحب ہردوئی

بعد الحمد والصلوة ! قرآن کریم پورے عالم کے انسانوں کیلئے سرمایہ سعادت اور ذریعہ ہدایت ہے جس کو بھی ہدایت ملی اسی قرآن کریم کی بدولت ملی شرط یہ ہے کہ اسے غور سے پڑھا اور سمجھا جائے۔

الحمد لله قرآن کریم کے معانی کی تشریح و توضیح کیلئے بیشمار کتب تفسیر مختصر اور طویل اور متوسط انداز میں آچکی ہیں۔

اسی کے ساتھ ایک حقیقت یہ بھی ہے کہ ماہ رمضان المبارک میں ہر مسلمان تراویح کی نماز میں روزانہ تقریباً سو پارہ پڑھتا اور سنتا ہے اور اس طرح ایک ماہ میں پورا قرآن ختم ہوتا ہے۔

ضرورت تھی کہ روزانہ کی پڑھی جانے والی مقدار کی مختصر تشریح و توضیح تمام نمازیوں کے سامنے آجائے اسلئے کہ آج کے مصروف دور میں لوگ مختصر اور سہل چیزوں کو تلاش کرتے ہیں۔

عزیز محترم مولانا عبد الرحیم رویدروی صاحب - استاذ الحدیث جامعہ اشاعت العلوم اکل کو انے لوگوں کے ذوق کو سامنے رکھ کر روزانہ پڑھے جانے والے سو پارہ کی بہت عمدہ عام فہم تشریح کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عامۃ المسلمین کی طرف سے بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ اور اس سے لوگوں کو بچہ نفع پہونچائے میری دعاء ہے کہ اس تشریح کو توضیح کو قبول عام نصیب ہو۔

محمد ایوب صاحب سورتی

خاوم مجلس دعوت الحق انگلینڈ

داعی الی اللہ مزاج شناس حضرت جی مولانا احمد لاٹ صاحب دام ظلہ العالی
(خلیفہ حضرت مولانا علی میاں ندوی)

اس وقت کرۂ ارض پر صحابہ کرامؓ کے مقابلے میں صرف حفاظ کرام کی تعداد
لاکھوں گنا موجود ہے لیکن سورۃ فاتحہ سے والناس تک نہ ہی اس کا علم ہوتا ہے کہ قرآن
مجھ سے کیا کہہ رہا ہے نہ ہی اس کا خیال آتا ہے کہ مجھے اسے سمجھنا چاہیے۔ ایسے وقت میں
وقت کی سب سے بڑی اور سب سے اہم ضرورت کی طرف امت کے حفاظ کرام کی
توجہ مبذول ہونے کیلئے عزیزم مولوی عبد الرحیم سلمہ کی یہ کتاب لگے تالوں کے
توڑنے کنڈیوں کے کھلنے اور جہالتوں کی دیواروں کے منہدم ہونے کیلئے ایک الہامی
صورت بن سکتی ہے۔

عالم صالح جناب مولانا احمد صاحب طنکاروی

استاذ حدیث جامعہ مظہر سعادت ہانسوٹ (بھروچ، گجرات)

کلام احکم الحاکمین کا اختصار یقیناً کارے وارد بلکہ جوئے شیر لانے کا مرادف
ہے۔ یہ عظیم کارنامہ بعون اللہ آپ کے مبارک ہاتھوں انجام پایا۔ تحفہ جفا طور پر اس بات
کا مستحق ہے کہ قدر کے ہاتھوں لیا جائے اور مساجد میں تراویح سے قبل یا بعد میں
اجتماعی طور پر تعلیم کی جائے۔ جس کے نتیجے میں ایک طرف مصلیٰ قرآنی روحانیت سے
سرسشار ہو تو دوسری طرف کتاب ہدایت سے اپنی زندگی کا توشہ فراہم کرے۔

حضرت مولانا محمد مجتبیٰ صاحب

شیخ الحدیث ہدایت الاسلام، عالی پور

اس کتاب کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ الفاظ میں ایسی سادگی ہے جسے ہر کوئی سمجھ سکے مگر اس کے ساتھ ساتھ کلمات کو جملوں میں اور جملوں کو سیاق سے اس انداز سے فٹ کیا ہے کہ اس وضع و ترتیب کے حسن نے چار چاند لگا دیئے اور سماع و قرأت میں ایک عجیب کشش و حلاوت پیدا کر دی ہے۔ بلکہ مجمع میں سنانے والا اگر لب و لہجہ کے اتار چڑھاؤ سے واقف ہو گا تو واقعہ اسم با مسمیٰ ہو کر ظاہر ہو گی اور لوگوں کو قلبی سرور و لطف حاصل ہو گا۔

ہر تراویح کے خلاصہ کے بعد فاتحہ و خاتمہ کا انداز بھی نرا نظر آیا۔ جس میں جناب کی شان خطابت کی جھلک نظر آتی ہے۔
بامحاورہ خلاصہ میں بعض جگہ منظر کشی ایسی عجیب و غریب انداز میں واقع ہوئی ہے کہ سیاق و سباق کے ساتھ ربط کی ضرورت نہیں۔

فقہ مالوہ عالم نوجوان حضرت مولانا جنید احمد صاحب

استاذ عربی دارالعلوم سیندھو

تھہ تراویح نے اخلاقی اصول قرآنی کی جو دفعہ بندی کی ہے اور جس طرح آیاتِ فرقانی سے تہذیبی اور اخلاقی و فعات کا استخراج کیا ہے اس نے مصنف مدظلہ کو جدید طرز کے محقق و دور درسی و دقیقہ شیخ مصنفین کی صف میں کھڑا کر دیا ہے۔

استاذ الاساتذہ صدر القراء قاری رضوان نسیم صاحب مدظلہ

جامعہ مظاہر علوم سہارن پور (یوپی)

عزیز گرامی قدر مولانا عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ الرحیم

السلام علیکم ورحمة اللہ الرحیم وبرکاتہ

آپ کی تالیف ”تھہ تراویح“ ایک انوکھا تحفہ بن کر پہونچا۔ یہ بہت سے ان لوگوں کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے جو قرآن کریم کے صرف الفاظ پڑھیا سن لیتے ہیں لیکن اس کے معانی و مفاہیم اور کلام الہی کی روح سے ناواقف رہتے ہیں۔ بے شک قرآن کریم کی محض تلاوت بھی بڑے ثواب اور خیر و برکت کا ذریعہ ہے لیکن اس کے معانی و مطالب سمجھنا بھی بخیر ضروری ہے۔ رمضان المبارک میں مسلمان تراویح میں قرآن کریم سننے کا بڑے شوق و ذوق سے اہتمام کرتے ہیں لیکن ان میں اکثریت اس کے معنی نہ سمجھنے کی وجہ سے پورے طور پر لطف اندوز نہیں ہوتی۔ آپ نے یہ کتاب لکھ کر بہت عظیم کارنامہ انجام دیا ہے۔ اس کی بڑی ضرورت تھی۔ اب حفاظ کرام کیلئے یہ کام بڑا آسان ہو گیا ہے کہ وہ ہر روز تراویح کے بعد مقتدیوں کو اس کتاب سے وہ حصہ سنا دیا کریں جو اس دن تراویح میں تلاوت کیا ہے۔ اس سے نہ صرف ان کی دینی معلومات میں اضافہ ہو گا بلکہ ان کے دلوں میں قرآن کریم کی جو عظمت و محبت ہے اس میں بھی انشاء اللہ زیادتی ہوگی۔ یہ ایک اہم، نازک اور انتہائی ضروری کام تھا جو رحیم نے اپنے ہندہ سے لیا۔ میں آپ کو اور آپ کے مرئی عزیز مفتی عبد اللہ صاحب کو اس مبارک کام پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اور دعاء کرتا ہوں کہ کریم آقا آپ کو مزید ہمت و توفیق سے نوازے۔ علمی، عملی اور دینی ترقیات سے سرفراز فرمائے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ آپ کی عمر دراز ہو۔ فقط

نوٹ: طبیعت چاہتی ہے کہ آئندہ اس کی کتابت، طباعت اور تصحیح اس کے شاہیان

شان ہو۔ دعاء گو و دعاء جو محمد رضوان

تختہ تراویح

تصنیف لطیف جناب حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب الفلاحی
استاذ تفسیر و حدیث جامعہ اکل کوا

تیرگی شب میں شمع جلوہ گر ہے یہ کتاب
ماہ رمضان کی مبارک مجلسوں کے واسطے
اہل دانش کیلئے تختہ جام زلال
حافظوں کے واسطے اک راہبر ہے یہ کتاب
خادم قرآن شبانہ روز ہیں و ستانوی
جنکے دل کی آرزوں کا گہر ہے یہ کتاب
قابل صد آفریں ہیں مولوی عبد الرحیم
جن کی محنت کا درخشندہ ثمر ہے یہ کتاب
کر کے تسہیل معانی بن گئے خضر طریق
ان کی سعی کامراں کا خوش اثر ہے یہ کتاب
اک نرالی کدو کاوش اک انوکھا انتخاب
ظلمت شب کے لئے نجم سحر ہے یہ کتاب
عصر حاضر کا تقاضہ تختہ حفاظ ہے
ہے سوا پارے کا یکجا دیکھئے لب لباب
ہے معانی کا سمندر مختصر یہ کتاب
کوزے میں دریا کی جانے گی یہ مصداق ہے
موجہ علم و حکم سلکِ دُر ہے یہ کتاب
اے ولی ہے قوم مومن کا یقیناً مدعا
حافظوں کا رہنمائے چارہ گر ہے یہ کتاب

ولی اللہ ولی قاسمی بستوی

استاذ جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا

(مندربار) مہاراشٹر

پہلی تراویح

آج کا بیان پہلے سوپارے کی تلاوت پر مشتمل ہے یعنی سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی ایک سو پچھتر (۱۷۶) آیات۔

سورہ فاتحہ کو عام زبان میں الحمد شریف بھی کہتے ہیں۔ یہ سورہ اگرچہ سب سے پہلے نازل نہیں ہوئی لیکن تلاوت اور کلمات کے لحاظ سے قرآن مجید کی سب سے پہلی سورہ ہے۔

سورہ فاتحہ ایک دعا ہے جو اللہ نے بندوں کو سکھائی ہے یعنی سورہ فاتحہ بندے کی جانب سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں ایک دعا اور درخواست ہے اور پورا قرآن اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس دعا کا جواب ہے۔ بندہ دعائیں کہتا ہے ”اے میرے رب مجھے صراطِ مستقیم یعنی سیدھا راستہ بتا۔“ اس درخواست کے جواب میں یہ پوری کتاب اس کو عطا فرماتا ہے۔ کہ لے یہ ہے وہ ہدایت جس کی تو نے درخواست کی ہے اور یہ ہے سیدھی راہ جو تو چاہتا ہے۔ اس کے بعد سورہ بقرہ شروع ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ قرآن مجید اللہ سے ڈرنے والوں کی ہدایت اور رہنمائی کرتا ہے۔ یہ ہدایت ان لوگوں کے کام نہیں آئی جن میں ہدایت حاصل کرنے کی خواہش اور طلب نہیں ہے پس وہ گونگوں اور بہروں کی طرح محروم رہتے ہیں۔ اس سورہ میں غیب پر ایمان لانے کی اور نماز قائم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے اور ایمان کی تفصیل یہ بتلائی ہے کہ قرآن اور تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لایا جائے اور آخرت پر یقین رکھا جائے اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے اس کی راہ میں خرچ کیا جائے، منافقت سے منع فرمایا گیا، دوزخ کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔ منکروں کو دوزخ کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے اور مومنوں کو جنت کی خوشخبری دی گئی ہے۔ اس سورہ میں حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی پیدائش اور ان کو اپنا خلیفہ بنانے اور اس سلسلہ میں فرشتوں اور آدم کے امتحان

کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ اللہ کے حکم سے فرشتوں نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا لیکن ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کیا جس کی وجہ سے وہ راندہ درگاہ ہوا۔ پھر اس لعین نے آدمؑ و حواؑ کو طرح طرح سے بہکانا شروع کیا یہاں تک کہ آدمؑ و حواؑ سے نادانستہ طور پر چوک ہو گئی اور وہ جنت سے زمین پر اتار دیئے گئے۔ انہوں نے توبہ کی جو قبول کی گئی۔

اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے کہ وہ کوہ طور پر گئے تو ان کی عدم موجودگی میں ان کی قوم نے پتھر کو اپنا معبود بنالیا پھر بھی اللہ نے ان کو معاف فرمادیا اور ان کو من و سلویٰ کی غذا عطا فرمائی اور ان کے بارہ قبیلوں کیلئے بارہ چشمے پانی کے معجزانہ طور پر عطا فرمائے لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم یعنی یہود نہایت ناشکرے سرکش گستاخ و منافق ثابت ہوئے اور نتیجۂ عذاب میں گرفتار ہوئے۔

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظمت کا ذکر ہے وہ اپنے رب کی ہر آزمائش میں کامیاب ہوئے اور انعام کے طور پر ان کو اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں کا پیشوا بنایا۔ پھر اللہ نے ان کے اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ہاتھوں خانہ کعبہ کی تعمیر کرائی اس مبارک موقع پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعاء کی کہ اُن کی اولاد میں ایک ایسا نبی پیدا ہو جو ساری دنیا کو ہدایت کرے، یہ بشارت تھی ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کے ظہور قدسی کی طرف، چنانچہ یہ دعا قبول ہوئی اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سارے عالم کیلئے نبی بنا کر مبعوث کئے گئے اور آپ کے ذریعہ ساری دنیا کو ہدایت ملی۔ آگے اس سورۃ میں قبلہ کی تبدیلی کا ذکر ہے جس میں بیت المقدس کے بجائے خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور ہمیشہ کیلئے بیت اللہ کو قبلہ قرار دیا گیا اور حکم دیا گیا کہ جہاں کہیں بھی رہو نماز میں بیت اللہ کی طرف منہ کرو، پھر مُردار، خون، سور کا گوشت اور غیر اللہ کے نام نذر کی ہوئی چیزوں کا حرام ہونا بتلایا گیا۔

دوسری تراویح

آج کا بیان دوسرے پارہ کے ربع سے تیسرے پارے کے نصف تک کی تلاوت پر مشتمل ہے۔ سورۃ بقرہ میں بڑی حد تک پوری اسلامی دعوت، حقوق اللہ، حقوق العباد، نظام زندگی اور معاشرت کے اصول کی تعلیم دی گئی ہے، نماز، روزہ اور حج کے احکامات بھی موجود ہیں۔ زکوٰۃ، صدقات اور امداد باہمی مشوراتی نظام، شادی، طلاق، عدت، وصیت، لین دین اور قرض وغیرہ کے متعلق بھی ہدایت دی گئی ہیں۔ امر و نہی، جائز و ناجائز باتوں کی تعلیم کا بہت زیادہ حصہ اس سورۃ میں موجود ہے جسے اسلامی ضابطہ حیات کہتے ہیں۔

آج کی تلاوت کردہ آیات میں ایمان کی تفصیل اور اس کی شرط یہ بتائی گئی ہے کہ ایمان لاؤ اللہ پر، اللہ کے رسول پر، روز آخرت پر، فرشتوں پر، سب پیغمبروں پر اور ان سب کتابوں پر جو مختلف زمانوں میں مختلف پیغمبروں پر نازل کی گئی ہیں اور حکم دیا گیا ہے کہ اپنے مال میں سے والدین، رشتہ دار اور یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور غلاموں کی مدد کرنے میں خرچ کرو۔

قتل کے بارے میں جان کے بدلے جان اور اگر مقتول کے وارث راضی ہوں تو خون بہا یعنی معاوضہ کا حکم دیا گیا ہے۔ روزے فرض کئے گئے ہیں اور معذوروں کیلئے رعایت رکھی گئی ہے مشرک اور مسلم مرد و عورت کا نکاح ناجائز قرار دیا گیا۔ بچوں کو دو سال اپنا یا غیر عورت کا دودھ پلانے کی اجازت دی گئی ہے۔

سود کا لین دین قطعاً حرام قرار دیا گیا ہے۔ اس سورۃ شریف میں پیغمبروں کے قلبی اطمینان میں اضافہ کرنے کیلئے مُردوں اور مُردہ جانوروں کو زندہ کر کے دکھائے جانے کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ پھر سورۃ بقرہ کے آخر میں اللہ نے اپنے بندوں کو دعاء کے الفاظ اور طریقے سکھائے ہیں۔ نیز اس سورۃ میں آیات قرآنی میں غور و فکر کرنے کی بار بار تاکید فرمائی گئی ہے۔

اس کے بعد سورہ آل عمران کی ابتدائی اٹھارہ آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ عبادت کے لائق صرف خدا کی ذات پاک ہے اور یہ کہ قیامت ضرور برپا ہوگی اور اعمال کی جزا و سزا ضرور ملے گی۔ قرآن مجید اس لئے نازل کیا گیا ہے کہ حق و باطل میں امتیاز ہو جائے نیز یہ بتایا گیا ہے کہ جنگ بدر میں اللہ نے جس انداز میں مسلمانوں کو فتح عطاء فرمائی اس میں سمجھداروں کیلئے اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں اور غور کرنے والوں کیلئے بڑی عبرت ہے اور یہ بھی ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اہل ایمان مشکلات میں صبر کرتے ہیں۔ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور رات کے پچھلے حصہ میں اٹھ کر اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا
رُسُلَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ مُّقِيمٌ
الْقِسْطِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ مُّقِيمٌ
الْقِسْطِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ مُّقِيمٌ

صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ

تیسری تراویح

آج کا بیان تیسرے پارے کے نصف سے چوتھے پارے کے ثلث تک کی تلاوت پر مشتمل ہے۔

اس سورۃ میں جنگ بدر اور جنگ احد دونوں کا ذکر ہے۔ جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد صرف تین سو تیرہ (۳۱۳) تھی جن کے پاس قاعدے کے ہتھیار تک نہ تھے جب کہ کفار کی تعداد ہزاروں میں تھی اور وہ پوری طرح مسلح تھے۔ مسلمانوں کی مدد اللہ نے فرشتوں سے فرمائی اور فتح نصیب ہوئی یہ جنگ بہت سی آنے والی جنگوں کا پیش خیمہ ثابت ہوئی چنانچہ جنگ بدر کا بدلہ لینے کیلئے مکہ کے مشرکین نے زبردست لشکر کے ساتھ مدینہ پر چڑھائی کی اور احد کے میدان میں مسلمانوں سے جنگ کی۔ اس جنگ میں فتح ہوتے ہوتے مسلمانوں کو شکست ہو گئی کیونکہ فوج کے ایک حصہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت پر عمل اور اس پر بچے رہنے سے بھول ہو گئی اور مال غنیمت جمع کرنے میں مصروف ہو گئے۔ مسلمانوں کی اس کمزوری کی وجہ سے فتح شکست میں بدل گئی۔ یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر زخم آئے۔ منافقین نے بھی مسلمانوں سے فریب کیا اور فتنہ برپا کرنے کی کوشش کی اللہ نے مسلمانوں کی کمزوریوں کی نشاندہی کر کے اصلاح کے متعلق ہدایت دی ہے۔

ارشاد باری ہے کہ کم فہم لوگ قرآن سے من مانے مطلب نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگ عذاب الہی میں مبتلا ہوں گے۔ ارشاد باری ہے کہ غیر مذہب والوں کو اپنا راز نہ بتاؤ۔

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بے موسم پھل عنایت فرماتے تھے حضرت زکریا علیہ السلام نے اس کا مشاہدہ کیا کیونکہ ملی مریم ان کی کفالت میں پرورش پاتی تھیں۔ حضرت عیسیٰ ملی مریم کے بطن سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ جس کی تصدیق خود حضرت عیسیٰ نے گوارہ میں

بات کر کے کی تھی پھر ان کے دیگر معجزات کا ذکر بھی کیا گیا۔ قرآن نے یہ بھی یقین دلایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر زندہ اٹھالیا۔ نہ ان کو قتل کیا گیا نہ سولی دی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ قرب قیامت میں دجال کو ہلاک کرنے کیلئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونگے اور پھر وفات پائیں گے لیکن عیسائی اپنے اس عقیدہ پر ہیں کہ ان کو سولی دی گئی تھی۔

یسودیوں کی طرح عیسائی بھی اسلام کی دعوت کے سخت مخالف تھے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور عیسائیوں کے درمیان مباہلہ یعنی ایک قسم کی شرط قرار پائی کہ دونوں فریق اپنے اپنے اہل و عیال کو لے کر اکٹھا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اے اللہ ہم میں جو فریق باطل اور جھوٹ پر ہو اس پر اپنی لعنت فرما لیکن عیسائی اس قول و قرار پر قائم نہیں رہے اور مباہلہ کرنے کی ہمت نہ کر سکے اللہ تعالیٰ جھوٹی قسمیں کھانے کی سخت ممانعت فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مال و دولت کو بندے کیلئے آزمائش قرار دیا ہے اور محض سے منع فرمایا ہے۔ مال و اولاد نجات کا ذریعہ نہیں ہے۔ نجات تقویٰ اور پرہیزگاری سے حاصل ہوتی ہے۔ مومن قرآن پر ایمان رکھتا ہے۔ اور عاجزی سے اللہ کے حضور میں دعائیں مانگتا ہے وہ قرآن کا معاوضہ نہیں لیتا۔ مومن کے نیک اعمال کا صلہ اس کے رب کے پاس ہے تاکید فرمائی گئی ہے کہ اے ایمان والو! جب تمہارا کفار سے مقابلہ ہو تو میدان میں ثابت قدم رہو اور اپنے مورچوں پر ڈٹے رہو۔ اس سورۃ میں اللہ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نرم خوئی اور خوش اخلاقی بیان فرمائی ہے اور حضور ﷺ کی اس صفت کو اسلام کی دعوت کی کامیابی کا سبب بتایا ہے۔



چوتھی تراویح

آج کی تراویح چوتھے پارے کے ثلث سے پانچویں پارے کے اختتام تک کی تلاوت پر مشتمل ہے۔

ان آیات میں معاشرہ کی اصلاح کے متعلق چند ہدایات وارد ہیں۔

(۱) سب سے پہلی بات یہ کہ غلط کمائی سے اور ظلماً مال حاصل کرنے سے روکا گیا ہے مثلاً یتیم کا مال جو تمہارے پاس امانت ہو اس کو پورا پورا واپس کر دو اور ان یتیموں کے پاک اور عمدہ مالوں کو اپنے گندے اور گھٹیا مالوں سے مت بدلو۔

(۲) دوسری ہدایت یہ دی گئی ہے کہ ایک سے زائد چار عورتوں تک شادی کی اجازت ہے لیکن اگر تم بیویوں کے ساتھ انصاف نہ کر سکو تو پھر ایک بیوی پر ہی اکتفا کرو اور بیویوں کے مہر خوش دلی سے ادا کرو، ترکہ میں مرد و عورت کے حصے مقرر فرمائے اور قرض کی ادائیگی کو مقدم ٹھہرایا۔

(۳) معاشرہ کو بدکاری اور زنا کاری سے پاک رکھنے کیلئے یہ قانون خداوند تعالیٰ نے پیش فرمایا کہ زانی عورت کا جرم اگر چار گواہوں کے ذریعہ ثابت ہو جائے تو اس جرم کی پوری سزا اس پر نافذ کرنا چاہئے اس طرح بدکار مرد کیلئے بھی سخت سزا کا حکم ہے اور توبہ کی تاکید وارد ہے۔ اور توبہ وہی قبول ہے جو آخری وقت سے پہلے پہلے کی جاوے۔

زنا یعنی بدکاری کا جرم ثابت ہونے کیلئے شہادتوں کو لازمی قرار دیا اور جرم ثابت ہونے پر بدکار عورت اور بدکار مرد کیلئے سخت سزا کا حکم ہوا۔ گنہگاروں کو توبہ کی تاکید فرمائی لیکن یہ واضح کر دیا گیا کہ موت کے آخری وقت کی توبہ قابل قبول نہیں اس کے بعد ان رشتوں کی تفصیل ہے جن میں نکاح ناجائز ہے۔

(۴) اس کے بعد نکاح اور مہر کے متعلق بعض احکام کا بیان ہے کن کن عورتوں سے نکاح صحیح ہے اور کون کون سی عورتیں حرام ہیں ان کی تفصیل مذکور ہے۔ مہر کی مقررہ رقم میں شادی کے بعد زوجین کی رضامندی سے کمی و بیشی ہو سکتی ہے۔

تجارت میں باہمی رضامندی سے مناسب نفع لینا جائز ہے لیکن ظلم اور ہیرا پھیری مطلقاً ناجائز ہے جس کی سزا جہنم ہے کیونکہ یہ ایک بڑا گناہ ہے۔ کبیرہ گناہوں سے آدمی بچتا رہے اور نیک کام کرتا رہے تو اس کی برکت سے صغیرہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ عورتیں اگر نافرمان اور قابو سے باہر ہوں تو ان کو سزا دی جاسکتی ہے۔ لیکن سزا دینے کا بہانہ تلاش کرنا سخت گناہ ہے۔ زوجین میں اگر سخت ناراضگی ہو جائے اور باہم فیصلہ نہ ہو سکے تو ثالث مقرر کر لینا چاہئے خلیل اور ناشکرے لوگوں کیلئے ذلت کا عذاب ہے۔ ناپاکی اور نشہ کی حالت میں نماز ناجائز ہے اور سخت گناہ ہے۔ پانی میسر نہ ہونے کی صورت میں غسل اور وضو کیلئے تیمم جائز ہے۔ مسلمانوں کو امانتیں واپس کرنے اور انصاف کرنے اور خیانت نہ کرنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

پھر جہاد کا حکم دیا گیا ہے اور اس کے ذیل میں یہ بتلایا گیا ہے کہ شہادت کا مرتبہ بہت بلند اور بہت اونچا ہے۔ مسلمانوں کیلئے موت سے ڈرنا بزدلی ہے۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ گواہی سیدھے اور صاف الفاظ میں دینا چاہئے بیچ دار گواہی ناجائز ہے یہاں تک کہ اگر سچی گواہی کا مضر اثر تمہاری اپنی ذات پر یا اپنے رشتہ داروں میں پڑتا ہو تب بھی سچی گواہی دینا چاہئے۔ ارشاد باری ہے کہ شرک ہرگز معاف نہیں کیا جائیگا۔ گواہی اور لغزشیں اس کی رحمت سے معاف ہو سکتی ہیں۔



پانچویں تراویح

آج کا بیان چھٹے پارے کے شروع سے ساتویں پارے کے ربع تک کی تلاوت سے متعلق ہے۔ سورہ مائدہ میں ایک عمومی ہدایت دی گئی کہ شریعت کی پابندیوں کا پورا پورا احترام کرو۔ پھر اس کی تفصیل کرتے ہوئے مندرجہ ذیل احکام دیئے گئے۔

(۱) حج کیلئے احرام باندھنے کے بعد حلال جانور بھی شکار کرنا حرام ہے۔

(۲) حلال جانوروں میں صرف ان جانوروں کو کھانا درست ہے جن کو اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو اور مردار ناجائز ہے۔ اسی طرح سور کا گوشت، غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ، گلا گھونٹ کر یا چوٹ کھا کر مرنے والے یا دوسرے جانور کا شکار کیا ہو امر دہ جانور حرام ہے۔

(۳) پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ فال اور پانسوں سے اپنی قسمت کا حال نہ معلوم کیا کرو کیونکہ یہ فعل فاسقوں کا ہے۔ فائدہ اور نقصان صرف اللہ کی طرف سے ہے تم اپنے دین پر ایمان رکھو جس کو اب اللہ نے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے لہذا شرعی پابندیوں کا احترام کرو اور حرام و حلال میں تمیز کرو۔ ارشاد ہوا کہ تم پر ہیز گار اور شکر گذار ہو۔

سورہ مائدہ میں مسلمانوں کی مذہبی تمدنی، معاشرتی اور سیاسی زندگی کے متعلق احکام نازل ہوئے۔ سفر حج کے آداب، دینی شعائر کا احترام، حرام و حلال کی حدود، اہل کتاب سے نکاح و تعلقات، وضو، غسل اور تیمم کے قاعدے، بغاوت، فساد اور چوری کی سزائیں شراب اور جوئے کی ممانعت، قسم توڑنے کا کفارہ اور قانون شہادت کے متعلق تفصیلی احکامات نازل ہوئے۔ چوری کرنے والا مرد ہو یا عورت اس کی سزا ہاتھ کاٹ دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ یسود و نصاریٰ کو دوست مت بناؤ کیونکہ یہ آپس میں سازش کے تحت دوستی کئے ہوئے ہیں۔ عیسائیوں کا عقیدہ تثلیث کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا ہے کہ کافروں کے کفر سے غم و رنج نہ کیجئے کافروں کے دل میں قیامت کیلئے عداوت اور بغض ڈال دیا گیا ہے۔ ظالم بے

مردگار رہے گا اور مشرک پر بہشت حرام ہے۔ البتہ پہلے کے آسمانی مذاہب کے وہ لوگ جو نیک اعمال والے ہو گئے اور اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان رکھنے والے ہو گئے نجات پائیں گے۔ اللہ کا ارشاد ہے کہ اے ایمان والو جو پاک چیز کو اپنے لئے حرام کر لو گے تو اللہ کے قانون کے بجائے اپنے نفس کی پیروی کرو گے۔ مثلاً عیسائی راہبوں کی طرح ترک دنیا کرنا اور حلال لذت کو اپنے اوپر حرام کر لینا غلط اور ناجائز طریقہ ہے۔

اے مسلمانو! تم جان بوجھ کر جو قسمیں کھاتے ہو اور پھر ان قسموں پر قائم رہنے کی بجائے ان کو توڑ دیتے ہو تو ان پر ضرور تم سے باز پرس کی جائیگی، ایسی قسم توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلاؤ یا انھیں کپڑے پہناؤ یا ایک غلام آزاد کرو ورنہ تین دن کے روزے رکھو۔ اے مسلمانو! شراب، جوا، آستانے، فال اور پانے یہ سب گندے شیطانی کام ہیں۔ روز قیامت اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں سے ان کی امت کے بارے میں سوال کریں گے۔ تو وہ عرض کریں گے کہ ہم وہی جانتے ہیں جس کا تو نے حکم دیا تھا۔ باقی پوشیدہ حقیقتوں کا جاننے والا صرف تو ہے۔ احرام کی حالت میں شکار نہ کرنا اگر تم دانستہ ایسا کرو گے تو اس کا کفارہ دینا ہو گا۔ جو جرم اور غلطی کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے لہذا اہل علم سے پوچھ کر کفارہ ادا کرنا ہو گا۔



چھٹی تراویح

آج کا بیان ساتویں پارے کے ربع سے آٹھویں پارہ کے نصف تک کی تلاوت پر مبنی ہے۔

اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام سے فرمائیں گے کہ میں نے تم کو کس طرح پیدا کیا اور پھر کیسے کیسے معجزے تم کو عطا کئے اور کیسی کیسی نعمتیں تم کو اور تمہاری ماں کو دیں اور کس طرح تمہاری قوم کو نواز اتوا تب تم جواب دو کہ کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کے سوا وہ تم کو اور تمہاری ماں کو خدا بنا لیں، وہ جواب دیں گے ہر گز نہیں آپ دلوں کا حال جاننے والے ہیں۔ میں نے آپ کے حکم کے مطابق صرف آپ کی ہندگی کا حکم دیا تھا۔ اسکے باوجود اگر لوگوں نے کفر کیا تو اے اللہ آپ انہیں سزا دیں یا معاف فرما دیں ہر بات پر آپ قادر ہیں اور دانا و بینا ہیں۔

اس کے بعد سورہ انعام شروع ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کفار کا دلیہ یہی ہے کہ وہ پیغمبروں کا مذاق اڑاتے ہیں انھیں جادو گر بتاتے ہیں لیکن اللہ کا دین ان پر مسلط ہو کر رہے گا۔ جھٹلانے والوں کا انجام ہر اسے۔ اللہ اور بناوٹی خداؤں میں فرق یہ ہے کہ اللہ رزق دیتا ہے لیتا نہیں، غیر اللہ اپنے پیجاریوں کو رزق دینے کے بجائے اللہ ان سے رزق لینے کے محتاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرماتے ہیں کہ کافروں کی روگردانی سے پریشان نہ ہوں بلکہ صبر کریں۔ اللہ کی مدد ضرور آپ کو پہونچے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ کسی کے اعمال کی جولد ہی دوسرے پر نہیں۔ ہر شخص اپنے اعمال کا جواب دہ ہے۔ کافروں کو اپنا انجام معلوم ہو جائے گا۔ اللہ جس دن حشر برپا فرمائے گا اس دن بادشاہی صرف اسی کی ہوگی وہ دانا اور باخبر ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی معرفت حق حاصل کرنے کا طریقہ بیان کر کے ارشاد فرماتا ہے کہ اے اہل قریش جس طرح آج تم اپنے پیغمبر کو جھٹلا رہے ہو اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم نے بھی ان کا انکار کیا تھا جس کا انجام ہر اس

ہو اسی طرح تمہارا انجام بھی بُرا ہو گا۔ اے لوگو! اس شخص سے بڑا ظالم کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ بہتان گھڑے اور اس کی آیات کے مقابلے میں سرکشی کرے۔ اللہ تعالیٰ نے قیامت کا وعدہ فرمایا ہے اور وہ یقیناً آنے والی ہے۔ ظالم کبھی فلاح نہیں پائیں گے اللہ تعالیٰ حضور ﷺ سے ارشاد فرماتے ہیں کہ ایمان لانے والوں سے کہہ دو کہ منکرین اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہیں ان کو گالی نہ دو کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ جو بال اللہ کے حق میں زبان درازی اور گستاخی کرنے لگیں۔ اللہ کا ارشاد ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دو کہ مجھے میرے پروردگار نے سیدھا راستہ دکھایا ہے۔ میری نماز، میری عبادت، میرا جینا اور میرا امر ناسب اللہ کیلئے جس کا کوئی شریک نہیں۔

اس سورہ میں مندرجہ ذیل ہدایات و تاکیدات ہیں۔

- (۱) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔
- (۲) والدین کیساتھ نیک سلوک کرو۔
- (۳) اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ رزق دینا اللہ کے اختیار میں ہے۔
- (۴) بے حیائی اور بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی نہ پھٹکو۔
- (۵) کسی جان کو ہلاک نہ کرو مگر حق کے ساتھ۔
- (۶) ناپ اور تول میں پورا پورا انصاف کرو۔
- (۷) بات انصاف کی کہو خواہ معاملہ رشتہ دار کا ہی کیوں نہ ہو۔
- (۸) قول و قرار پورا کرو خواہ اللہ سے ہو یا اس کے بندوں سے بے شک سزا دینے میں اللہ بہت تیز ہے اور بہت درگزر کرنے والا رحم فرمانے والا بھی ہے۔



ساتویں تراویح

آج کی تراویح آٹھویں پارے کے نصف سے نویں پارے کے ثلث تک کی تلاوت پر مشتمل ہے۔

سورہ اعراف کے مجموعہ اجزاء پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ تر مضامین اس سورۃ میں معاد یعنی آخرت و نبوت کے متعلق ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے کہ اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَاتَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ : کہ اپنے رب کو چھوڑ کر دوسرے کے پیچھے نہ لگو، قرآن ہی کی پیروی کرو۔

اسی طرح فَلَنَنْسَلَنَ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَ الْمُرْسَلِينَ : میں معاد یعنی آخرت کی تحقیق ہے کہ قیامت میں ان لوگوں سے باز پرس ضرور ہوگی جن کی طرف پیغمبر بھیجے گئے ہیں۔ اور پیغمبروں سے بھی پوچھا جائے گا کہ انہوں نے فرض کہاں تک انجام دیا۔ اور لوگوں کی طرف سے انھیں کیا جواب ملا۔ بلاشبہ لوگوں کو روز قیامت میں میزان کے مرحلے سے ضرور گزرنا ہوگا۔

اس سورہ شریف کے دوسرے اور تیسرے رکوع میں امور حقہ مثلاً رسالت و معاد کی تکذیب و انکار، سرکشی ہے اور شرکشی شیطان کا کام ہے چنانچہ اس کی طرف اشارہ کرنے کیلئے قصہ شیطان کی عداوت کا بیان فرما کر اس سے احتیاط کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ ارشاد باری وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ۔ اے لوگو! تمہیں زمین میں اختیارات دے کر بسایا۔ تمہاری پیدائش کے بعد تمہارے آگے فرشتوں سے سجدہ کرنا اگر تم کو عزت بخشی اور تم کو نعمتوں سے مالا مال کیا مگر تم لوگ کم ہی شکر گزار ہوتے ہو۔

آگے فرمایا اے اولاد آدم اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز نہ کرو۔ اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ ارشاد باری إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ۔ ارشاد باری، اللہ نے حرام کر دیئے ہیں بے شرعی کے کام خواہ وہ کھلے طور پر ہوں یا پوشیدہ طور پر ہوں، اور حرام ہے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور حرام

ہے اللہ کا نام لیکر یا اللہ کی جانب منسوب کر کے کوئی ایسی بات کہنا جس کے متعلق تمہیں علم نہ ہو کہ وہ بات اللہ نے ارشاد فرمائی ہے۔ وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ۔ آگے تا فرمانوں کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد ہے کہ اللہ سے سرکشی کرنے والوں کا جنت میں داخلہ ایسا ہی ناممکن ہے جیسا اونٹ کا سوئی کے ناکے میں گزر جانا۔ إِنَّ الَّذِينَ كَذَبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفْتُحُ لَهُمُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ۔ لیکن نیک لوگوں کیلئے جنت کی خوشخبری ہے اے لوگو! تم اللہ کو پکارو خوف و امید کیساتھ یقیناً اللہ کی رحمت نیک لوگوں کے قریب ہے۔

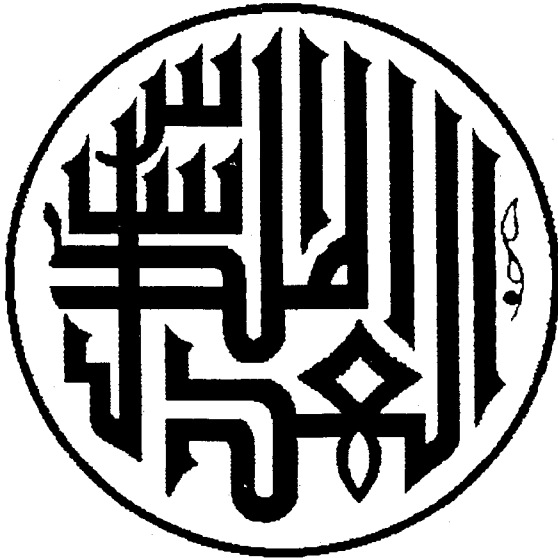
إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے متعدد پیغمبروں اور ان کی امتوں کے حالات و واقعات کا ذکر فرمایا اور لوگوں کی سرکشی اور بد اعمالیوں کی وجہ سے اُن پر اللہ کی طرف سے جو مختلف عذاب نازل ہوئے انکا بھی ذکر فرمایا گیا ہے۔ تاکہ لوگ نصیحت و عبرت حاصل کریں اور دعوتِ رسالت کو قبول کر کے ہدایت پائیں۔ متعدد عبرت آموز واقعات سننے کے بعد اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں۔ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِن بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ شَهِدْنَا۔ کہ اے نبی لوگوں کو یاد دلادو کہ ہم نے روزِ الست تمام انسانی روحوں کو جمع کر کے ان سے پوچھا تھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو سب نے ایک ہی جواب دیا تھا کہ بیشک تو ہی ہمارا رب ہے ہم اس پر گواہی دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا لوگ اب اس معاہدہ کو بھول گئے جو شرک میں مبتلا ہو گئے۔

آگے ارشاد ہے کہ نفس پرستی کی وجہ سے لوگوں کی حالت اس کتے جیسی ہو جاتی ہے جس کی زبان لالچ کی وجہ سے باہر کو لٹکی رہتی ہے۔ ارشاد باری ہے فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ۔ ایسے لوگوں کو اللہ نے جہنم کیلئے پیدا کیا ہے کیونکہ ان کے پاس ایسے دل ہیں جن سے سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں مگر وہ حق راہ دیکھتے نہیں اور ان کے پاس کان

ہیں جن سے سنتے نہیں وہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گذرے ہیں۔
 اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرماتا ہے کہ اگر منکرین آپ کو
 جادوگر اور مجنون کہیں تو آپ اس کی کوئی پرواہ نہ کریں آپ تو یہ فرمادیں کہ میں تو ایک
 خبردار کرنے والا ہوں۔ اور جو میری بات مانیں ان کو خوشخبری سنانے والا ہوں۔ آخر
 میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تبلیغ کی یہ حکمت خصوصیت کیسا تھ بتائی گئی ہے کہ مخالفین
 کی زیادتیوں کا مقابلہ صبر اور ضبط سے کریں۔ تاکہ اشتعال کی وجہ سے کوئی ایسا واقعہ نہ ہو
 جائے جس سے تبلیغ کے کام میں رکاوٹ پیدا ہو۔

اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ نرمی اور
 درگزر کا طریقہ اختیار فرمائیں اور جاہلوں سے نہ الجھیں۔ اے نبی آپ اپنے رب کو صبح
 و شام یاد کرتے رہیں رورو کر اور خوف کے ساتھ دل دل میں بھی اور باوازی بلند بھی۔
 اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو مکمل
 طور پر قولا و عملاً تسلیم کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آخرت کا یقین عطا فرمائے۔ اور
 اپنے سے گزر کر مانگنے والا بنائے۔ (آمین)



آٹھویں تراویح

آج کا بیان نویں پارے کے ٹکٹ سے دسویں پارے کے آخر تک کی تلاوت پر مشتمل ہے۔ چنانچہ مالِ غنیمت کے بارے میں ارشاد ہے کہ مالِ غنیمت اللہ کا ہے اور رسول کا۔ قُلِ الْاِنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلُ۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ سے ڈرو، آپس میں صلح کرو۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اگر تم صاحبِ ایمان ہو۔

ارشاد باری ہے کہ ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ کا نام آئے تو اس کے جلال اور عظمت کے احتضار سے ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔ اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ مضبوط کر دیتی ہیں۔ اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِیْتُ عَلَیْہِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْہُمْ اِیْمَانًا وَعَلٰی رَبِّہُمْ یَتَوَكَّلُوْنَ۔

نماز پڑھتے ہیں، اللہ کے دیئے ہوئے میں سے خرچ کرتے ہیں۔ ان کے رب کے پاس ان کے بڑے درجے ہیں ان کیلئے مغفرت ہے۔ رزق کریم ہے اور عزت کی روزی ہے۔ جنگ بدر میں مسلمانوں کیلئے حق تعالیٰ کی طرف سے تائید و نصرت کا تذکرہ مثلاً فرشتوں کا نزول اور مسلمانوں کو فتح یاب بنایا جو دیکھتے اور میں کافر کثیر تھے مگر ان کے دلوں میں اللہ کی طرف سے رعب ڈال دیا گیا جو اللہ اور اس کے رسول سے جھگڑا مول لے گا اس کیلئے اللہ کا شدید عذاب ہے۔ اس کے بعد اللہ جماد کی تلقین فرماتے ہیں کہ اے ایمان والو جب تم کافروں سے بھڑو تو خوب جم کر لڑو۔ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا لَقِیْتُمْ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْہُمْ الْاَدْبَارَ۔ جو شخص میدانِ جماد سے پیٹھ پھیر کر بھاگے گا وہ غضبِ الہی کا نشانہ بنے گا۔ پھر پارے کے اخیر میں حکم ہوتا ہے کہ کفار عرب سے اس حد تک لڑو کہ فساد یعنی شرک نہ رہے وَقَاتِلُوْہُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَةً وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ۔ پھر اگر وہ شرک سے باز

آجائیں تو اللہ ان کے کام کو دیکھتا ہے اگر وہ نہ مانیں تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا حمایتی ہے، ظاہر ہے کہ انجام کار تمہارے مقابلے میں اللہ کی حمایت کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔

دسویں پارے کے آغاز میں مالِ غنیمت کا حکم بیان کیا گیا ہے کہ جو کچھ مالِ غنیمت تمہارے ہاتھ آئے، اس میں سے ۵ رواں حصہ اللہ کیلئے اور اس کے رسول کیلئے ہے تاکہ آپ کے قربات داروں، یتیموں اور مسکینوں کے اور مسافر کے کام آئے۔ باقی چار حصے پوری فوج میں تقسیم کر دیئے جائیں۔

پھر غزوہ بدر کی بعض تفصیل بیان کی گئی ہے اسی کے ضمن میں ارشاد ہے کہ اے مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانو گے اور آپس میں جھگڑو گے تو اس کے نتیجے میں تم کمزور اور بزدل ہو جاؤ گے۔ اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔

آگے اللہ تعالیٰ حکم فرماتے ہیں کہ **وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ**۔ تیاری کرو کفار سے لڑنے کیلئے جو کچھ تمہارے بس میں ہو جہاں تک ممکن ہو سامان جنگ فراہم کرو اور اس کے بعد اللہ کی مدد اور تائید پر یقین رکھو۔

تم اللہ کی راہ میں جو بھی قربانی دو گے اس کا اللہ کی طرف سے پورا پورا بدلہ ملے گا ارشاد ہے **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ**۔ مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دی جا رہی ہے کہ اگر تمہارا عزم پختہ ہے اور تم صالح بھی ہو خواہ تم تعداد میں تھوڑے ہی ہو اگر اللہ پر کامل بھروسہ ہے تو یقیناً تم غالب آؤ گے۔

جنگ کے قیدیوں کو محض فدیہ حاصل کرنے کے خاطر قید رکھنا مناسب نہیں، سورۃ کے اختتام پر تنبیہ کی گئی ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد اور ہجرت کے پردے میں مالِ غنیمت سے زیادہ دینی مقاصد کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔

آخر میں **وَأُولُوا النِّازِحَاتِ بِبَعْضِهِمْ** اولیٰ ببعضہم سے ایک ضابطہ بیان کیا گیا ہے۔ وراثت کے حقدار رشتے دار ہیں۔

اس کے بعد سورۃ توبہ شروع ہوتی ہے۔ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے والوں کی قبولیت توبہ کا ذکر ہے۔ اس لئے اس سورۃ کو سورۃ توبہ کہتے ہیں۔ اور اس کو

سورہ برآۃ بھی کہتے ہیں اسلئے کہ اس میں کافروں سے بری الذمہ ہونے کا اعلان ہے۔

اس سورۃ میں صلح حدیبیہ کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ کفار قریش نے حسد کی بناء پر حدیبیہ کے صلح نامہ کو توڑ دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکین کے حق میں بیزاری ہے جنہوں نے معاہدے کو توڑ ڈالا۔ چنانچہ حج اکبر کے دن یہ اعلان کیا گیا کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکین سے بری الذمہ ہیں۔

اس کے بعد حکم ہوا کہ مشرکین کا حرم شریف میں داخلہ ممنوع ہے اور برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف ممنوع قرار دیا گیا۔ مسلمانوں کو ہدایت کی گئی کہ اگر تمہارا قریب سے قریب رشتہ دار بھی حالت کفر میں ہو تو ان کو اپنا رفیق نہ بناؤ۔

اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرماتے ہیں کہ جہاد کے سلسلے میں لوگوں کے عذر لنگ کو قبول نہ کیجئے یہ منافقین جموئے ہیں اور بہانہ تراشتے ہیں۔ اے نبی! فاسق اور منافق کی قسموں کا اعتبار نہ کیجئے۔ ہرگز یہ آپ میں سے نہیں ہیں۔ انھیں جب موقع ملے گا یہ آپ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک جیسے ہیں۔ ان پر اللہ کی پھنکار ہے۔ ان کی نمازِ جنازہ تک ممنوع قرار دی گئی ہے۔

سورۃ کے درمیان میں زکوٰۃ کے مصارف اور مستحقین متعین فرمادیئے گئے ہیں۔ یہ آٹھ مصارف جو منجانب اللہ مقرر ہوئے ہیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) زکوٰۃ غریبوں کیلئے۔

(۲) زکوٰۃ غلاموں کی آزادی کیلئے۔

(۳) محتاجوں کیلئے۔

(۴) زکوٰۃ قرضداروں کی مدد کیلئے۔

(۵) نظام زکوٰۃ کے کارکنوں کیلئے۔

(۶) زکوٰۃ خدا کی راہ میں۔

(۷) زکوٰۃ تالیفِ قلوب کیلئے۔

(۸) زکوٰۃ مسافروں کی مدد کیلئے۔

مختصر یہ کہ سورہ توبہ میں

(۱) بعض غزوات اور ان سے متعلق واقعات کا ذکر۔

(۲) مشرکین کے معاہدوں سے دستبرداری کا اعلان۔

(۳) ایام حج میں جدال و قتال کی ممانعت۔

(۴) حدود حرم میں کفار مشرکین کے داخلہ پر پابندی۔

(۵) اہل کتاب کو ایمان لانے یا جزیہ دینے کا حکم۔

(۶) جہاد میں سستی کرنے والوں کی مذمت۔

(۷) مصارف زکوٰۃ کا تعین۔

(۸) منافقین کا بیان اور اہل ایمان کی پہچان۔

یہ باتیں اس سورۃ میں بیان کی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں احکامات الہی سمجھنے کی اور ان پر عمل کرنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ (آمین)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
رَبِّ الْعَرْشِ الْمَجِيدِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
وَالْحَقُّ عَلَى مُحَمَّدٍ

الْمَدَقِ الْمُنِيرِ

نویں تراویح

آج کا بیان گیارہویں پارے سے شروع ہو کر بارہویں کے ربع تک کی تلاوت پر مبنی ہے۔

دسویں پارے کی آخر میں ان منافقوں کا ذکر تھا جو اپنے کفر و نفاق کے سبب جہاد میں شرکت سے عذر کر کے بیٹھ رہے۔ انہوں نے حیلے بہانے تراش کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت لے لی تھی اور کچھ ایسے بھی متکبر منافق تھے جنہوں نے سرے سے کسی اجازت کی ضرورت محسوس نہ کی۔ چنانچہ یَعْلَظِرُونَ إِلَيْكُمْ سے ان منافقین کا بیان ہے جنہوں نے حضورؐ کی جہاد سے واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دی اور عدم شرکت جہاد کے جھوٹے عذر تراشے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس صورت حال سے بذریعہ وحی باخبر کرایا گیا اور فرمایا گیا کہ آپؐ ان سے فرما دیجئے کہ فضول اور جھوٹے عذر نہ تراشو ہم تمہیں سچانہ سمجھ سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ آگے ارشاد فرماتے ہیں بعض لوگ ایسے ہیں کہ زکوٰۃ کو اپنے اوپر بوجھ سمجھتے ہیں اور حضور کے حق میں زمانے کی گردشوں کا انتظار کر رہے ہیں کہ موقع ملے ہی منحرف ہو جائیں ایسے لوگوں کا چکر خود انہیں پر مسلط ہے وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ منافقین کے ذکر کے بعد مومنین کا بیان ہے کہ وہ مہاجر اور انصار جنہوں نے سب سے پہلے دعوت اسلام قبول کی اور وہ نیک لوگ جو ان کے پیچھے آئے اللہ ان سب سے راضی ہو اور ان کیلئے جنت کی بشارت ہے۔ اس کے بعد مسجد ضرار کا ذکر ہے جسے منافقین نے مسلمانوں میں نفاق پیدا کرنے کیلئے تعمیر کیا تھا۔ اللہ نے اس کی مذمت فرمائی اور وہ ہمارا کر دی گئی۔ اس کے بعد ان تین صحابہؓ کا ذکر ہے جنہوں نے جہاد میں شرکت نہیں کی تھی۔ ان کا مقاطعہ (بایکاث) کیا گیا تھا پچاس دن کے بعد اللہ نے ان کی توبہ قبول فرما کر معاف کر دیا، اس کے بعد سورہ یونس کا آغاز ہوتا ہے۔ اس سورہ میں بھی اسلام کے تین اہم پہلو یعنی توحید، رسالت اور آخرت کی طرف مشاہدہ کائنات کے ذریعہ توجہ دلائی گئی اور اس کے ساتھ کچھ عبرت انگیز تاریخی واقعات

و قصص کا ذکر کر کے ان مضامین تو حیدر رسالت اور آخرت کو ذہن نشین کرایا گیا ہے چنانچہ فرمان باری ہے کہ قرآن حکمت و دانش کی کتاب ہے یہ کوئی عجیب بات نہیں ہے کہ ہم نے تم ہی میں سے ایک آدمی کو تمہاری ہدایت کیلئے پیغمبر بنا کر تمہارے درمیان بھیجا ہے جو ان کی ہدایت قبول کرے گا فلاح پائے گا منکرین کے حق میں کوئی شفاعت کام نہیں دیگی اس کے بعد اللہ نے دوزخ کے عذاب سے ڈرایا ہے اور جنت کی نعمتوں کی خوشخبری دی ہے ناشکرے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو پھر ہر وقت اللہ کے حضور میں گڑگڑاتے ہیں مگر جب اللہ انکی مصیبتوں کو دور کر دیتے ہیں اور ان پر فضل فرماتے ہیں تو پھر یہی لوگ ایسے ناشکرے ہو جاتے ہیں گویا ان پر کوئی برا وقت پڑا ہی نہ تھا۔

آخر سورت میں فرمایا گیا کہ اے نبی! آپ لوگوں سے کہہ دیں کہ تمہارے پاس رب کی طرف سے حق آپکا ہے اب جو سیدھی راہ اختیار کریگا اس کی راست روی اس کیلئے فلاح کا باعث ہوگی اور جو گمراہ رہیں گے ان کیلئے ان کی گمراہی تا ہی کا سبب بنے گی صبر کیجئے یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کر دے اللہ ہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے اس کے بعد سورہ ہود شروع ہوتی اس سورہ میں کچھلی قوموں پر نازل ہونے والے قہروں اور مختلف قسم کے عذابوں اور پھر قیامت کے ہولناک واقعات اور جزاء و سزا کا ذکر خاص انداز میں آیا ہے آغاز سورہ میں قرآن کی آیات محکم اور صاف صاف سے یہ بیان کیا گیا پھر آگے چل کر وَمَا مِنْ دَآيَةِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا سے فرمایا گیا کہ زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ نہ ہو پھر کائنات کو پیدا کرنے کی حقیقت بیان کی گئی۔

اس سورہ میں بھی اللہ نے منکروں کو چیلنج کیا ہے کہ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ قرآن پیغمبر کی خود ساختہ کتاب ہے تو تم بھی اس جیسی سورتیں تصنیف کر کے لے آؤ۔ اپنے مددگاروں کو بھی ساتھ میں لے لینا یقیناً تم ایسا نہیں کر سکو گے اللہ ہم کو نعمتوں کی قدر دانی کی توفیق نصیب فرمائے اپنے شکر گزار بندوں میں شامل فرمائے، ہر حال میں اللہ سے لو لگانے کی توفیق نصیب فرمائے اترا نے اور غرور کرنے سے حفاظت فرمائے۔

دسویں تراویح

آج کا بیان بارہویں پارے کے ربع سے تیرہویں کے نصف تک کی تلاوت پر مشتمل ہے۔
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَادِیْہُمْ ہُوْدَا سے اللہ نے لوگوں کی عبرت کیلئے حضرت
ہوڈ کو قوم عاد کی طرف بھیجے جانے کا ذکر، قوم نوح کی طرح قوم عاد نے بھی آواز حق کو نہ
سنا۔ اور مِّنْ اَشَدُّ مَبْنٰی قُوَّةٍ کی خام خیالی میں مبتلا رہے۔

(کہ کون ہے جو قوت میں ہم سے بڑھ کر ہے) وہ اللہ کے غضب کے آگے
بے حقیقت ہو کر رہ گئے۔ قوم عاد کے بعد قوم ثمود کی سرکشی کا ذکر ہے۔ وہ بھی بالآخر
دردناک عذاب سے دوچار ہوئے۔ پھر قوم لوط کی فحاشی، آبرو باختگی اور کھلی بے حیائی کا
ذکر ہے یہ قوم بھی اپنی بد کرداری و بد اخلاقی کی پاداش میں پیوند زمین ہو گئی پھر حضرت
شعیبؑ کے مدین بھیجے جانے اور حضرت موسیٰؑ کے توحید پیش کرنے اور فرعون کے
انکار اور سرکشی کے یاد کرنے، ان واقعات کے ذکر کے بعد اللہ اپنے نبی کو ارشاد فرماتا
ہے۔ وَكَذٰلِکَ اَخَذَ رَبُّکَ اِذَا اَخَذَ الْقُرْیٰ وَہِیْ ظٰلِمَۃٌ اِنَّ اَخَذَہٗ
اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ تمہارا رب جب کسی ظالم بستی کو پکڑتا ہے تو واقعی اس کی گرفت بڑی
سخت اور دردناک ہوتی ہے۔ اے نبی ہم یہ جو تم کو قبروں کے واقعات سناتے ہیں، تو اس
طرح ہم تمہارے دل کو مضبوط کرتے ہیں تم کو اس طرح حقیقت سے آگاہی ملتی ہے اور
ایمان لانے والوں کو نصیحت اور بصیرت نصیب ہوتی ہے۔

وَكُلَّمَا نَقَضْ عَلَیْکَ مِنْ اَنْبَیَاءِ الرُّسُلِ مَا نُنَبِّتُ بِہِ فَاَوْدٰکَ
آسمانوں اور زمین میں جتنی غیب کی باتیں ہیں ان کا علم اللہ ہی کو ہے اور سب امور اسی کی
طرف رجوع ہوں گے۔ اے محمدؐ آپ اسی کی عبادت کیجئے اور اسی پر بھروسہ رکھئے۔
آپ کا رب جو تم کرتے ہو اس سے بے خبر نہیں ہے۔

اس کے بعد سورہ یوسف شروع ہوتی ہے۔ حضورؐ حضرت یوسف کے واقعہ
سے واقف نہ تھے۔ یہودیوں نے بحیثیت نبی آپؐ کا امتحان لینے کیلئے آپ سے اس

قصہ کے بارے میں سوال کیا اور بدگمانی سے یہ کہا کہ حضورؐ ناواقفیت کی وجہ سے جواب نہیں دے سکیں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی یہ قصہ حضورؐ کی زبان مبارک پر جاری فرمادیا۔ حضرت یوسفؑ کا واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ گیارہ ستارے چاند اور سورج ان کو سجدہ کر رہے ہیں۔ حضرت یوسفؑ کے سگے سوتیلے گیارہ بھائی تھے اور چاند سورج سے ان کے مال باپ مراد ہیں حضرت یوسفؑ کے والد حضرت یعقوبؑ نے یہ خواب سن کر ان کو ہدایت کی کہ وہ اپنا خواب اپنے بھائیوں کو نہ سنائیں ورنہ وہ ان کی جان کے دشمن ہو جائیں گے۔ سوتیلے بھائی پہلے ہی سے حسد رکھتے تھے۔ آخر ایک دن ان کو ایک اندھے کنوئیں میں ڈال دیا اور بات بنادی کہ بھڑیا کھا گیا۔ قافلے والوں نے کنوئیں میں سے نکال کر مصر کی حکومت کے ایک اعلیٰ افسر کے ہاتھ ان کو بحیثیت غلام فروخت کر دیا۔ اس افسر کی بیوی ان پر عاشق ہو گئی اور بدکاری پر مائل ہوئی۔ حضرت یوسفؑ کے انکار پر ان کو قید میں ڈال دیا گیا وہاں قید میں انھیں دو قیدی اور ملے جن کے کے خوابوں کی حضرت یوسفؑ نے صحیح تعبیر بتائی ان میں سے جب ایک قیدی نے رہائی پائی تھی اس کے ذریعہ تاخیر سے ہی حضرت یوسفؑ کی اس قابلیت کی اطلاع پہنچ گئی۔ بادشاہ کو بھی اپنے خواب کی تعبیر درکار تھی حضرت یوسفؑ نے اس کی بھی مشکل حل کر دی پھر کیا تھا بادشاہ ان کا گردیدہ ہو گیا اور ان کو اپنا وزیر خاص بنالیا۔ عملاً وہ مصر پر حکومت کر رہے تھے۔

خدا کی مشیت کہ مصر اور اس کے آس پاس کے ملکوں میں قحط پڑ گیا۔ لیکن حضرت یوسفؑ کے مشورے اور حکمت عملی سے مصر میں غلہ جمع کیا ہوا موجود تھا۔ لوگ مصر غلہ لینے آتے تھے چنانچہ برادران یوسفؑ بھی غلہ لینے آئے حضرت یوسفؑ نے انہیں پہچان لیا اور بلا قیمت غلہ دیکر روانہ کیا اور دوبارہ اپنے چھوٹے علاقے بھائی کو ہمراہ لانے کی تاکید کی۔ واپسی پر برادران یوسفؑ نے اپنے سامان میں ادا کی ہوئی پونجی واپس دیکھی تو بول اٹھے۔ هَذِهِ بَضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا پھر علاقے بھائی کو لیکر ان سب کا دربار یوسفؑ میں دوبارہ آنا اور یوسفؑ کا ایک تدبیر سے اپنے بھائی کو روک لینا، بقیہ بھائیوں کا غلہ لیکر اپنے شہر واپس لوٹنا اور بیٹوں کی جدائی اور فراق غم میں روتے روتے

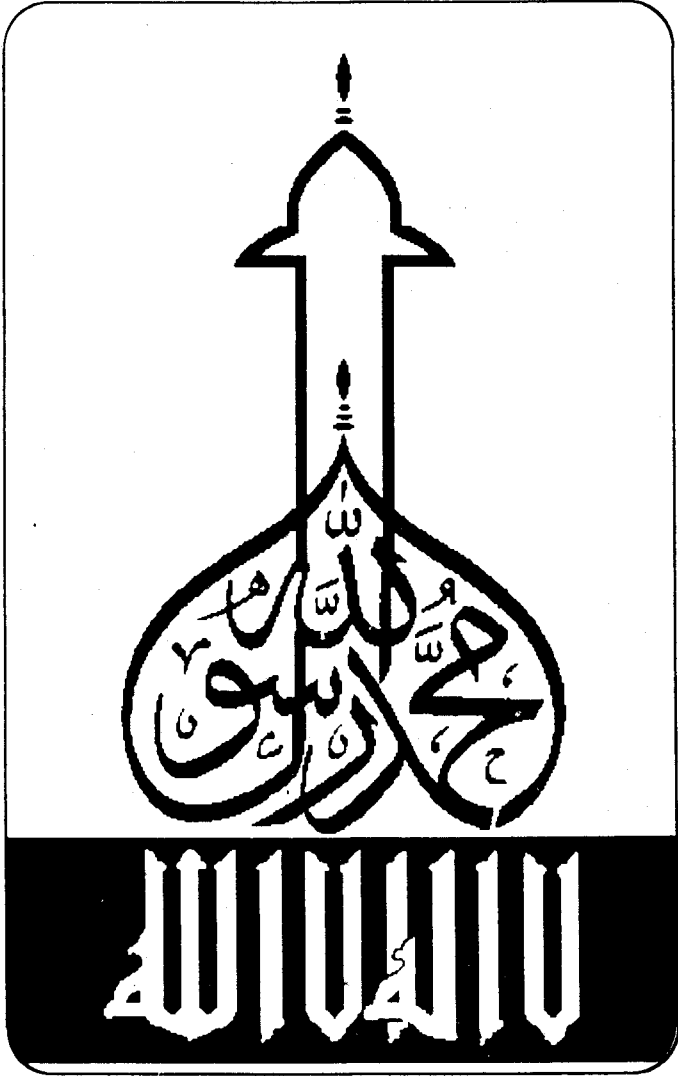
حضرت یعقوبؑ کی آنکھوں کا سفید پڑ جانا جسے قرآن میں وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ سے تعبیر کیا ہے۔ پھر حضرت یوسفؑ کے پاس بھائیوں کا تیسری بار آنا بیان ہوا ہے۔ جب برادران یوسف کو یہ علم ہوا کہ یہ وہی یوسفؑ ہے جسے ہم نے کنوئیں میں مرنے کیلئے چھوڑا تھا تو ان کے سر نہ امت سے جھک گئے۔ یوسفؑ نے فرمایا کہ جو اللہ سے ڈرتا ہے اور مصائب پر صبر کرتا ہے تو اس کا حق اللہ تعالیٰ ضائع نہیں فرماتا۔

پھر انہوں نے یوسفؑ سے معافی چاہی تو یوسف علیہ السلام نے فرمایا: لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ تم پر آج کے دن کوئی مواخذہ نہیں۔ بے مثال اخلاق کا نمونہ پیش فرمایا۔ بالآخر حضرت یوسفؑ کی خواہش پر حضرت یعقوبؑ مع اہل و عیال مصر میں آکر حضرت یوسفؑ سے ملے اور سب نے ان کو سجدہ کیا۔ اس طرح حضرت یوسفؑ کے خواب کی تعبیر پوری ہوئی۔

اختتام سورۃ پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ انبیاء کے ان واقعات میں سمجھدار لوگوں کیلئے بڑی عبرت ہے۔ اور قرآن جس میں یہ واقعات درج ہیں مومنوں کیلئے باعث ہدایت و رحمت ہے۔ اس کے بعد سورۃ رعد شروع ہوتی ہے اس سورۃ میں قرآن مجید کے کلام حق ہونے، توحید و رسالت کے اثبات، قیامت کے آنے اور بعث بعد الموت یعنی مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا تفصیلی ذکر اور اس کے ساتھ ہی منکرین حق کیلئے عذاب کی وعید ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ لوگوں کی سرکشی کے باوجود درگزر فرماتا ہے۔ حالانکہ وہ سخت سزا دینے والے بھی ہیں۔ اسے بندوں کے اعمال کی پوری خبر ہے۔ وہ حاملہ کے پیٹ سے بھی واقف ہے کہ اس میں کیا بنتا ہے اور کیا کی پیشی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اصول قدرت سے آگاہ فرماتے ہیں کہ اللہ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ لوگ خود اپنی حالت میں تبدیلی لانے کی صلاحیت و سعی کے اہل نہیں ہوتے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
جسے نہ ہو خیال خود اپنی حالت کے بدلنے کا

اے لوگو! برائی بھلائی سے دفع کرو، آخرت کی نعمتیں تمہارے لئے ہیں۔
 اللہ تعالیٰ ہم میں انقلاب مطلوب پیدا فرمائے، ہمارے معاشرے میں وجود لانے کا ہمیں
 ذریعہ بنائے۔ امور خیر یہ کی توفیق نصیب فرمائے۔ آخرت نصیب فرمائے۔



گیارہویں تراویح

آج کا بیان تیرہویں پارے کے نصف سے چودھویں پارے کے ثلث تک کی تلاوت پر مشتمل ہے۔ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کفار پر ان کے کرتوت کی وجہ سے ایک نہ ایک آفت آتی رہتی ہے اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ منکرین بڑی چالیں چلا کرتے ہیں لیکن اصل فیصلہ کی تدبیر اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اور اسے حساب لیتے کچھ دیر نہیں لگتی۔

سورہ وعدہ کے بعد سورہ ابراہیم شروع ہوتی ہے۔ اس سورہ کا آغاز بھی قرآن سے ہوا کہ قرآن ایک کتاب ہے جس کو ہم نے آپ پر نازل فرمایا ہے۔ تاکہ آپ تمام لوگوں کو ان کے پروردگار کے حکم سے کفر کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان و ہدایت کی روشنی کی طرف لے آئیں۔ ارشاد باری یہ ہے کہ کُتِبَ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ اس سورہ کے آغاز میں رسالت و نبوت کی چند مزید خصوصیات بیان کی گئی ہیں اور پھر مضمون توحید بیان ہوا ہے۔ اثبات توحید کیلئے حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم کے واقعات سے شواہد پیش کئے گئے ہیں۔ توحید کی فضیلت اور کفر و شرک کی مذمت مثالوں کے ذریعے واضح کی گئی۔ اس سورہ میں حضرت ابراہیم کی دعاؤں کا بھی ذکر ہے۔

رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بُوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ۔ جس سے دعا کے یہ آداب معلوم ہوئے کہ دعا گزر گرا کر کی جائے اسکے ساتھ اللہ کی حمد بھی بیان کی جائے۔ سورہ ابراہیم کے آخری رکوع میں اہل مکہ کو پچھلی قوموں کے واقعات سے عبرت حاصل کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اور انکار اور ضد کی صورت میں قیامت کے ہولناک عذاب سے ڈرایا گیا،

آخر میں ارشاد فرمایا گیا کہ یہ قرآن لوگوں کیلئے احکام پہنچاتا ہے تاکہ اس کے ذریعہ لوگ عذاب سے ڈرائے جائیں اور لوگ اس بات کا یقین کر لیں کہ اللہ ہی معبودِ حق ہے۔

اس کے بعد سورہ حجر شروع ہوتی ہے اس میں اللہ نے ان لوگوں کو تنبیہ فرمائی ہے جو حضور کی دعوت دین اور اسلام کا مذاق اڑاتے تھے اور حضور پر دیوانگی کی تمتم لگاتے تھے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے منکرو! تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ قرآن اللہ کا ذکر ہے جو اس نے اپنے نبی پر نازل فرمایا ہے اور یہ کہ اللہ ہی خود اس کا محافظ و نگہبان ہے۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

اللہ تعالیٰ حضور کو تسلی دیتے ہیں کہ آپ منکرین کی باتوں سے دل برداشتہ نہ ہوں اور ان کی دھمکیوں کا مطلق اثر نہ لیں جو لوگ پیچھے ہوئے ہیں وہ ابلیس کے پیروکار ہیں اور وہ جہنمی ٹھہریں گے۔

اے نبی! لوگوں سے کہہ دو کہ اللہ رحیم اور درگزر فرمانے والا ہے، لیکن ساتھ میں اس کا عذاب سخت اور دردناک بھی ہے۔ اللہ ارشاد فرماتا ہے اے نبی! ہمیں معلوم ہے کہ آپ کو کفار مکہ کی باتیں سخت ناگوار گذرتی ہیں اور آپ کے لئے تکلیف کا باعث ہوتی ہیں وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَصْبِقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ۔ اس کا مدد لایا ہے کہ آپ اپنے رب کی حمد و تسبیح میں مشغول رہیں اور تازیست اسی کی عبادت و بندگی میں وقت گزاریں۔ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ۔

اس کے بعد سورہ نحل شروع ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اَنۡتِیۡ اَمۡرُ اللّٰہِ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡہٗ سُبۡحٰنَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ۔ اللہ کا حکم آپ کا تم جلدی نہ چھو اللہ کی ذات پاک ہے تمہارے شرک سے بہت بالا اور تر ہے۔ نادانوں تم عذاب کا تقاضہ کر رہے ہو۔ یاد رکھو وہ وقت اب دور نہیں جب تم اپنی سرکشی اور بد اعمالی کی سزا پاؤ گے۔ تم ناشکر گزار ہو حالانکہ تم اپنے رب کی نعمتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہو کہ اس نے تمہارے آرام کیلئے اور تمہاری باربرداری کیلئے طرح طرح کی چیزیں اور جانور پیدا فرمائے ہیں۔ غور کرنے والوں کیلئے ان میں اللہ کی بڑی نشانیاں ہیں۔

اے مشرک! ذرا گھوم پھر کر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا اور ان کی

استیاں کس طرح اللہ نے الٹ کر رکھ دیں، اللہ جب کسی چیز کو چاہتا ہے کہ وہ ہو جائے
 تو وہ ہو جاتی ہے۔ فَسَيُرْوَا فِي الْأَرْضِ فَنَنْظُرُ وَكَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ۔
 اس کے بعد اللہ تعالیٰ بیٹیوں کے ساتھ بد سلوکی کے بارے میں مشرکوں
 کو تنبیہ فرماتا ہے کہ جب بیٹی پیدا ہوتی ہے تو ذلت محسوس کرتے ہو اور اس کو
 مارے شرم کے دفن کرتے ہو وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ
 مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ اس کے بعد آسمان سے پانی برسانے، زمین کو ہر ابھر اُکرنے
 اور چوپایوں کو پیدا کرنے کا ذکر ہے کس طرح ان کے پیٹ کی چیزوں یعنی گوبر اور لمو
 کے بچ سے صاف ستھر اور خوشنوار دودھ پینے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمایا ہے۔
 ارشاد باری ہے: نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ مَّيْنٍ فَرْتُمْ وَذَمُّ لَبَنًا
 خَالِصًا سَائِغًا لِّلشَّارِبِينَ پھر مختلف پھل اور عمدہ کھانے کی چیزیں پیدا کرنے
 کا ذکر ہے اور پھر شد کی مکھی کا پہاڑوں اور درختوں میں چھتے لگانے اور ان سے شد نکالنے کا
 ذکر ہے۔ جس شد کے متعلق قرآن کہتا ہے فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ۔
 اپنی نعمتوں کے ذکر کے ذریعہ توحید کے فطری دلائل کے ساتھ تقسیم رزق
 کے بارے میں فرمایا گیا کہ تم میں سے بعضوں کو بعض پر رزق کے معاملے میں فضیلت
 دی اور فرمایا گیا کہ اللہ نے تمہارے واسطے تمہاری ہی قسم سے عورتیں پیدا کیں اور تم کو
 تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے آئے اور تمہیں کھانے کو تمہاری چیزیں دیں سو کیا
 جھوٹی باتیں مانتے ہیں۔ اور اللہ کے فضل کو نہیں مانتے اور پوجتے ہیں اللہ کے سوا کو،
 ایسوں کو جو مختار نہیں ہے جو لوگ اللہ کا انکار کر کے راہِ راست سے لوگوں کو
 روکیں گے ان کو ان کے فساد کے سبب سخت عذاب دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ساری
 کائنات کو مبعوث کریں گے۔ یہ قرآن پاک ہر چیز کو بیان کرتا ہے تو سامانِ ہدایت بھی
 ہے و جنت بھی اور مسلمانوں کیلئے خوشخبری بھی۔
 اللہ پاک ہمیں نعمتوں کا استحضار نصیب فرما کر عقیدہ توحید میں پختگی نصیب
 فرمائے۔ آمین

بارہویں تراویح

آج کا بیان چودہویں پارے کے ثلث سے پندرہویں پارے کے آخر تک کی تلاوت پر مبنی ہے ارشاد خداوندی ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيتَانِىْ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۔ اللہ حکم کرتا ہے انصاف کرنے اور بھلائی کرنے کا اور قرامت والوں کو دینے کا اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور نامعقول کام سے اور تم کو سمجھاتا ہے تاکہ تم یاد رکھو، پھر عہد کو پورا کرنے اور قسموں کو نہ توڑنے اور رشوت نہ لینے کا حکم دیا گیا ہے اور جس مرد و عورت نے نیک کام کیا اور وہ مومن ہے تو اللہ اس کو ایک اچھی زندگی عطا فرمائیں گے اور آخرت میں ان کے اچھے کاموں کے عوض اجر دیں گے۔

آگے ارشاد یہ ہے کہ اے مسلمانو! جب تم قرآن کی تلاوت شروع کیا کرو تو شیطان سے بچنے کیلئے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو اور اے نبی آپ لوگوں کو دعوت دیں تو نہایت حکمت اور بہترین طریقہ پر دیا کریں۔ اذْعِ اِلٰى سَبِيْلٍ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ۔

اور مخالفین کی حرکات پر رنج نہ کریں اللہ آپ کا حامی اور مددگار ہے اس کے بعد سورہ بنی اسرائیل شروع ہوتی ہے اللہ نے حضور ﷺ کو معراج شریف کا شرف بخشا اور وہاں ان کو اپنی قدرت کے بڑے بڑے مشاہدات کرائے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ پانچ وقت کی نماز اوقات کی پابندی کے ساتھ فرض ہوئی۔

اس سورہ مبارکہ میں اللہ نے وہ چودہ نکات بھی عطاء فرمائے جس سے مستقبل کے مسلم معاشرہ کی مذہب ترین شکل عمل میں آئی۔

- (۱) عبادت صرف اللہ کی کرو۔
- (۲) والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔
- (۳) رشتہ داروں مسکینوں اور مسافروں کو ان کا حق دو۔

- (۴) فضول خرچی نہ کرو۔
- (۵) اگر کسی کی حاجت پوری نہ کر سکو تو نرمی سے جواب دیدو۔
- (۶) کنجوسی کرو اور نہ فضول خرچی اعتدال کی راہ اختیار کرو۔
- (۷) اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔
- (۸) زنا کے قریب تک نہ پھٹکو۔
- (۹) بغیر قانونی جواز کے کسی کو قتل نہ کرو۔
- (۱۰) حدود قانونی سے باہر یتیم کے مال کے پاس نہ پھٹکو۔
- (۱۱) قول و قرار کی پابندی کرو۔
- (۱۲) ناپ تول میں کمی و بیشی ہر گز نہ کرو۔
- (۱۳) جس بات کا تمہیں علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑو۔ وَلَاتَتَفَنِّ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ۔
- (۱۴) غرور و تکبر کی چال نہ چلو: لَاتَمْنَشْ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا۔
- یہ وہ حکمت کی باتیں ہیں جو اللہ نے اپنے نبی پر وحی فرمائی۔ ارشاد باری ہے کہ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا۔ حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔ باطل تو دراصل مٹنے والا ہی ہے۔ اے نبی میرے بندوں سے کہہ دو کہ بات اس طرح کیا کرو کہ بہتر اور پسندیدہ ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز تہجد اسی وقت فرض ہوئی۔ پھر حضرت موسیٰ اور ان کے معجزات اور فرعون کی مخالفت اور اس کے انجام بد کا ذکر ہے پھر فرمایا گیا کہ قرآن پاک حق کے ساتھ نازل ہوا ہے اور جو اہل علم ہیں تو وہ قرآن سن کر ٹھوڑیوں کے بل گرتے ہیں روتے ہوئے اور یہ قرآن یعنی ان کا سننا ان کا خشوع اور بڑھادیتا ہے۔ سورہ بنی اسرائیل کے آخر میں فرمایا گیا کہ آپ فرما دیجئے کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ اس کا کوئی شریک سلطنت ہے اور نہ کسی کمزور کی وجہ سے کوئی اس کا مددگار ہے اور اس کی خوب بڑائی بیان کیجئے۔ اس کے بعد سورہ کف شروع ہوتی ہے اس سورہ میں اصحاب کف ملاقات خضر و موسیٰ اور ذوالقرنین کے واقعات کا ذکر ہے آج کی تراویح میں اصحاب کف اور ملاقات

خضرؑ و موسیٰؑ کا ذکر تلاوت کیے مطابق کیا جائیگا۔ قصہ ذوالقرنین بعد میں بیان ہو گا۔ (انشاء اللہ)

اصحاب کف کا واقعہ یہ کہ چند نوجوان اپنے ظالم معاشرے سے تنگ آ کر بستی سے نکل کھڑے ہوئے اور پہاڑ کے دامن میں ایک غار میں پناہ گزیں ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ نے ان پر دراز نیند طاری کر دی۔ غار کے منہ پر ان کا کتا محافظت کرتا رہا۔ برسوں کے بعد جب جابر حکومت تبدیل ہو چکی تھی اور معاشرہ بدل چکا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں نیند سے بیدار فرمایا اور غار کے حالات سے ان کو واقف کیا جس کے بعد اسی غار میں ان پر موت طاری کر دی گئی۔ اب وہ قیامت کو اٹھائے جائیں گے۔

اس کے بعد حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ کی ملاقات کا ذکر ہے۔ مشیت الہی کا نظام جن مصالح ریلی پر چل رہا ہے اس کی قدرت کی نشانیاں موسیٰؑ کو دکھائی گئیں۔ حضرت خضرؑ اچھی بھلی کشتیوں کو ناکارہ کر دیتے ہیں۔ پھر اچھے خاصے کو دتے کھیلنے لڑکے کو قتل کر دیتے ہیں۔ اور کچھ ناشکرے کج خلق لوگوں کی گرتی ہوئی دیوار کو سارا دیدیتے ہیں موسیٰؑ سے یہ باتیں برداشت نہیں ہوئیں اعتراض فرماتے ہیں۔ بالآخر حضرت خضرؑ مشیت ایزدی سے انھیں آگاہ کر کے ان کی تسلی کر دیتے ہیں۔ اللہ کی طرف سے اس عمل غیبی کا انجام خیر ہے شر نہیں۔ درمیان سورۃ میں ارشاد باری ہے کہ ہم نے قرآن میں لوگوں کو طرح طرح سے سمجھایا ہے مگر انسان بڑا ہی جھگڑالو ہے۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْئٍ جَدَلًا۔

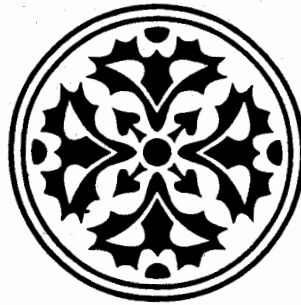
یعنی اللہ کی طرف سے جو ہدایات ان کے پاس آتی ہیں اس میں جھگڑتے ہیں اور ماننے سے انکار کرتے ہیں قرآن میں ٹھیک ٹھیک سیدھی سیدھی باتیں ہیں تاکہ عقل رکھنے والے اور آیات میں غور و فکر کرنے والے ہدایت پائیں۔ جملہ ان باتوں کے واقعہ کف اور واقعہ خضر و موسیٰؑ بھی ہیں۔ تاکہ عبرت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں چشم بینا دے گریاں نصیب فرمائے۔ آمین

تیرہویں تراویح

آج کا بیان سولہویں پارے کے شروع سے سترہویں پارے کے ربع تک کی تلاوت پر مبنی ہے۔ سورہ کف میں تیسرا واقعہ ذوالقرنین بادشاہ کا ہے۔ وہ بڑا صاحب اقتدار اور وسیع سلطنت کا مالک تھا لیکن ساتھ ہی نیک اور عادل بھی تھا۔ اس کے دور حکومت میں باج و داماج و ج کی قومیں فساد اور بدمعاشی کا باعث بنی ہوئی تھیں اس نے ان کی روک تھام کیلئے حد فاصل کے طور پر ایک دیوار لوہے اور تانبے کی آمیزش سے تعمیر کرائی لیکن لوگوں کو متنبہ کر لیا کہ لوگو! گو یہ دیوار اللہ کی رحمت سے مضبوط اور مستحکم ہے لیکن ہر فانی شئی کی طرح یہ بھی فانی اور مٹنے والی ہے اسلئے نیک عمل کرو اور بندگی میں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو ارشاد ہے فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا۔

اس کے بعد سورہ مریم شروع ہوتی ہے۔ یہ سورہ حضرت زکریا کے ذکر سے شروع ہوتی ہے۔ اللہ نے بڑھاپے کے عالم میں ان کو اولاد عطا فرمائی تھی۔ ان کے بیٹے حضرت یحییٰ بہت نرم دل اور بڑی زبردست قوت فیصلہ کے مالک تھے پھر حضرت مریم کے یہاں بغیر باپ کے معجزانہ طور پر حضرت عیسیٰ کی پیدائش کا ذکر ہے۔ اور بھی کئی پیغمبروں کا تذکرہ فرمایا گیا ہے۔ مقصود یہ ہے کہ تمام انبیاء ایک ہی دین لیکر آئے تھے اور وہی دین حضور لیکر تشریف لائے تھے لیکن نبیوں کے گزر جانے کے بعد امتوں نے اپنے اندر بگاڑ پیدا کر لیا اور مشرک ہو گئیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی شان نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے یہ انتہائی گمراہ کن ہے اور اللہ کے عذاب کو دعوت دیتی ہے۔ اس کے بعد سورہ طہ شروع ہوتی ہے ارشاد باری ہے کہ اے نبی قرآن اسلئے نازل نہیں کیا گیا کہ آپ کو پریشانی میں مبتلا کر دیا جائے۔ مَا أَنزَلْنَاهُ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْتَقِيَ اور نہ یہ کہا گیا کہ نہ ماننے والوں سے منوا کر ہی چھوڑیں۔ قرآن تو بس ایک نصیحت ہے اور یاد دہانی کرنے والی کتاب ہے جس کے دل میں خدا کا خوف ہو اور

جو اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے چٹنا چاہے وہ سیدھا ہو جائے۔ موسیٰ اور کوہ طور کا واقعہ، موسیٰ اور معجزہ، عصا اور ید بیضا، موسیٰ کی فرعون کے گھر میں پرورش کا ذکر، موسیٰ کا دربار فرعون میں پہنچنا اور جادو گروں سے مقابلہ کا ذکر، موسیٰ کا شہر سے نکل جانا، فرعون کا تعاقب اور بلا آخر اپنے لشکر سمیت غرق ہونا، بنی اسرائیل کا وعدہ خلافیوں اور نافرمانیوں میں حد سے بڑھ جانا حتیٰ کی پھڑے کو خدا بنا لینا، قیامت کا ذکر، نماز کی تلقین فرما کر اخیر میں فرمایا گیا کہ دنیا میں کافروں کو عیش و عشرت کے جو سامان دیئے گئے ہیں انکی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھو، اللہ کی دی ہوئی روزی بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔ پھر سورہ انبیاء کا آغاز ہوتا ہے اس سورۃ میں مسلسل کئی انبیاء کا تذکرہ ہے اس لئے اس کو سورۃ الانبیاء کہا گیا۔ روز قیامت اور حساب و کتاب کی تیاری سے غفلت پر تنبیہ کی گئی ہے۔ قرآن کے ذریعہ لوگوں کو ہر قسم کی نصیحت و فہمائش کر دی گئی ہے۔ اب سب اپنا برا بھلا انجام سوچ لیں۔ اللہ کے غصہ اور غضب سے چانے والا کوئی نہیں، فرضی معبود اپنے پوجنے والوں کی کیا مدد کریں گے۔ قیامت کے دن رتی رتی کا حساب ہو گا۔ اگر راتی برابر بھی کسی کا عمل ہو گا تو وہ بھی تولا جائے گا۔ اللہ کا عذاب آخری اور فیصلہ کن ہو گا۔ اللہ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین



چودھویں تراویح

آج کا بیان سترہویں پارے کے ربع سے شروع ہو کر اٹھارہویں پارے کے نصف تک کی تلاوت پر مشتمل ہے۔ سورہ انبیاء کی بقیہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم سے حضرت عیسیٰ تک متعدد پیغمبروں کا ذکر فرمایا اور پھر حضور کا ذکر مبارک اس خاص وصف کیساتھ فرمایا ہے کہ اے محمد ہم نے تمہیں سارے جہاں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے ارشاد باری یہ ہے کہ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ مضمون توحید پر سورہ انبیاء کا اختتام ہو رہا ہے کہ قُلْ إِنَّمَا يُوحِي إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمُ إِلَهٌ وَاحِدٌ کہ تمہارا رب معبود ایک ہے سو تم اس کی بندگی کرو اس کے بعد سورہ حج کا آغاز ہوتا ہے۔ اس سورہ شریفہ کی ابتداء بھی قیامت سے فرمائی گئی ہے۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ اس سورہ میں پہلے لوگوں کو کہا گیا ہے کہ اپنے رب سے ڈرو یقیناً قیامت کا زلزلہ ایک بہت بڑی چیز ہے کہ جس روز تم اس زلزلہ کو دیکھو گے تو اس روز یہ حال ہو گا کہ ہر دودھ پلانے والی بیبت اور دہشت کے مارے اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور ہر حاملہ اپنے دن پورے ہونے سے پہلے اپنا حمل ڈال دے گی پھر کمزور یقین مسلمانوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ اپنے ایمان و اعمال میں پختگی پیدا کرو ورنہ بے یقینی سے تمہاری دنیا و آخرت دونوں برباد ہو جائیں گی جو کھلا خسارہ ہے اس کے بعد اہل ایمان کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ اب تمہارا نام مسلم ہے کہ یہی نام حضرت ابراہیم کی امت میں بھی تھا۔ پھر اسکے بعد بیت اللہ کا ذکر فرمایا گیا ہے اور مطالبہ کیا گیا کہ وَلِيَطُوفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ اور طواف کریں اس قدیم گھر کا پھر بعض مناسک حج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ وَمَنْ يُعْظَمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ جو کوئی دین خدا کی ان یادگاروں کی عظمت کریگا یعنی احکام الہی کی پوری پابندی کریگا تو ایسا دل کے تقوے سے ہوتا ہے۔

پھر حج کے موقع پر جانوروں کی قربانی کے سلسلے میں ارشاد باری ہے کہ لَنْ

يُنَالِ اللَّهُ لِحُومِهَا وَلَدِمَاءَ هَا وَلَكِنْ يُنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ۔ جو قربانی تم دیتے ہو اس کا خون اور گوشت ہم تک نہیں پہنچتا ہمارے پاس تو تمہارا تقویٰ اور پرہیزگاری پہنچتی ہے۔ پھر سورۃ کے آخر میں فرمایا گیا ہے کہ اے ایمان والو رکوع کرو سجدہ کرو اور بندگی کرو اپنے رب کی اور بھلائی کرو تاکہ تم اپنی فلاح کو پہنچو اور اللہ کے کاموں میں خوب کوشش کیا کرو جیسا کرنے کا حکم ہے وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ تم پر دین میں کسی قسم کی کوئی تنگی نہیں تم اپنے باپ ابراہیم کی ملت پر قائم رہو اس نے تمہارا لقب مسلمان رکھا ہے۔ پہلے بھی اور اس قرآن میں بھی تاکہ تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ گواہ ہو سو تم نماز کی پابندی رکھو، زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ کی رستی کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔ وہ تمہارا کارساز ہے، سو کیا اچھا کارساز ہے اور کیا اچھا مددگار ہے۔ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ اس کے بعد سورۃ مومنوں کا آغاز ان مسلمانوں کے ذکر سے ہوتا ہے جو صحیح عقائد اور ایمان ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ کی عبادت اس کے احکام کی تعمیل اور تمام انسانوں کے حقوق ادا کرتے ہیں فرمایا کہ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ عبادت کی ادائیگی خلوص سے کیا کرو۔ امانتوں اور عہد و پیمان کی حفاظت کرو، بے حیائی کے کاموں سے دور رہو، یہی دنیا اور آخرت کی فلاح کی راہ ہے اوصاف مومنین کے ذکر کے بعد اللہ نے اثبات توحید کیلئے ایک کھلی نشانی یعنی تخلیق انسانی کا ذکر فرمایا اور ہر آسمان، زمین، پانی، نباتات، چوپایوں اور ان کے پیٹ سے نکلنے والی چیزیں یعنی دودھ اور اس کے بہت سے فائدے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قدرت کاملہ اور رحمت واسعہ پر استدلال کر کے لوگوں کو دعوت دی تاکہ وہ توحید کا اقرار کریں۔ اور راہ عبادت میں گامزن ہوں پھر حضرت نوح کا ذکر کر کے فمائش کی گئی کہ نجات اتباع رسول میں ہے۔ اہل ایمان غرور سے اپنے اعمال کو ضائع نہیں کرتے ان کے دل اس خیال سے کانپتے ہیں کہ انھیں اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے وہ نیکی کے کاموں میں مسابقت کرتے ہیں۔ اُولَٰئِكَ يَسْرِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ۔ آگے ارشاد باری ہے کہ ہم کسی شخص پر اس کی بہت سے زیادہ کام کا بار نہیں

ڈالتے۔ اے نبیؐ یہ مخالفین اپنی عادت سے باز آنے والے نہیں یہاں تک کہ ان کو موت آجائے گی۔ سو اس وقت بچھتا شروع کرینگے مگر یہ آخری وقت کا بچھتا واکام نہ آئے گا۔ اس کے بعد ۲۴ نمبر کی سورۃ جو سورۃ نور سے موسوم ہے اس سورۃ میں مسلم معاشرے کو اخلاقی اقدار عطا فرمائی گئی اور معاشرتی ضرورتوں کیلئے اخلاقی و قانونی احکام و ہدایات نازل فرمائیں ہیں چنانچہ سورۃ کا خلاصہ ۱۲ نکات میں کیا جا رہا ہے۔

(۱) زنا کی سزا خواہ مرد ہو یا عورت سو کوڑے ہیں۔

(۲) بدکاروں کا خواہ مرد ہو یا عورت مقاطعہ (بایکاٹ) کیا جائے اور ان سے نکاح بھی نہ کیا جائے۔

(۳) زنا کا بہتان لگانے اور ثبوت نہ پیش کرنے کی سزا اسی (۸۰) کوڑے ہیں۔

(۴) بیوی اور شوہر میں سے اگر ایک دوسرے پر بدکاری کا الزام لگائے اور ثبوت موجود نہ ہو تو چار مرتبہ اللہ کی قسم کھائیں کہ وہ سچے ہیں اور ۵ ویں مرتبہ کہیں کہ اگر وہ جھوٹے ہو تو ان پر اللہ کی لعنت ہو۔

(۵) نیک مرد نیک عورتوں کیلئے اور نیک عورتیں نیک مردوں کیلئے الطَّيِّبَاتِ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ اسی طرح خبیث مردوں اور خبیث عورتوں کا ساتھ ہے توجو فحش باتوں کی تشہیر کریں وہ لوگ سزا کے مستوجب ہیں۔

(۶) جب تک ملزم کے خلاف ثبوت نہ مل جائے وہ بے گناہ سمجھا جائے۔

(۷) بغیر اجازت ایک دوسرے کے گھروں میں داخل نہ ہوں۔

(۸) مرد بھی اور عورتیں بھی نہ ایک دوسرے کو گھور گھور کر دیکھیں اور نہ تاک جھانک کریں۔

(۹) عورتیں سنگھار کر کے نا محرموں کے سامنے نہ آئیں اور انکو اپنا سینہ ڈھک کر رکھنا چاہئے۔

(۱۰) اسلام میں مجرذ زندگی ناپسند ہے۔

(۱۱) خلوت کے اوقات میں گھروں کے اندر کمروں میں بڑے تو کیا بچے بھی داخل نہ ہوں۔

(۱۲) اپانچ اور معذور آدمی اگر کھانے کی چیز کسی کے یہاں سے بغیر اجازت بھی کھالے تو اسکا شمار چوری اور خیانت میں نہ ہوگا۔

اور پھر دوسرے رکوع میں واقعہ اُفک ہے جس میں منافقین نے حضور کو تکلیف پہونچانے کیلئے حضرت نبی ملی عائشہ صدیقہ کی بہتان تراشی کی تھی جس کی اللہ نے سورہ نور میں تردید فرمائی ہے اور یہودہ بجواس کرنے والوں کی مذمت فرمائی۔ ہے اور تنبیہ فرمائی ہے کہ اگر تم مومن ہو تو آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تعلیمات اسلامیہ پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور بدکاری، فحش کاری، بد نظری، تعصب، بہتان تراشی جیسی معصیت سے حفاظت فرمائے۔ آمین

حَمْدُكَ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ
سُبْحَانَكَ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ

پندرہویں تراویح

آج کا بیان اٹھارہویں پارے کے نصف سے انیسویں پارے کے ثلث تک کی تلاوت پر مشتمل ہے پہلے مومنوں کو خطاب کر کے کہا گیا کہ تم شیطان کے نقش قدم پر مت چلو جو شیطان کے نقش قدم کی اتباع کریگا تو وہ بے حیائی اور نامعقول ہی کام کرنے کو کہے گا۔

پھر فرمایا کہ ہم نے تم لوگوں کی ہدایت کے واسطے تمہارے پاس واضح احکامات بھیجے ہیں اور جو لوگ تم سے پہلے گزرے ہیں ان کی بعض حکایات اور خدا سے ڈرنے والوں کیلئے نصیحت کی باتیں بھیجیں ہیں ارشاد ربانی ہے۔ وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ آيَاتٍ مَثْبُوتَاتٍ وَمَثَلًا مِّنَ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ اللہ تو زمین اور آسمان کا نور ہے، مومن تو وہی ہے جو اللہ کے نور کو اپنے لئے رہنمائی سمجھے اور دل سے رسول کی اتباع کرے۔ رسول کی مخالفت تم کو کسی فتنے میں گرفتار کر سکتی ہے۔

اب سورہ فرقان شروع ہوتی ہے جس کے آغاز میں فرمایا گیا کہ بڑی عالیشان ہے وہ ذات جس نے یہ فیصلہ کی کتاب یعنی قرآن مجید اپنے خاص بندے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی تاکہ وہ تمام دنیا جہاں والوں کیلئے ایمان نہ لانے کی صورت میں عذاب الہی سے ڈرانے والا ہو اخیر میں ارشاد باری یہ ہے کہ اے نبی تمہارا رب تمہاری مدد کے لئے کافی ہے۔ آپ لوگوں سے کہدیں کہ میں تبلیغ دین کی تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا میری اجرت تو بس یہی ہے کہ تم سیدھا راستہ اختیار کرو اور ایک ایسے نیک بندے بنو جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں جہالت کے کاموں سے بچتے ہیں اور اگر کوئی جاہل ان کے منہ آئے تو اس کو سلام کر کے الگ ہو جاتے ہیں۔ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِينَ يَمْنَحُونَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا

مومن کیلئے اعلیٰ اجر مقدر ہے اور جھٹلانے والوں کو اتنی سخت سزا ملے گی کہ جان چھڑانی مشکل ہوگی اس کے بعد سورہ شعراء شروع ہوتی ہے جس میں حضرت موسیٰ اور فرعون کا واقعہ، حضرت ابراہیم کی دعوتِ اسلامی قوم نوح و عاد و ثمود کی سرکشی اور ہلاکت کم تاپنے تو لے والوں کا انجام بد شاعروں کی ہرزہ سرائی اور پریشان خیالی اور بعض سنیاں کا ذکر ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اے نبی اگر کچھ لوگ ایمان نہیں لاتے تو تم ان کے غم میں اپنی جان کو مت گھاؤ بے شک ہم ایسی نشانیاں نازل کر سکتے ہیں جن کے آگے منکروں کی گردنیں جھک جائیں لیکن چونکہ یہ لوگ حق کو اب جھٹلا چکے ہیں اسلئے انھیں اپنے کئے کی سزا عنقریب مل جائیگی۔

اسکے بعد اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ اور دیگر کئی انبیاء مثلاً حضرت ابراہیم، حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت لوط، حضرت شعیب تقریباً واقعات کا ذکر فرماتے ہیں۔ کیونکہ ہر واقعہ میں رہنمائی اور ہدایت پانے والوں کی نشانیاں ہیں لیکن منکروں میں سے اکثر نہیں مانتے انھیں جلد اس چیز کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ جس کا وہ مذاق ازار ہے ہیں۔ قرآن حکیم کو کیوں نہیں دیکھتے جو خود انکی زبان میں نازل فرمایا گیا ہے۔ اے مخاطبوا! کیا تم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے ساتھی ایسے ہی نظر آتے ہیں جیسے شاعر اور ان کے ساتھی ہوتے ہیں کیا واقعی قرآن مجید تم کو کسی جن یا شاعر کا کام معلوم ہوتا ہے۔ شاعروں کی پیروی تو ہمیشہ ہوئے لوگ کرتے ہیں۔ اے لوگو! کیا تم نہیں دیکھتے کہ شعراء تو ادھر ادھر بھٹکتے پھرتے ہیں اور جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں۔ وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ۚ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ۚ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ۚ

ہاں بلکہ ان شعراء میں سے جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے یعنی خلاف شرع نہ ان کا قول ہے نہ فعل اور ان کے اشعار میں یہودہ مضامین نہیں ہیں اور انھوں نے کثرت سے اللہ کا ذکر کیا ہے تو ایسے لوگ مستثنیات میں سے ہیں اسی پر سورہ شعراء کا اختتام اور بعد ازاں سورہ نمل کا آغاز ہو رہا ہے۔ سورہ نمل کا آج ایک رکوع تلاوت کیا گیا ہے۔ پوری سورہ میں قرآن ہدایت و خوشخبری ہے اہل ایمان کیلئے اس

مناسبت سے حضرت موسیٰ کو پیغمبری مل جانے کا ذکر حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کا تذکرہ اور قوم ثمود و لوط پر عذاب آنے کا ذکر چنانچہ پہلے رکوع میں ارشاد ہے کہ قرآن مجید سرچشمہ ہدایت اور مخزن بشارت ہے ایمان لانے والوں کیلئے تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٌ مُبِينٌ هَذِي وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ مومن وہ ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں جو زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر پورا یقین رکھتے ہیں۔ ہم نے منکرین کے اعمال انکی اپنی نظر میں مرغوب بنا دیئے ہیں تاکہ وہ جہل مرکب میں مبتلا ہو کر مستقل خسارے میں رہیں۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَهُمْ سُوءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْخَاسِرُونَ ہ بلاشبہ قرآن مجید ایک حکیم اور علیم ہستی کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ وَأَنْتَ لَتَلْقَى الْقُرْآنَ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں آپ کو اتباع نبوی کا ذوق سلیم نصیب فرمائے ہر نافرمانی سے عموماً اور خصوصاً ایسی نافرمانی سے حفاظت فرمائے جو قوموں اور بستیوں بلکہ ملکوں کی تباہی و عذاب کا سبب بنی قرآن کریم کو سرچشمہ ہدایت اور دستور حیات ماننے کی توفیق صالح نصیب فرمائے۔ آمین

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ یہ ساری باتیں آپ کے دل پہ لکھی جائیں اور آپ ان سے استفادہ فرمائیں۔ آمین

سولہویں تراویح

آج کی تراویح میں انیسویں پارے کے ثلث سے ۲۰ ویں پارے کے اختتام تک کی تلاوت ہوئی ہے۔ سورہ نمل میں اللہ نے تفصیل کیساتھ حضرت داؤدؑ و سلیمانؑ کا ذکر بایں الفاظ شروع فرمایا ہے کہ وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ عِلْمَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی نے خصوصیت کیساتھ انھیں جانوروں کی بولیوں کی سمجھ عطا فرمائی تھی عَلَّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَأَوْتَيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِسی طرح جنات، انسان اور پرندوں پر پورا پورا قابو عطا فرمایا تھا۔ ان واقعات میں سمجھداروں کیلئے اللہ کی قدرت کی بڑی نشانیاں ہیں۔ ارشاد باری ہے کہ اے نبی لوگوں کو بتا دیجئے اللہ کے سوا زمین اور آسمانوں میں کسی کو غیب کا علم نہیں ہے اور یہ بات صرف اللہ کے علم میں ہے کہ لوگ کب اٹھائے جائیں گے۔ ارشاد ربانی صاف صاف ہے کہ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبُ اِلَّا اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّٰنَ يَنْبَغْتُوْنَ ؕ کفار کے دل سے آخرت کا یقین ختم ہو گیا ہے اور وہ حقیقت کی طرف سے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا بَلٰ شَبَّ اللّٰهُ جَانِتًا ہے کہ ایسے لوگوں کے سینے میں کیا چھپا ہوا ہے۔ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يَغْلِبُوْنَ پھر آخر سورۃ میں قیام قیامت کی منظر کشی بڑی عبرت آمیز انداز میں فرمائی گئی ہے کہ جس دن صور پھونکا جائے گا تو سب گھبرا جائیں گے اور سب کے سب اللہ کے سامنے دبے جھکے حاضر ہونگے۔ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ؕ اور پہاڑ بادلوں کی طرح اڑے اڑے پھرینگے۔ یہ بات بالکل یقینی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب افعال کی پوری پوری خبر ہے اور جو شخص نیکی کریگا اسکو اس سے بہتر بدلہ ملے گا۔ اور جو کوئی برائی کریگا وہ اوندھے منہ آگ میں ڈالا جائے گا۔ وَمَنْ جَاءَ بِالْسَيِّئَةِ فَاَكْبَتْ وَجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ پھر حضور کو مخاطب کر کے فرمایا جارا ہا

ہے کہ ومارئیک بغافل عما تعملون کہ تیرا رب بے خبر نہیں ہے ان کاموں سے جو تم کرتے ہو۔ پھر سورہ قصص کی ابتدا ہو رہی ہے جس میں حضرت موسیٰ کی بعثت، فرعون کی ہلاکت کا پورا واقعہ، پھر قارون کی بے پایاں دولت، اس کا غرور و تکبر، پھر اس کا مع اپنی تمام دولت کے زمین میں دھنس جانے کا ذکر فرما کر اللہ تعالیٰ حضورؐ سے ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم یہ معلومات آپکو اسلئے پہونچاتے ہیں کہ آپ نافرمانوں کو متنبہ کر دیں، شاید کہ وہ ہوش میں آجائیں اور ایمان لے آئیں۔ ورنہ اپنی بد اعمالی کی بدولت ضرور کسی وبال میں گرفتار ہو جائیں گے پھر منکرین کی بڑے اچھوتے اور انوکھے انداز میں فہمائش کی گئی کہ اے نبی آپ ان منکرین سے پوچھیں کہ انھوں نے کبھی اس حقیقت پر غور کیا کہ اللہ تعالیٰ اگر ہمیشہ کیلئے ان پر رات کی تاریکی طاری فرمادیں تو اللہ کے سوا ہر کوئی جو ان کو اس تاریکی سے نکال کر روشنی میں لے آئے۔ اسلوب قرآن ملاحظہ ہو قل اراء ینتم ان جعل اللہ علیکم الیل سزمدا الی یوم القیامۃ من الہ غیر اللہ یا تینکم بضیاء۔ اسی طرح اسکے برعکس اگر اللہ تعالیٰ ہمیشہ دن کی روشنی کو برقرار رکھے تو اللہ کے سوا کون ہے جو انھیں سکون بخش رات نصیب کرے یہ اللہ کی رحمت ہے کہ اس نے دن اور رات بنائے تاکہ روزی تلاش کریں۔ اور سکون حاصل کریں اور اپنے رب کے شکر گزار بندے بنیں۔ اے نبی لوگوں کی ہدایت کا کام انجام دیتے رہیں اور مخالفین کی مزاحمت کی فکر نہ کریں۔ دنیا کی ہر شے فانی ہے، اسی مناسبت سے واقعہ قارون کو عبرت پذیری کیلئے پیش فرمایا گیا کہ وہ مال و متاع کی کثرت کے سبب مفرور ہو گیا تھا حالانکہ اسکی برادری نے اسکو وعظ و نصیحت کی کہ تو اس مال و دولت پر نہ اترا۔ اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ اِنَّ اللہَ لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ۔

ایک بار قارون اپنی تمام تر آرائش و زیباش کے ساتھ اپنی برادری کے لوگوں کے سامنے نکلا چنانچہ اسکی حالت دیکھ کر دنیا پرست اور ہائے دنیا کے خوگر بول اٹھے کہ : یلینیت لنا مثل ما اوتیتی قارون جس کا حاصل یہ ہے کہ کیا خوب ہوتا کہ ہم کو بھی وہ ساز و سامان اور مال و متاع ملا ہوتا جیسا کہ قارون کو ملا ہے لیکن اسکے

بالمقابل جن لوگوں کو دین کا فہم عطا ہوا تھا وہ ان حریص لوگوں سے کہنے لگے۔ اے لوگو! تم اس دنیائے فانی پر فریفتہ ہوتے ہو حالانکہ اللہ کے گھر کا ثواب اس سے ہزار درجے بہتر ہے۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ نے قارون اور اس کے محل کو اس کے تکبر اور حقوق واجبہ کی ادائیگی کے انکار کے سبب زمین کو دھنسا دیا اور اس کے کبر و نخوت کو چکنا چور کر دیا، معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ باقی ہے اور اس کے علاوہ سب فانی ہے۔ چنانچہ مضمون توحید پر سورہ کی تکمیل فرمائی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ پکارو اللہ تعالیٰ ہی معبود ہے۔ اللہ باقی ہے اور اس کے علاوہ سب فانی ہے۔ اسکی فرماں روائی ہر جگہ ہے سب کو اسکی طرف لوٹنا ہے۔ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ مَا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ۚ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

اسکے بعد سورہ مشکوٰۃ شروع ہوتی ہے۔ جس میں مخلصین مومنین اور منافقین صادقین اور کاذبین کے درمیان فرق بڑے حسین پیرایہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ اور انبیاء سابقین کا تذکرہ بھی ہے۔ چنانچہ ارشاد الہی ہے کہ کیا لوگ اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ انکے صرف یہ کہہ دینے سے کہ وہ ایمان لے آئے ہیں ہم ان کی آزمائش نہیں کریں گے۔ أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ۚ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۚ سَخَتْ وَتَقَعَتْ آثَارُ مَا هِيَ ۚ تَلَوْنَهَا وَمَنْ جُوعٍ بِهَا ۚ وَإِن يَنْقُرُوا بِهَا آذَانَ الْغَنَاقِ ۚ وَمَنْ يَنْقُرْ بِهَا آذَانَ الْغَنَاقِ ۚ وَمَنْ يَنْقُرْ بِهَا آذَانَ الْغَنَاقِ ۚ وَمَنْ يَنْقُرْ بِهَا آذَانَ الْغَنَاقِ ۚ

سخت وقت آتا ہے وہ تمہارے صبر و تحمل کا امتحان ہوتا ہے اسی طرح ہم اہل ایمان کو بھی جان لیتے ہیں اور جھوٹوں کو بھی پرکھ لیتے ہیں۔ یہ سچ اور حق ہے کہ ہم نے تمہیں مال باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے لیکن اگر وہ تمہیں شرک پر مجبور کریں اور تمہارے ایمان میں خلل ڈالیں۔ تو تم ان کا کھامت مانو ارشاد نبوی بھی ایسا ہی ہے۔ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ ۚ كَافِرٌ مَنِ اتَّبَعَ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ ۚ إِنَّهُ كَانَ كَاذِبًا ۚ

کہ ہمارے طریق کی پیروی کرو ہم تمہارے گناہ سمیٹ لیں گے۔ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا سَبِيلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطَايَاكُمْ ۚ وَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۚ

وہ جھوٹے ہیں کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اس کے بعد والے رکوع میں حضرت نوح کا واقعہ بیان فرمایا ہے کہ وہ نوسو پچاس برس تک اپنی امت کے درمیان فرائض پیغمبر ادا کرتے رہے مگر قوم نافرمان تھی اور بلا آخر عذاب طوفان میں مبتلا ہو کر

ہلاک ہو گئی۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم، حضرت لوط اور حضرت شعیبؑ کی امتوں کی
 ہلاکتوں کا ذکر ہے، ان کی گمراہی، بد اعمالی اور فحش حرکات کی وجہ سے عذاب الہی نازل
 ہوا اور ہلاکت کا سبب بنے ان واقعات میں مومنین اور عقل رکھنے والوں کیلئے نصیحت ہے
 اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ اللہ تعالیٰ خوف الہی کی دولت سے مالا مال
 فرمائے تو اضع انکساری بجز فروتنی سے ہمکنار فرمائے تکبر و فخر و مباہات سے حفاظت
 فرمائے دولت تو حید سے سرشار فرمائے عذاب سے حفاظت فرمائے مقام ابتلاء و امتحان
 میں صبر و ثبات قدمی نصیب فرمائے۔ آمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ
 خَلَقَ السَّمٰوٰتِیْنَ
 وَالدَّارِیْنَ اُولٰٓئِکَ
 اَعْدَدَ لَہُمْ اَجْرًا
 عَظِیْمًا ۝ الَّذِیْ
 یُخَوِّضُ الْغَیْبَ ۝
 الَّذِیْ یُخْرِجُ الْحَیَّ
 مِنَ الْمَوْتِ ۝ الَّذِیْ
 یُخْرِجُ الْمَوْتَیَّ
 مِنَ الْحَیِّ ۝ الَّذِیْ
 یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ
 الْمَوْتِ ۝ الَّذِیْ
 یُخْرِجُ الْمَوْتَیَّ
 مِنَ الْحَیِّ ۝

سترہویں تراویح

اب تک سو پارے کی ترتیب سے ۲۰ پارے الحمد للہ مکمل ہوئے
اب آج سے ایک پارہ تراویح میں سنایا جا رہا ہے۔ چنانچہ آج کا خلاصہ ۲۱ ویں پارے پر
مشمول ہے جو سورہ عنکبوت کے آخری تین رکوع سورہ روم، سورہ لقمان، سورہ سجدہ
اور سورہ احزاب کے ابتدائی تین رکوع پر مشتمل ہے گویا کل ۱۹ رکوع تلاوت لئے گئے۔
ارشاد ربانی: اَنْتُمْ مَا اَوْحٰی الْبَیِّنَاتُ مِنْ الْکِتَابِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ
اے نبی! تلاوت قرآن مجید کیا کیجئے اور نماز قائم کیا کیجئے بلاشبہ نماز بخش باتوں اور برے
کاموں سے روکتی ہے۔ اہل کتاب سے مباحثہ کرنے میں خوش اسلوبی اختیار کریں تاکہ
آپ کی بات ان لوگوں کے دل میں اتر جائے اور ان سے کہیئے کہ اے اہل کتاب! ہم جس
طرح اپنی کتاب پر ایمان رکھتے ہیں اسی طرح تمہاری کتابوں پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔
ہمارا تمہارا معبود ایک ہی ہے اے نبی آپ تو پڑھ لکھے نہیں ہیں پھر یہ لوگ
کیوں شک میں پڑے ہوئے ہیں کہ قرآن آپ نے خود تصنیف کر لیا۔ قرآن تو وحی
کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی کتاب ہے۔

ارشاد باری ہے کہ اے میرے وہ بندو! جو ایمان لائے ہو، میری زمین بہت
وسیع ہے ڈر اور خوف کی کوئی بات نہیں ہے جہاں چاہو وہاں جا کر میری بندگی کر سکتے ہو۔
یَعْبَادِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ اَرْضِیْ وَاَسْعٰ فَاٰیٰی فَاغْبِذُوْنَ۔ آخر لوٹ
کر تم سب کو ہمارے ہی پاس آنا ہے آگے چل کر مضمون جنت کو ذکر کرتے ہوئے مسئلہ
رزق کو اٹھایا گیا ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ رزق کا اصل ذریعہ اور منبع حق تعالیٰ کی عطا
ہے۔ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جدوجہد کرنے والوں کی ہدایت اللہ کی طرف سے ہوتی
ہے۔ وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیْهُمْ سَبْلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ
اس کے بعد سورہ روم شروع ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اگرچہ اس
وقت ایران کے خلاف جنگ میں رومیوں کو شکست ہو گئی ہے لیکن چند سال کے اندر وہ

اے لوگو! سود کے لین دین سے تمہاری دولت بڑھتی نہیں کیونکہ حرام کمائی میں برکت نہیں ہوتی خیر و برکت تو اس مال میں ہوتی ہے جس میں زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے۔
وَمَا آتَيْنٰكُمْ مِنْ رَّبٍّ اَلِيْزٍ بَوَاقِيْ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَزْبُجُوْا عِنْدَ اللّٰهِ۔

اے نبی! نہ ماننے والوں کو خواہ تم کسی طرح سمجھاؤ وہ ماننے والے نہیں ان کے دلوں پر جہالت کی مہریں لگا دی گئی ہیں۔ كَذٰلِكَ يَطۡغِبُ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوۡبِ الَّذِیۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ گویا پوری سورہ روم میں تین مرکزی مضامین ہیں: (۱) مقصد تخلیق موجودات۔ (۲) دلالت کو حید (۳) اسلام ایک فطرت ہے پھر سورہ لقمان کا آغاز ہوتا ہے ابتداء میں فرمایا گیا۔ قرآن ہدایت و رحمت ہے نیکی کرنے والوں کیلئے۔

پھر تقابلہ ان کا ذکر کیا گیا ہے جو لہو و لعب کی باتوں کے طلب گار ہیں فرمایا کہ یہ باتیں اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والی ہیں۔ پھر آثارِ فطرت کے ذریعہ پیغامِ توحید دیا گیا۔ پھر لقمان اور لقمان کی دانائی کا ذکر کیا گیا۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنْ اشْكُرْ لِلَّهِ إِنْ شَكَرَ لَهُ يَزِدْهُ مِنْهُ وَإِنْ كَفَرَ يُمْسِكْهُ سَيْدَتُهُ وَهُوَ كَافِرٌ ۖ

اے لوگو! اللہ کے غضب سے بچو اور روزِ حساب سے ڈرو جب کوئی باپ اپنے بیٹے کی مدد نہ کر سکے گا۔ غرور کی چال نہ چلو اور لوگوں سے منہ پھیر کر نفرت سے بات نہ کرو، اور نرمی سے گفتگو کرو کیونکہ آوازوں میں سب سے کرخت آواز گدھے کی ہوتی ہے پھر مخلوق پر اللہ تعالیٰ کے انعامات و احسانات کا ذکر کر کے دوسری مرتبہ توحید کی دعوت دی گئی آخر سورۃ میں فرمایا گیا کہ قیامت کب آئے گی اس کا علم اللہ ہی کو ہے اور

وہی اپنے علم کے موافق مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ حاملہ کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا عمل کریگا اور یہ بھی کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین پر مرے گا۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ اللہ ہی سب جاننے والا، خبر رکھنے والا ہے اس کے بعد سورہ سجدہ شروع ہوتی ہے جس میں حقانیت قرآن اور اثریت انسان کو خصوصیت سے ذکر کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ یہ کیسی عجیب منطق ہے کہ ہم اس وسیع کائنات کو تو تخلیق کرنے کی قدرت رکھتے ہیں لیکن قرآن کو بقول منکرین نہیں نازل کر سکتے ہیں تو یہ لوگ حماقت کی وجہ سے اپنے رب کی نشانیوں کے منکر ہو جاتے ہیں کتنے ظالم ہیں وہ لوگ جن کے پاس ان کے رب کی ہدایت پہنچے اور وہ اس سے منہ پھیر لیں۔ ایسے لوگوں سے ضرور بدل لیا جائیگا۔ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ إِنَّهُمْ مُّنتَظِرُونَ۔

پھر سورہ احزاب شروع ہوتی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے کہ آپ کافروں اور منکروں کا کمانہ ماننے آپ کے پروردگار کی طرف سے جو حکم آپ پر وحی کیا جاتا ہے اس پر چلئے پھر فرمایا کہ ہم نے کسی شخص کے بدن میں دودل نہیں رکھے اور نہ کسی کی بیوی کو اس کی ماں کا درجہ دیا ہے اور نہ منہ بولے بیٹے حقیقی بیٹوں کے برابر ہوتے ہیں۔ منہ بولے بیٹے اپنے اصلی باپ کی نسبت سے پہچانے جانے چاہئے۔

أَذْعُوهُمْ لِأَنَّهُمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ۔ نبی کی بیویاں امت کی مائیں ہیں ان سے نکاح حرام ہے۔

جو شخص جہاد کے ڈر سے، موت کے ڈر سے بھاگتا ہے وہ ایمان سے خالی ہے اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو ضائع فرمادیگا۔ أُولَٰئِكَ لَمْ يُوْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللّٰهُ أَعْمَالَهُمْ خیر میں فرمایا گیا کہ اے لوگو! اللہ کا رسول تمہارے لئے بہترین نمونہ ہیں ان کی پیروی کرو۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ سِّمَّاهُمْ اللہ تعالیٰ اور آخرت پر پورا پورا یقین رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تعلیمات اسلامیہ کا خوگر بنائے اللہ تعالیٰ پر توکل اپنے کو اسلامی ڈھانچے میں ڈھالنے کی ہمت نصیب فرمائے اور کامل اتباع رسول کی توفیق ہو۔

اٹھارویں تراویح

آج کی تراویح ۲۲ ویں پارے کی تلاوت پر مشتمل ہے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی ازواج سے رنجیدہ اور ملول ہونے کا واقعہ ارشاد ہے۔ اے نبی کی بیویوں تمہارا مرتبہ عام عورتوں سے بلند ہے تم بات سیدھی کیا کرو اور زیب و زینت کی نمائش نہ کرو اور قرآن و سنت میں جو اللہ کے احکام اور دانائی کی باتیں ہیں انہیں سیکھو یاد کرو اور دوسروں کو سکھاؤ تکلیفیں اٹھا کر اور سختیاں جھیل کر اللہ کے حکموں پر چلنے اور قائم رہنے والوں کی فضیلت کا ذکر ہے عورت ہو یا مرد، اللہ کے یہاں کسی کی محنت و کوشش ضائع نہیں کی جاتی پھر عام لوگوں کو خطاب کر کے ارشاد ہوتا ہے کہ اے لوگو! محمد مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں اور وہ اللہ کے آخری نبی ہیں ان کے بعد اب اور کوئی نبی نہیں آئیگا۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ۔

ہم نے اپنے نبی کو ہدایت کا روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے اور ہم اور ہمارے فرشتے ان پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجا کرو۔

اسکے بعد نکاح، طلاق، عدت اور پردے کے بعض معاشرتی احکام نازل فرمائے ہیں اس کے بعد فرمایا کہ اللہ سے ڈر کر درست اور سیدھی بات کہنے والے کو بہترین اور مقبول عام کی توفیق ملتی ہے۔ اللہ کی اور رسول کی پیروی میں ہی حقیقی کامیابی کا راز پنہاں ہے جو بوجھ آسمان و زمین اور پہاڑوں سے نہ اٹھ سکتا تھا وہ انسان نے اپنے ناتواں کاندھوں پر اٹھا لیا۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ۔ مشرکین منافقین پر لعنت فرمائی ہے اور اللہ کی صفت مغفرت و رحمت سے اس پر سورۃ کا اختتام ہوا۔ اس کے بعد سورۃ سبأ شروع ہوتی ہے۔ اللہ کی ذات پاک ہر تعریف کے لائق ہے وہ دانا اور باخبر ہے منکرین کی یہ دلیل جمالت پر مبنی ہے کہ ان کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے ان پر اللہ کا عذاب کیوں نہیں ٹوٹ پڑتا۔

اے نبی! انہیں خبردار کر دیجئے کہ اللہ کا عذاب ان پر اتر کر رہے گا وہ پیچھے

ہوئے ہیں ہم چاہیں تو انہیں پچھلی معتب امتوں کی طرح زمین دوز کر دیں اور ان پر پتھر کی بارش برسائیں ایمان والوں کیلئے اس میں اللہ کی نشانیاں ہیں۔

گزشتہ انبیاء کے واقعات کا ذکر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ارشاد ہوا ہم نے داؤد کیلئے لوہے کو نرم بنا دیا تھا کہ وہ اپنے لئے سامان تیار کریں پہاڑ اور پرند ان کے تابع کر دیئے تھے۔ اسی طرح سلیمان کیلئے تانبے کا چشمہ بہادیا اور ہو اور تخت کو انکے تابع کر دیا تھا۔ اہل سبا پر ان کی ناشکری اور کفر ان نعمت کی بارش میں عذاب نازل کیا اور انہیں سیلاب سے ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد سورہ فاطر شروع ہوتی ہے۔ فرمایا کہ اللہ نے بغیر کسی نمونے کے آسمان وزمین کو پیدا کیا ہم نے فرشتوں کو اپنا پیغام رساں مقرر کیا ہے بعض فرشتوں کے دوبازو ہیں بعض کے تین اور بعض کے چار ہم جس پر اپنی رحمت کے دروازے کھولیں انہیں کوئی نہیں بند کر سکتا اور جس پر بند کر دیتے ہیں انہیں کوئی نہیں کھول سکتا ہے۔ مَا يَفْتَحُ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا۔

آگے فرمایا کہ لوگو! تم شیطان کے مکر و فریب سے بچو وہ تمہارے بد اعمال تم کو خوشنما کر کے دکھاتا ہے تم اسے اپنا دشمن ہی سمجھو۔ لوگو! تم اپنے مال میں سے جو کچھ بھی خیرات کرتے ہو اللہ تم کو اس کا پورا پورا اجر دیتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اللہ غنی ہے۔ اور تعریف کے لائق ہے ہاں بیشک تم اللہ کے محتاج ہو اللہ کو ہر چیز پر قدرت ہے اگر وہ لوگوں کو ان کی بد اعمالی پر گرفت کرتا تو روئے زمین پر ایک تنفس بھی زندہ باقی نہ رہتا مگر وہ اپنے بندوں کو ایک مقررہ وقت تک کیلئے مہلت دیتا ہے۔

اس کے بعد سورہ یس شروع ہوتی ہے۔ اللہ ارشاد فرماتے ہیں اے نبی! ہم نے تمہیں پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اور تم پر قرآن اس لئے نازل فرمایا گیا ہے کہ تم لوگوں کو ہدایت پہنچادو، ہر چند ان میں اکثر ایسے ہیں جن کی عقل پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور انہیں نصیحت کرنا یا نہ کرنا سب برابر ہے نصیحت اور ہدایت سے تو وہ فائدہ اٹھاتے ہیں جو بن دیکھے اللہ کو مانتے ہیں اور ایسوں کی پیروی کرتے ہیں جو اپنی خدمات کا صلہ نہیں مانگتے۔ قرآن کا فرمان ہے: اتَّبِعُوا مَنْ لَا يَسْتَفْئِلُكُمْ أَجْرًا وَهُمْ مُهْتَدُونَ۔

انیسویں تراویح

آج کا بیان تیسویں پارے کے متعلق ہے بقیہ سورہ یٰسین، سورہ صافات، سورہ ص اور سورہ زمر کی تلاوت آج کی گئی ہے۔ ارشاد باری ہے کہ: وَمَالِيَ لَّا اَعْبُدُ اِلَّا فِطْرَتِيْ وَالْيَه تَرْجِعُوْنَ۔ میرے پاس عذر ہی کیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور تم سب کو اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

لوگوں کی یہ حالت قابل افسوس ہے کہ ان کے پاس جو پیغمبر بھی آتا ہے یہ اس کا مذاق اڑاتے ہیں اور اس کو جھٹلاتے ہیں وہ کیوں بھولتے ہیں کہ کتنی ہی نافرمان امتیں ان سے پہلے ہلاک کی جا چکی ہیں ایک دن سب کو اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے۔

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝
وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی کتنی ہی تخلیقی نشانیوں کا تذکرہ فرمایا ہے آخرت کے عذاب سے ڈرایا ہے اور نیک لوگوں کیلئے جنت کے عیش و عشرت کی خوش خبری باریں الفاظ دی گئی ہے کہ: اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغْلٍ فَكِهْوْنٍ ۝

اہل جنت بیٹک اس روز اپنے مشغلہ میں خوش دل ہوں گے آخر میں ارشاد ہے پاک ہے وہ ذات جس کے قبضہ قدرت میں ہر چیز کا پورا اختیار ہے اور سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اس کے بعد سورہ صافات شروع ہوتی ہے اللہ تعالیٰ قسم کھا کر ارشاد فرماتا ہے۔ کہ ساری کائنات کے مالک و مختار وہی ہیں اور ان کا نظام کائنات شیطانی مداخلت سے محفوظ ہے۔ روز قیامت منکرین مع اپنے جھوٹے معبودوں کے دوزخ کا ایندھن بنیں گے۔ مجرموں کی یہی سزا ہے۔

اس کے بعد حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے اسماعیلؑ کی قربانی کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان تھا جس میں باپ اور بیٹا دونوں کامیاب ہوئے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک ذبیحہ بدلے میں دیکر حضرت اسماعیلؑ کو چالیا اور حضرت ابراہیمؑ کی یہ سنت ہمیشہ کیلئے نسلوں میں جاری کر دی گئی ہے۔

وَ اِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ سے حضرت یونسؑ کا واقعہ ہے کہ وہ بغیر اللہ کی اجازت کے بستی والوں سے خفا ہو کر دریا کے سفر پر چلے گئے تھے۔ ایک بڑی مچھلی نے ان کو نگل لیا۔ پھر مچھلی کے پیٹ میں ہی انہوں نے اللہ کے حضور میں توبہ کی جو قبول ہوئی اور مچھلی نے ان کو خشکی پر اگل دیا۔

اس کے بعد سورہ ص شروع ہوتی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے مشرکین مکہ تکبر اور ضد میں مبتلا تھے کہ انہوں نے حق کو ماننے سے انکار کر دیا اور باتیں بناتے ہوئے یکبارگی حضورؐ کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ ارشاد ہوا کہ اس میں تعجب کی کون سی بات ہے کہ ہم نے انہی میں سے ایک پیغمبر ان کی ہدایت کیلئے مبعوث فرمایا ہے۔

کیا منکرین نہیں سمجھتے کہ ان سے پہلے ہم کتنی ہی نافرمان قوموں کو ایسی حرکت پہ ہلاک کر چکے۔ اے نبی! جو نارو باتیں یہ منکر بناتے ہیں آپ ان پر صبر کیجئے۔ پھر داؤد کا واقعہ ذکر فرمایا ہے کہ ان کو اللہ نے بہترین قوت فیصلہ عطا فرمائی تھی انہوں نے ایک تنازعہ کا فیصلہ فرمایا مگر یہ اللہ کی طرف سے ان کا ایک امتحان تھا جس کا فیصلہ کرتے ہی ان کو احساس ہو گیا۔

مجبوراً سجدے میں گر گئے توبہ کی جو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔ پھر ایوبؑ کی سخت بیماری اور ان کے صبر کا واقعہ بیان فرمایا گیا ہے اسی طرح اور کئی پیغمبروں کے واقعات بیان فرمائے گئے ہیں۔ آخر میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ شیطان کو ہم نے قیامت تک کیلئے مہلت دیدی ہے۔ وہ بہکائے گا ضرور، مگر اللہ کے خالص بندے اس کے فریب میں نہیں آئیں گے۔

اس کے بعد سورہ زمر شروع ہوتی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ ایسے لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹے اور کافر ہوں۔

اللہ کسی کو اپنا بیٹا نہیں بناتا وہ واحد اور غالب ہے وہ لوگوں سے بے نیاز ہے ہاں اسے شکر گزار بندے پسند ہیں ہر شخص اپنا حساب دے گا اور کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھایگا سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ قرآن نصیحت اور ہدایت کیلئے نازل فرمایا گیا ہے اور اس میں ایسے مضامین بیان کئے گئے ہیں۔ جن میں ذرا سی جتنی نہیں تاکہ گمراہ لوگ راہ راست پر آجائیں اور برے انجام سے بچیں۔

یسویں تراویح

آج کا بیان چوبیسویں پارے کی تلاوت پر مبنی ہے ارشاد ربانی ہے کہ
فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَّبَ بِالصَّدَقِ إِذْ جَاءَهُ۔

اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ لگائے اور سچی بات کو جھٹلائے
ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور حق کی تصدیق کرنے والوں کا انعام اللہ کے پاس ہے۔
اپنے بندوں کیلئے اللہ کی مدد کافی ہے۔ اَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ۔

اللہ نے قرآن سب ہی انسانوں کی ہدایت کیلئے نازل فرمایا ہے۔ جو سیدھی راہ
اختیار کریگا وہ اپنے فائدے کیلئے کریگا اور جو راہ سے بھٹک جائیگا اس کے بعد بھٹکنے کا وبال
خود اسی پر ہوگا پیغمبر پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

کیا لوگ نہیں جانتے کہ رزق کی تنگی اور کشادگی سب اللہ کی طرف سے ہے۔
منکرین اب بھی توبہ کر لیں اور اللہ کے فرمانبردار بندے بن جائیں۔ اللہ غفور رحیم ہے
اس کی رحمت سے مایوس نہ ہوں اسکے بعد سورہ مومن شروع ہوتی ہے قرآن مقدس
خدا کے عزیز و عظیم کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ اللہ گناہ مٹھنے والے، توبہ قبول کرنے
والے اور سخت سزا دینے والے ہیں۔ قدرت والے ہیں اس کے سوا کوئی خدا نہیں اس
کے پاس سب کو جانا ہے۔ لَّا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ۔

آیات قرآنیہ میں کفار جھگڑا کرتے ہیں مسلمانوں کو ان کی وقتی شان و شوکت
کے فریب میں نہیں آنا چاہئے کفار بلا آخر ہماری گرفت میں آئیں گے اور جہنم کا ایندھن
بنیں گے۔

اے مسلمانو! تم اللہ کو پکارو اور شرک سے بچو رہو خواہ تمہارا یہ عمل کافروں کو
کتنا ہی بُرا کیوں نہ لگے۔ اللہ اپنے پیغمبروں کو اس لئے بھیجتا ہے کہ لوگ خبردار ہو
جائیں۔ اور سخت دن سے ڈریں جب ان کا سب کیا کرایا ان کے سامنے کھول کر رکھ دیا
جائیگا۔ وہ انصاف کا دن ہوگا اور ہر شخص اپنے کئے کا بدلہ پائیگا۔

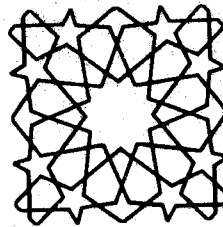
کسی پر کوئی ظلم نہ ہو گا وہاں نافرمانوں کا نہ کوئی دوست ہو گا نہ شفاعت کرنے والا اللہ کا فیصلہ بے لاگ ہو گا۔

اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم اپنے پیغمبروں کی بھی اور ان پر ایمان لانے والوں کی بھی اس دنیا میں مدد فرماتے ہیں۔ اور قیامت کے دن بھی مدد فرمائیں گے۔ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ اٰمَنُوا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ النّٰشِطٰهُ اس لئے بہتر یہی ہے کہ اے لوگو! اللہ کی پناہ مانگو۔ یاد رکھو کہ اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح ایماندار اور بدکار برابر نہیں ہو سکتے مگر لوگ کم ہی سمجھتے ہیں۔

اس کے بعد سورہ حم المسجدہ شروع ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ : سمجھا دوں کیلئے قرآن مجید اچھے اعمال کی وجہ سے خوش خبری اور بُرے اعمال کی سزا کا خوف دلانے والی کتاب ہے۔

اے نبی ! لوگوں کو بتا دیجئے کہ میں تم ہی جیسا ایک عمر ہوں لیکن فرق یہ ہے کہ مجھ پر اللہ کی وحی نازل فرمائی جاتی ہے جس کی وجہ سے میں تمہیں ہدایت کرتا ہوں کہ اللہ واحد ہے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور اسی پر ایمان لاؤ۔ اپنے بُرے اعمال سے توبہ کرو، زکوٰۃ ادا کرو، آخرت پر پورا پورا یقین رکھو جہاں روزِ حساب تمہارے تمام اعضاء تمہارے اچھے اور بُرے اعمال کی گواہی دیں گے۔

اے مسلمانو! اگر شیطان تمہیں بُرائی پر اکسائے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو وہ سب کچھ سنتا ہے اور سب کچھ ہی جانتا ہے۔ عبادت کے لائق صرف اسکی ذاتِ پاک ہے۔



اکیسویں تراویح

آج کامیاب پچیسویں پارے کی تلاوت کے متعلق ہے ارشاد حق جل مجدہ ہے کہ قیامت کا علم کہ وہ کب آئے گی صرف اللہ کو ہے انسان کیسا شکر اے جب اللہ اسے اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے تو غرور کر کے اکثر چلنے لگتا ہے اور جب اس پر کوئی مصیبت پڑتی ہے تو لمبی لمبی دعائیں مانگنے لگتا ہے۔ وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَأْبِجَاجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ۔

جو لوگ قیامت کے برپا ہونے کے بارے میں شک کرتے ہیں وہ یہ حقیقت خوب سمجھ لیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اس کے بعد سورہ شوریٰ شروع ہوتی ہے۔

ارشاد ہوا کہ اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ہے کہ ہم وحی کے ذریعہ سے پیغمبروں کو اپنی کتاب کا علم دیتے ہیں تم شک کرتے ہو اور شرک میں مبتلا ہوتے ہو تو اے مشرک! تمہارا آگناہ اس قدر سنگین ہے کہ اگر آسمان تم پر پھٹ پڑے تو کچھ بعید نہیں۔

مفسرین خبردار رہیں کہ انکاٹھ کا بادوزخ میں ہے جہاں انکا کوئی مددگار نہ ہو گا۔ آگے ارشاد ہے کہ اے نبی! لوگوں سے کہہ دو کہ میں تبلیغ دین کے کام کی تم

سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ البتہ قرابت داری کا حق ضرور چاہتا ہوں تاکہ ستیانہ جاؤں بھلائی کرنے والوں کیلئے بھلائی کا اجر اللہ کے ذمہ ہے جو شخص بھی صبر کرے اور درگزر سے کام لے تو یہ بڑی ہمت اور حوصلہ کی بات ہے کسی بشر کا یہ مرتبہ نہیں کہ اللہ اس کے روبرو بات کرے وہ تو وحی کے ذریعہ یا پردے کی اوٹ سے بات فرماتا ہے۔

اسکے بعد سورہ زخرف شروع ہوتی ہے۔ ارشاد باری ہے کہ مشرک اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ انکی شرارتوں کی وجہ سے وحی کا نزول رک جائیگا لیکن اللہ نے شرارت پسندوں کے فتنوں کی وجہ سے نہ کبھی پیغمبر بھیجئے ہند کئے اور نہ وحی کا نزول رک کالہجہ الثافتہ پر دازوں کو ہلاک کیا گیا۔ اللہ کے نہ کوئی اولاد ہے نہ اسکی کائنات میں الگ الگ خدا ہیں نہ اسکے یہاں کوئی ایسا شفاعت کرنے والا ہے جو جان بوجھ کر گمراہوں کو عذاب سے بچائے۔

اللہ پاک ہے ان سب جاہلانہ نسبتوں سے جو یہ نادان لوگ اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اس کے بعد سورہ دخان شروع ہوتی ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے کہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبْرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ہ ہم نے قرآن مجید کو ایک مبارک رات میں نازل فرمایا۔ یہ ایسی رات ہے کہ جس میں ہر امر کی بابت حکیمانہ فیصلے صادر فرمائے جاتے ہیں۔

قرآن کے سننے اور سمجھنے میں اللہ کی رحمت شامل ہے بھر طیکہ لوگ پختہ یقین رکھتے ہوں ہر جگہ اللہ ہی کی بادشاہی ہے زندگی اور موت اسی کی طرف سے ہے۔ مگر لوگ شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان لوگوں کی اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے اب جب کہ عذاب نازل ہو گیا تو بلبلار ہے ہیں کہ اگر عذاب دور ہو جائے تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ اللہ فرماتا ہے کہ یہ لوگ ایسے ہیں اگر عذاب ٹل بھی جائے تب بھی کفر کرنے لگیں گے۔ یہ عذاب سے سبق لینے والے نہیں فیصلہ کیلئے قیامت کا دن مقرر ہے جہاں گنہ گاروں کیلئے زقوم (ٹھور) کے درخت کی غذا ہوگی۔ اِنْ شَجَرَتِ الزَّقْوَمِ طَعَامٌ لِّلْاٰثِمِيْنَ ہ اور کھولتا ہو اپنی پیٹنے کو ملے گا۔

اس کے بعد سورہ جاثیہ شروع ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے کائنات عالم میں اپنی قدرت کی کتنی ہی نشانیوں کا ذکر فرمایا ہے۔ انسان اور دیگر جانوروں کی تخلیق رات اور دن کا بالترتیب آنا جانا، زمین میں قوت نمو ہواؤں کے رخ کا تبدیل ہونا دریاؤں کی روانی پر قابو اور ان میں کشتی رانی اور جو کچھ زمین میں ہے۔ ان سب کو انسان کے کام پر مامور کر دینے میں اللہ کی قدرت کی وافر نشانیاں ہیں بھر طیکہ لوگ غور کریں۔

پس تعریف اللہ ہی کیلئے ہے جو زمین و آسمانوں کا مالک ہے۔ اور سارے جہانوں کا پروردگار ہے وہ غالب بھی ہے اور وانا بھی پوری کائنات میں کبریائی اسی کیلئے خاص ہے۔ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ہ وَلِلّٰهِ الْکِبْرِيَاۗءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ہ

اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کی کامل معرفت نصیب فرما کر دولت یقین سے مالا مال فرمائے۔ آمین

بائیسویں تراویح

آج کا بیان ۲۶ پارے کی تلاوت کے متعلق ہے۔ اللہ ارشاد فرماتا ہے کہ ہم نے کائنات عالم کو ایک مقررہ مدت تک کیلئے تخلیق فرمایا ہے۔ نظام کائنات ہمارا احییمانہ نظام ہے مگر کافر حق کو جھٹلانے سے باز نہیں آتے۔

ارشاد باری ہے کہ ہم نے انسان کو اس کے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اس کی ماں اس کو حمل سے پیدائش تک اور پیدائش سے اس کے سنانے ہونے تک کتنی مشقتیں جھیل کر پالتی ہے یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی تک پہنچ جاتا ہے اگر وہ سیدھی راہ پر ہوتا ہے تو اللہ کی نعمتوں کا شکر گزار ہو کر اس کے فرمانبردار بندوں میں شامل ہوتا ہے اور اللہ اس کے نیک اعمال قبول فرما کر اس کی کمزوریوں کو معاف فرما دیتا ہے جب کہ نافرمان اولاد والدین سے جھگڑتی ہے۔ ایسے لوگوں پر عذاب کا فیصلہ چسپاں ہو چکا ہے۔

اس کے بعد اللہ نے جنات کا وہ واقعہ بیان فرمایا ہے جبکہ وہ حضور کی زبان مبارک سے تلاوت قرآن سن کر اپنی قوم کو مژدہ یعنی خوش خبری سنائے گئے تھے۔

اس کے بعد سورہ محمد شروع ہوتی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے اعمال برباد ہو جاتے ہیں جو خود بھی کفر میں مبتلا ہوں اور دوسروں کو بھی اللہ کے راستے سے روکیں۔ جبکہ ایمان لانے والوں اور دین کی ہدایت پر عمل کرنے والوں کی حالت

اللہ سنوار دیتا ہے۔ ارشاد باری ہے کہ کَفَر عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالِهِمْ ۝

پھر جماد کے متعلق حکم دیا گیا کہ کفار سے اگر مقابلہ ہو جائے تو اس وقت قتال

کیا جائے کہ فریق مخالف ہتھیار ڈال دے حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لانے اور

ہدایت پانے کے بعد جماد سے گریز کرتے ہیں وہ شیطان کے بہکائے ہوئے ہیں کیونکہ

شیطان لوگوں کو ان کے برے اعمال بہت خوش نما بنا کر دکھاتا ہے اور انہیں لمبی عمر کا

فریب دیتا ہے بلاخر ان کے اعمال اکارت ہو جاتے ہیں ارشاد ہوتا ہے کہ قرآن کی آیات

میں غور کرو تا کہ تمہارے دل و دماغ روشن ہو جائیں۔

اس کے بعد سورہ فتح شروع ہوتی ہے اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے صلح نامہ حدیبیہ کو مسلمانوں کیلئے ایک بڑی فتح ارشاد فرمایا ہے۔

ارشاد ہوا جن لوگوں نے نبی کے ہاتھ پر بیعت کی وہ دراصل خدا سے بیعت کی ہے البتہ عہد کو توڑنے والے اور جہاد سے منھ موڑنے والے عذاب کے مستحق ہیں ہاں معذوروں کو معافی ہے۔ محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھی آپس میں رحم دل اور کفار کے حق میں نہایت سخت ہیں۔ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ

اس کے بعد سورہ حجرات شروع ہوتی ہے یہ سورہ مبارک اخلاقی تعلیم سے معمور ہے۔ مسلمانوں کو آداب مجلس و خوش گفتاری کی تہذیب سکھائی گئی ہے۔ خاص طور پر یہ ہدایت فرمائی گئی ہے کہ نبی کی مجلس اور نبی کے حجرات کے آداب و احترام کا پورا پورا لحاظ رکھا جائے ورنہ نیک اعمال بھی ضائع ہونے کا خطرہ ہے اسی وجہ سے مومنوں کو آپس کے معاملات میں بھی تہذیب اخلاق، نیک دلی، خیر اندیشی اور خوش گوئی سے کام لینے کی ہدایت فرمائی گئی ہے غیبت کو مردار کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے۔

اس کے بعد سورہ ق شروع ہوتی ہے۔ ارشاد ہوا کہ اے لوگو! ہم تو تمہاری شررگ سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہیں اور ہم نے تمہارا نامہ اعمال لکھنے کے لئے تم پر دو فرشتے مقرر کر دیئے ہیں۔ یہ اعمال نامے روز حساب میں پیش ہوں گے۔

اس کے بعد سورہ ذاریات شروع ہوتی ہے۔ ارشاد ہوا کہ قیامت ضرور برپا ہوگی اور کفار اپنے کئے کی سزا پائیں گے اور پرہیزگار لوگ جنت کی نعمتوں کا لطف حاصل کریں گے۔

اہل ایمان رات کے تھوڑے حصہ میں سوتے ہیں اور اوقات سحر میں اللہ کی بخشش طلب کرتے ہیں اور اپنے مال سے مانگنے والے نہ مانگنے والے دونوں کی مدد کرتے ہیں اس کے بعد کئی پیغمبروں کے واقعات مجملہ بیان فرمائے گئے ہیں۔

تیسویں تراویح

آج کا بیان ستائیسویں پارے کی تلاوت پر مبنی ہے۔ ارشاد باری ہے کہ :

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ

پہلے سے حضرت ابراہیمؑ کے فرشتوں کے بٹکل انسان آنے کا اور بیٹا اسحاقؑ کی پیدائش کی خوشخبری ہے اب حضرت ابراہیمؑ کے دریافت کرنے پر کہ اے ملائکہ تمہارا مقدمہ آمد کیا ہے؟ تو جواباً فرشتوں نے کہا کہ ہم مجرمین پر پتھر برسائے کیلئے بھیجے گئے ہیں۔ گویا قوم لوطؑ پر عذاب نازل کرنے پر مامور ہوئے ہیں پھر قوم موسیٰؑ اور فرعونؑ کا ذکر فرمایا گیا اس کے بعد قوم عاد و ثمود اور آخر میں قوم نوحؑ کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد اللہ کی قدرت کاملہ کا بیان ہے کہ نیز توحید و رسالت کا اثبات کرنے کے بعد مقصد تخلیق انسانی کو بایں الفاظ تعبیر فرمایا گیا کہ : وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ۔ کہ ہم نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ ہماری بندگی کریں ہم سب کو رزق دینے والے ہیں اور کسی سے بھی رزق کے طالب نہیں ہیں۔

اس کے بعد سورہ طور شروع ہوتی ہے منکرین قیامت کو تنبیہ فرمائی گئی ہے کہ وہ ایسا سخت وقت ہو گا کہ آسمان وزمین لرز رہے ہوں گے پہاڑ اُون کی طرح اڑ رہے ہوں گے کفار کو دوزخ کی طرف دھکیلا جا رہا ہو گا وہ دن بھٹلانے والوں کیلئے سخت عذاب کا دن ہو گا۔ نادان اپنے نصیحت کرنے والے اور ہدایت پہنچانے والے پیغمبر کو دکھ پہنچاتے ہیں۔ اور ان کے متعلق بے بنیاد باتیں کرتے ہیں۔ دراصل منکرین فطرہ ہیں ہی شریر۔ اے نبی! آپ صبر کیجئے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

اس کے بعد سورہ نجم شروع ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی کی معراج شریف کا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ پورے سفر میں آپ نہ کہیں بھولے اور نہ بھیجے آپ اللہ کی تجلیات کے اتنے قریب ہوئے صرف دو کمان کا فاصلہ رہ گیا ہے بلکہ اس سے بھی کم اللہ نے آپ سے ایسی راز و نیاز کی باتیں کیں جن سے کوئی دوسرا شخص واقف نہیں۔

اللہ کی قدرت کی نشانیاں اس یقین کامل کے ساتھ مشاہدہ فرمائیں کہ آپ کی چشم مبارک نہ جھپکی اور نہ ادھر ادھر بھٹکی۔

ارشاد باری ہے کہ اے لوگو! تم سفر معراج کی صداقت پر اپنے پیغمبر سے جھگڑتے ہو یاد رکھو تمہارا پیغمبر تم تک صرف وہی باتیں ہی بولتا ہے جن کی ہم ان کو وحی فرماتے ہیں۔ وہ اپنے نطق کی خواہش سے اپنے منہ سے کوئی بات نہیں نکالتے۔ وما يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۚ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوحٰی ۝

دل سے باتیں گھڑنا کافروں کی سرشت ہے۔ ہمارا پیغمبر وہم و گمان پر نہیں چلتا۔ اس کے بعد سورہ قمر شروع ہوتی ہے حضور پر نور کے معجزہ شق القمر کو بیان فرمایا گیا ہے اور اس واقعہ کو کفار کی شکست کی نشانی قرار دیا گیا ہے وہ نبی کو جادوگر خیال کرتے ہیں یقیناً وہ اپنی روش کو بدلنے والے نہیں عنقریب وہ شکست کھا کر پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔

اس کے بعد سورہ رحمن شروع ہوتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کا بیان اللہ کی نعمتوں کا ادراک احساس اور استحضار کروا کر بار بار فرمایا گیا۔ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَان ۝

نعمت قرآن، نعمت علم، تخلیق آدم اور قوت گویائی کا تاقی اور انسان کی نفسی اور آفاقی نعمتوں کا ذکر کر کے منعم یعنی نعمت دینے والے کی پہچان کرائی گئی۔ انسان کا فانی ہونا اور روز قیامت جزاء و سزا کا ذکر کر کے اللہ کے باقی ہونے کو فرمایا گیا۔ وَيَبْقٰى وَجْهٌ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۝

اس کے بعد سورہ واقعہ میں قیامت برپا ہونے میں کوئی شک نہیں اس روز نیک لوگوں کے اعمال نامے ان کے سیدھے ہاتھ میں ہوں گے۔ اور گنہ گاروں کے اعمال نامے ان کے بائیں ہاتھ میں ہوں گے۔ بد اعمالوں کی غذا جہنم کا ہر پلا درخت اور کھوتا ہو اگر مپانی ہو گا۔ جھٹلانے والے یاد رکھیں کہ قرآن اللہ کی بڑی نعمت ہے اور اس کا مقام بلند و بالا ہے اور وہ لوح محفوظ میں درج ہے۔ اِنَّهُ لَفَرَقَانٌ كَرِيْمٌ ۝ فِیْ كِتَابٍ مَّكْنُوْنٍ لَا يَمَسُّهُ اِلَّا الْمَطَهَّرُوْنَ ۝

اس کے بعد سورہ حدید شروع ہوتی ہے۔ ارشاد باری ہے کہ کائنات عالم میں جتنی بھی مخلوق ہے وہ اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔ اللہ غالب و دانا ہے۔ اے مسلمانو! خرچ کرنے میں مغلل نہ کرو۔ اللہ کی راہ میں دینا گویا اللہ کو قرض دینا ہے جو دس گنا تم کو واپس ملتا ہے۔ نیک لوگ نہ نقصان کی صورت میں واویلا کرتے ہیں اور نہ فائدے کی حالت میں اتراتے اور شیخی مارتے پھرتے ہیں۔ انہی لوگوں میں اپنے اعمال کے اعتبار سے صدیق اور شہید بھی ہو۔ تمہیں۔ اہل کتاب خوب سمجھ لیں کہ فضل و کرم صرف اللہ کی اختیار بات ہے وہ جسے چاہے جتنا عطاء فرمادے۔



چوبیسویں تراویح

آج کا بیان ۲۸ ویں پارے کی تلاوت پر مشتمل ہے۔ ارشاد باری ہے کہ کسی حال میں بھی بیوی کو ماں کہہ کر مخاطب کرنا بڑی نامعقول بات ہے۔

جب تک اس حماقت کا مقررہ کفارہ ادا نہیں کیا جائیگا۔ بیوی شوہر پر حرام رہے گی۔ اس کا کفارہ ایک باندی یا غلام کا آزاد کرنا یا دو مہینے متواتر روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

اس کے بعد آداب مجلس کی تعلیم دی گئی ہے کہ آپس کی سرگوشیوں میں پیغمبر کی مخالفت اور گناہ و زیادتی کی باتیں نہ کیا کریں۔

کانا پھوسی اور سازش شیطانی فعل ہے محفل کی نشست و برخاست میں آداب کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔

اس کے بعد سورہ حشر شروع ہوتی ہے۔ ارشاد ہوا کہ سچے اور ایماندار وہ لوگ ہیں جو اپنے پیغمبر اور خدا کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کی مدد کرتے ہیں۔ اور باوجود خود بھی حاجت مند ہونے کے اس کی دستگیری پر اپنا دل تنگ نہیں کرتے بلکہ خوش دل رہتے ہیں۔ برخلاف منافقوں کے کہ یہ لوگ شیطان جیسی فطرت کا مظاہرہ کرتے ہیں پہلے بد اعمالی کی ترغیب دیتے ہیں۔ پھر یہ کہہ کر دور ہٹ جاتے ہیں۔ کہ اے گمراہو! اب ہم سے تمہارا کوئی سروکار نہیں تم جانو اور تمہارے اعمال۔ لوگو! قرآن سے نصیحت حاصل کرو۔ اگر یہ صحیفہ پہاڑ پر بھی نازل فرمایا جاتا تو وہ بھی خوفِ خدا سے ریزہ ریزہ ہو جاتا۔

اسکے بعد سورہ ممتحنہ شروع ہوتی ہے۔ ارشاد ہوا کہ اب ہجرت کرنے کے بعد کفار مکہ سے خفیہ نامہ و پیغام جاری مت کرو، وہ دشمن دین ہیں ہرگز تمہارے دوست نہیں بن سکتے۔ کافر پر اعتبار کرنا غلط ہے کیونکہ وہ تو تمہارے دوبارہ کافر بن جانے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ پاک صاف مومن عورتیں اگر ہجرت کر کے آئیں تو بعد آزمائش ان

کو اپنے معاشرے میں داخل کر لو۔ ورنہ کفار کی طرف ان کو واپس کر دو۔

اس کے بعد سورہ صف شروع ہوتی ہے۔ ارشاد ہوا کہ اے مومنو! تم ایسی باتیں کیوں کہا کرتے ہو جو کیا نہیں کرتے۔ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ**

خدا اس بات سے سخت عیزدار ہے کہ تم ایسی بات کہو جو کرو نہیں۔

خدا کے محبوب بندے تو وہ ہیں جو سیدہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح جم کر جماد میں ثابت قدم رہتے ہیں۔ پھر اس بشارت کا ذکر جو عیسیٰ نے حضور کے ظہور قدسی اور ان کے اسم مبارک احمد کے بارے میں دی تھی۔

اللہ تعالیٰ مومنوں کو یقین دلاتا ہے کہ کافر اللہ کے چراغ کی روشنی کو پھونکیں مار مار کر بجھا نہیں سکتے مومنو! عنقریب تمہیں فتح نصیب ہوگی۔

اس کے بعد سورہ جمعہ شروع ہوتی ہے۔ بڑے اہتمام کے ساتھ ارشاد فرمایا جارہا ہے کہ اے مومنو! جمعہ کی اذان سننے کے بعد نماز میں شامل ہونے کی جلدی کیا کرو۔ اور خرید و فروخت کا کام بند کر دیا کرو۔ نماز جمعہ سے فارغ ہو کر پیشک اپنی روزی کمانے میں مشغول ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ بہترین رزق دینے والا ہے۔

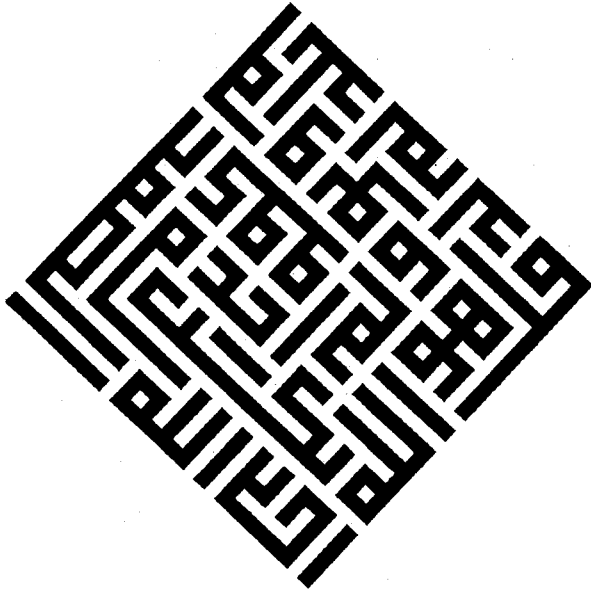
اس کے بعد سورہ منافقون شروع ہوتی ہے۔ ارشاد ہوا کہ اے نبی! منافقوں سے ہوشیار رہنا۔ ان کے ظاہر و باطن میں فرق ہے اور یہ جھوٹی قسمیں کھا کر اپنے ایمان کا یقین دلاتے ہیں حالانکہ یہ ایمان سے خالی ہیں۔

پھر سورہ تغابن شروع ہوتی ہے۔ ارشاد ہوا کہ اللہ ہی نے تم سب کو پیدا فرمایا پھر تم سب میں کوئی کافر ہے اور کوئی مومن اور تمہاری عورتیں اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں سو ان سے بچتے رہو۔ ہاں اگر وہ راہ راست پر آجائیں تو انھیں معاف کر دو۔ پیشک تمہارا مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہے۔

اس کے بعد سورہ طلاق کا آغاز ہوتا ہے۔ ارشاد ہوا کہ اگر عورتوں کو طلاق دینا ہو تو ان کی پاک حالت میں ان کو طلاق دو اور عدت کی مدت کا حساب رکھو۔ دوران عدت ان کا باہر نکلنا بے حیائی ہے۔ عدت کی مدت تین مہینہ ہیں اور حاملہ کی مدت

عدت وضع حمل ہے۔ حاملہ مطلقہ عورت کو وضع حمل تک خرچ دینا شوہر کے ذمہ ہے۔
 اس کے بعد سورہ تحریم شروع ہوتی ہے۔ ارشاد ہوا کہ اے نبی! بیویوں کی
 خاطر سے آپ اللہ کی نعمتوں کو ترک نہ کریں۔
 اور ایسا عمد کرنا قسم کے برابر ہے جس کا کفارہ ادا کرنا ہو گا اسی طرح پیغمبروں
 کی بیویوں کو ہدایت فرمائی گئی ہے کہ اگر پیغمبر کو تکلیف پہنچانے کی کوشش کی گئی تو پیغمبر
 کی مدد کیلئے اللہ اور جبرئیل امین اور نیک کردار مسلمان موجود ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پکیسویں تراویح

آج کا بیان ۲۹ روایں پارے کے متعلق ہے۔ سورہ ملک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے جو بے شمار نعمتیں انسان کو عطا کی ہیں وہ اگر ہم واپس لے لیں تو پھر کون ہے جو یہ نعمتیں اس کو دوبارہ دلا دے۔

اس لئے اے لوگو! خدا ہی پر بھروسہ کرو موت و حیات خدا کے قبضے میں ہے۔

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا

پھر سورہ قلم میں فرمایا کہ اے نبی! آپ پر اللہ کا بڑا فضل و کرم ہے کہ اس نے

آپ کو اخلاق کے اعلیٰ درجے پر فائز کیا ہے۔ وَاَنْتَ لَعَلٰی خَلَقَ عَظِيْمًا

آپ اپنے رب کے حکم میں صبر کیجئے اور یونس کی طرح ہم کو غصہ میں نہ

پکارتے۔ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَآ تَكُنْ كَصَاحِبِ الْخُوْتِ۔ مکرین

آخرت کیلئے عذاب کی وعید سنائی گئی۔

پھر سورہ حاقہ میں قیامت کی ہولناکی کی منظر کشی کی گئی۔ الْحَاقَّةُ

مَا الْحَاقَّةُ وَمَا اَذْرٰكَ مَا الْحَاقَّةُ مکرین کے لئے سخت سزا کی وعید متقیوں کیلئے

جزاء خیر کی خوشخبری۔

پھر ارشاد ہوتا ہے کہ قرآن برحق اور قابل یقین کتاب ہے۔ تَنْزِيْلٌ مِّنْ

رَّبِّ الْعَلَمِيْنَ یہ کتاب نہ کسی شاعر کا کلام ہے اور نہ کسی کا ہن کی خود ساختہ تصنیف

مگر لوگ کم ہی ایمان لاتے ہیں۔

پھر سورہ معارج شروع ہوتی ہے ارشاد فرمایا گیا انسان بہت کم ہمت پیدا ہوا

ہے تکلیف میں بے چین ہو جاتا ہے اور آسائش میں ٹھیل بن جاتا ہے۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلُوْعًا رَّوْضًا قیامت کا ذکر انسان کا ناشکر اپن میان کیا

گیا ہے جو لوگ مال جوڑ جوڑ کر رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے وہ آخرت

کے عذاب سے بے پروا نہ رہیں جبکہ دوزخ کی آگ ان کی کھال کو اُدھیر ڈالے گی۔

اسکے بعد سورہ نوح میں ارشاد فرمایا گیا کہ نوحؑ نے کس طرح اپنی قوم کو ہدایت کی لیکن بد اعمال لوگوں نے نہ نصیحت حاصل کی اور نہ نوحؑ کو جھٹلانے سے باز آئے۔ بالآخر انہوں نے قوم کے حق میں بد دعا کی اور لوگوں کو ایک سخت طوفان نے آلیا۔ تب جزایمان والوں کے پوری قوم غرق ہو گئی۔

پھر سورہ جن شروع ہوتی ہے۔ جنوں کی ایک جماعت کا ذکر فرمایا ہے جنہوں نے قرآن مجید کو سن کر کہا کہ قرآن تو بھلائی کا راستہ دکھاتا ہے۔

جنات قرآن پر ایمان لے آئے اور توحید رب العالمین کا اقرار کر لیا۔ ارشاد باری ہے کہ غیب کا علم صرف اللہ ہی کو ہے۔ عَلِمَ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا البتہ جس پیغمبر کو چاہتا ہے غیب کی باتیں وحی کر دیتا ہے۔

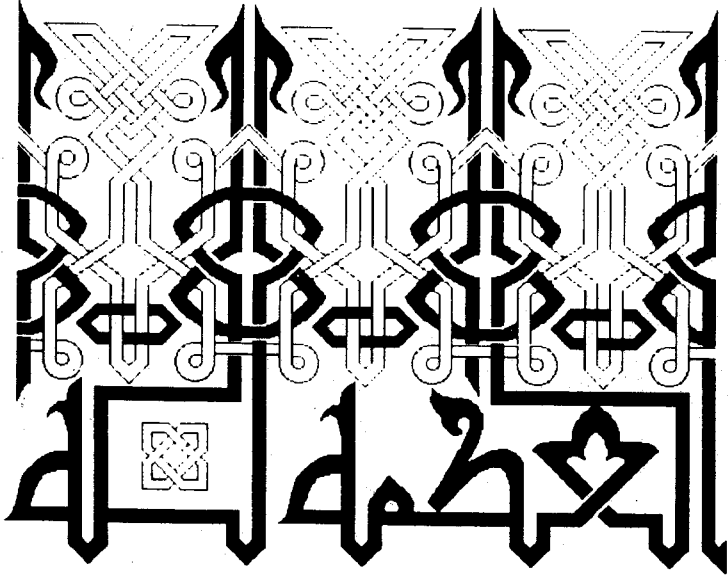
پھر سورہ مدثر میں حضورؐ کو مکملی والے کے لقب سے خطاب کر کے فرمایا گیا کہ اٹھو اور تبلیغ دین کا کام شروع کرو۔ اپنے رب کی کبریائی اور بزرگی بیان کرو۔ اپنے پیڑوں کو پاک رکھو اور ناپاکی سے چو احسان کر کے اس کے صلہ کی خواہش نہ کرو۔ اور صبر سے کام لو۔ قرآن بے شک نصیحت کی کتاب ہے لیکن اس سے صرف وہ لوگ ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں جنہیں اللہ ہدایت پانے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

اس کے بعد سورہ مزمل شروع ہوتی ہے حضورؐ کو مکملی والے کے لقب سے خطاب فرما کر ہدایت کی ہے کہ آپ نصف شب یا کم و بیش شب بیداری کیا کریں۔ اور تلاوت قرآن ٹھہر ٹھہر کر کیا کریں رات کی عبادت تزکیہٴ نفس کا بڑا ذریعہ ہے اور یہ عبادت مقبول بارگاہ ہوتی ہے۔ نماز، زکوٰۃ اور خیرات جاری رکھیں جو نیک عمل آگے بھج جائیگا وہی آخرت میں کام آئے گا۔

اس کے بعد سورہ قیامہ کا آغاز ہوتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے نبی جب آپ پر وحی کا نزول ہوتا ہے تو آپ اس کو یاد کرنے کی کوشش میں دھرانے میں مشغول نہ ہو جایا کریں بلکہ اس کو غور سے سنا کریں۔ قرآن کو آپ کے حافظہ میں محفوظ رکھنا اللہ کی ذمہ داری ہے۔

اس کے بعد سورہ ہر شروع ہوتی ہے ارشاد ہوا کہ ہم نے انسان کو تخلیق

کر کے اس کو اچھے بُرے کی تمیز دی۔ اب وہ خوب شکر گزار بندہ بنے یا ناشکرار ہے۔
 کافروں کیلئے عذاب جہنم ہے اور نیکو کاروں کیلئے بہشت کا ابدی عیش۔
 نیک لوگ باوجود خود بھی حاجت مند ہونے کے بھوکوں فقیروں اور مسکینوں کی
 مدد کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ وہ اللہ کی رضا کیلئے کرتے ہیں۔ بدلے اور شکر کیلئے نہیں کرتے۔
 اس کے بعد سورہٴ مرسلات میں ارشاد ہوا کہ قیامت برپا ہو کر رہے گی وہ
 فیصلہ کا دن ہو گا۔ جھٹلانے والے کب تک نہ بلا سکیں گے پس جو چاہے اللہ کا مطیع بنے اور
 جسے بد بختی نے گمیر لیا ہو وہ نافرمانی میں مبتلا رہے ہر شخص اپنے اعمال کا صلہ پائے گا۔



چھبیسویں تراویح

آج کا بیان ۳۰ پارے کے پہلے نصف تک کی تلاوت پر مشتمل ہے۔ سورہ نبا میں ارشاد باری ہے کہ منکرین اور تکذیب کرنے والوں کیلئے دوزخ کا عذاب تیار ہے صور پھونکا جائے گا تو آسمان میں راستے بن جائیں گے جن میں سے لوگوں کے جہوم گذر کر میدان حشر میں جمع ہونگے، اعمال نامے پیش ہونگے، اور جزا و سزا کا فیصلہ ہوگا۔

سورہ نازعات میں فرمایا گیا کہ قیامت کے دن کی درازی کو دیکھ کر لوگ دنیا کی زندگی کے وقفہ کو صرف ایک صبح و شام کی مدت خیال کریں گے۔ قیامت کی ہولناکی لوگوں کے دل ہلا دے گی۔ اس دن انسان اپنے کاموں کو یاد کریگا اور پچھتا کر یگا کیونکہ دوزخ دیکھنے والوں کے سامنے نکال کر رکھ دی جائے گی۔

اے نبی! مالدار اور صاحب اقتدار لوگ بے پرواہ اور مغرور ہوتے ہیں اسلئے ان میں نصیحت حاصل کرنے کی صلاحیت کم ہی ہوتی ہے۔

ایسے لوگوں کے مقابلے میں غریب و مسکین لوگ جلد ہدایت پالیتے ہیں اسلئے اے نبی! آپ ڈرنے والوں کی طرف زیادہ توجہ دیں کہ وہ پاکیزگی حاصل کریں۔

جب شور قیامت اٹھے گا اس دن مال باپ بھائی بہن بیوی اور بچے کوئی کسی کے کام نہیں آئیں گے۔ ہر ایک اپنی فکر میں لگا ہوگا۔ نیکو کار خوش اور بدکار سیاہ ہونگے۔ آگے ارشاد باری ہے کہ قرآن فرشتہ عالی مقام کی زبان کا پیغام ہے یہ شیطان مردود کا کام نہیں۔ اے لوگو! پھر تم کدھر بھٹے پھر رہے ہو؟

تمہیں سیدھی راہ اختیار کرنا چاہئے ورنہ قیامت کی ہولناکیوں سے تم نجات نہیں پاسکتے کیا معلوم کہ قیامت کی ہولناکیاں کیا ہیں؟ سنو! اس دن آسمان پھٹ جائیگا قبریں اکھیز دی جائیں گی۔ تارے جھڑ پڑیں گے۔ اور دریا اور سمندر سب ایک ہو جائیں گے ہر شخص کا کیا دھرا اس کے سامنے آجائے گا۔ روز جزاء بہت سخت روز ہوگا۔ اس روز کوئی کسی کا بھلا نہ کر سکے گا۔

پھر ارشاد ہوا سورہ مطفقین میں کہ ناپ تول میں کمی بیشی کرنے والوں کیلئے سخت خرابی ہے۔ لوگو! اس دن سے ڈرو۔ جب قیامت میں اٹھائے جاؤ گے اور تمہارے اعمال کا دفتر لکھا ہوا تمہارے سامنے ہو گا اور بد اعمالی کے نتیجے میں تم دوزخ میں داخل لئے جاؤ گے۔ اور اس دن مومن کافروں کی ہنسی اڑائیں گے۔ ارشاد ہوا کہ قیامت کے روز آسمان پھٹ جائیگا اور زمین چٹیل میدان ہو جائے گی اور مردے زمین سے نکال کر باہر ڈال دیئے جائیں گے۔ ہر طرف اللہ کے حکم کی تعمیل ہو رہی ہوگی۔

نیک لوگوں کا حساب آسانی سے نمٹ جائے گا جب کہ بدکردار دوزخ میں داخل ہونگے وہ دنیا کی زندگی میں سمجھتے تھے کہ خدا کی طرف لوٹ کر نہیں جائیں گے۔ ارشاد ہوا کہ جن لوگوں نے مومن مرد اور مومن عورتوں پر ظلم کیا اور توبہ بھی نہ کی وہ دوزخ کا عذاب پائیں گے۔ قرآن کو جھٹلانے والو! قرآن ایک عظیم الشان کتاب ہے اور لوح محفوظ میں محفوظ ہے۔

قرآن حق کو باطل سے جدا کرنے والا ہے۔

اے باطل پرستو! تم کو تھوڑی سی مہلت ہے، بہت تھوڑی۔

ارشاد ہوا کہ اے نبی! اپنے رب کی تسبیح کرو اور یقین کرو کہ ہم تمہیں اس طرح قرآن پڑھا دیں گے کہ تم اسے بھلا نہ سکو گے۔

تم تبلیغ دین میں لگے رہو ہم تمہارے لئے آسانیاں بہم پہنچا دیں گے۔

ہماری کبریائی کے منکروں سے کہہ دو کہ ہماری تخلیقات کی طرف کیوں نہیں دیکھتے کہ افلا ینظرون الی النابل کیف خلقت الخ۔

ہم نے کیسا عجیب جانور اونٹ پیدا کیا اور آسمان کو کتنا بلند بنایا اور پہاڑوں کو کس طرح کھڑا کیا اور زمین کو ایک فرش کی طرح چھادیا۔

یہ سب اس لئے کہ تمہارے کام آئیں سمجھو اور ہو تو نصیحت پڑو ضرور ہم تم سے حساب لیں گے۔

پھر ارشاد ہوا کہ لوگو! تم مال و دولت کے الجھ میں ایسے گرفتار ہو کہ میراث کا مال تک غصب کر لیتے ہو۔ نہ یتیم کی مدد کرتے ہو اور نہ مسکین کی۔ تمہارا پروردگار

تمہاری تاک میں ہے ہم نے انسان کو جسمانی بہت کے ساتھ ایسی صحیح سمجھ بھی عطا فرمائی ہے۔ کہ وہ بدی سے بچ سکے اور پرہیزگاری اختیار کر سکے۔

تو جس نے ضمیر کو پاک رکھا اس نے فلاح پائی اور جو نفس پروری میں لگا رہا وہ خسارے میں رہا۔

ارشاد ہوا خیرات و صدقات اللہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے دینا چاہئے نہ کہ احسان کرنے اور حصہ پانے کے لئے۔

بے کسوں کی دستگیری کی توفیق اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ مخیل و بے پرواہ لوگوں کیلئے آخرت کا عذاب ہے۔

اے نبی! ہم عنقریب آپ کو ایسی نعمت عطا فرمائیں گے۔ کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔ اگر عطاء نعمت میں دیر ہے تو اس سے آپ اس غلط فہمی میں نہ پڑیں کہ ہم نے آپ کو بھلا دیا ہے۔

کیا ہم نے ہر کمزور حالت میں آپ کی دستگیری نہیں فرمائی ہے؟
ہم نے آپ کو روشن ضمیری عطا فرمائی آپ کی پریشانیاں دور کیں اور آپ کا ذکر بلند کیا۔ ورفعننا لک ذکرک مشکلات کے ساتھ میں آسانیاں بھی ہوتی ہیں آپ گمراہ نہیں۔ اور اپنے رب کی طرف متوجہ رہیں۔



ستائیسویں تراویح

آج کا بیان تراویح سورہ پینہ سے آخر قرآن پاک کی تلاوت پر مشتمل ہے
 نیکو کاروں سے اللہ خوش اور اللہ سے نیکو کار خوش وہ تمام مخلوق سے بہتر ہے اور رہ گئے
 بدکار تو وہ بدترین خلاق ہے۔ روزِ حساب کو ہم ایسا انصاف کریں گے کہ نہ کسی کی ذرہ
 بھر نیکی ضائع ہوگی اور نہ کسی کی ذرہ بھر برائی چھپی رہے گی۔ دراصل انسان ناشکر ہے۔
 اور وہ اپنی اس کمزوری سے واقف بھی ہے مگر مال کی محبت اسے بے راہ رکھتی
 ہے۔ لوگو! قیامت کی ہولناکیوں سے ڈرو! تم اندازہ نہیں کر سکتے کہ دوزخ کی دہتی ہوئی
 آگ کیسا عذاب ہوگی۔

دولت کی ہوس نے تم کو اللہ سے غافل کر دیا ہے۔ قیامت میں تم سے ضرور
 اس کی باز پرس ہوگی اور تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے۔ جز نیک لوگوں کے انسان عام طور پر
 خسارے میں رہتا ہے۔

ارشاد ہوا کہ چغلخو اور خلیل دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالے جائیں
 گے۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ کافر بادشاہ ابرہہ نے خانہ کعبہ پر ہاتھیوں سے حملہ کیا تو اللہ
 نے اپنے پرندوں کے ذریعہ سے کنکریاں برساکر اس کے تمام لاشکر کو تباہ و برباد کر دیا۔
 اے اہل قریش! اب جب کہ ہم نے تمہارے راستہ پر امن بنا دیئے تو تمہیں
 شکر گزار ہو کر ہمارے فرمانبردار بن جانا چاہئے۔

ارشاد ہوا کہ یتیموں اور مسکینوں کو جھڑکنے والے ریاء کار خلیل بد بخت ہیں
 کیونکہ وہ نماز کی غرض و غایت سے غافل رہتے ہیں۔

اے محمد! آپ دشمنوں کے طعنہ کا اثر نہ لیں۔ دشمن بے اولاد رہ کر خود گنہگار
 ہو جائیں گے۔ آپ نماز ادا کریں اور قربانی دیں حوض کوثر آپ کیلئے ہمارا عطیہ ہے۔

اس کے بعد سورہ کافرون میں اللہ نے کافر اور مومن کی راہیں الگ الگ
 متعین فرمادیں تاکہ ایک دوسرے سے میکانہ اور متمیز رہیں۔

فتح مکہ کے بعد فردغ دین اسلام کا ذکر فرما کر حمد رب جلیل کی تلقین فرمائی اور ابو امب اور اس کی بیوی پر اللہ نے لعنت فرمائی۔ دونوں حضورؐ کو بہت ستاتے تھے۔ اس کے بعد سورہ اخلاص میں ارشاد ہوا کہ ایمان کر دو کہ اللہ بس ایک ہے۔ وہ بے نیاز ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کے کوئی اولاد ہے نہ اس کا کوئی ساجھی اور شریک ہے۔

سورہ فلق میں شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنے کا بیان، حضورؐ پر جادو ہونے کا ذکر، اور سورہ ناس میں دلوں کے دوسووں اور شیطان کے پھسلانے سے پناہ مانگنے کا بیان ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 وَسَلِّ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّطِ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 وَسَلِّ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّطِ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 وَسَلِّ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّطِ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 وَسَلِّ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّطِ

مَنَازِلِ قُرْآن

سات منزلیں

نمبر منزل	تلاوت نمبر سورت	سورتوں کے نام	تعداد سورت
از	تا	از	تا
۱	۱	فاتحہ	۴
۲	۵	مائدہ	۵
۳	۱۰	یونس	۷
۴	۱۷	بنی اسرائیل	۹
۵	۲۶	شعراء	۱۱
۶	۳۷	صافات	۱۳
۷	۵۰	قی	۲۵

اعراب

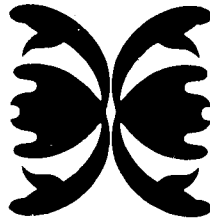
۵۳۲۴۲	فتحة (زیر)
۳۹۵۸۲	کسرہ (زیر)
۸۸۰۴	ضمہ (پیش)
۱۷۷۱	۴
۱۲۵۲	تشدید (شد)
۱۰۵۶۸۴	نقطہ

حروفِ ہجا

جو قرآن کریم میں استعمال ہوئے

نمبر شمار	ہناوٹ	تلفظ	قرآن میں کتنی بار استعمال ہوا
۱	ا	الف	۴۸۸۷۲
۲	ب	باء	۱۱۲۲۸
۳	ت	تاء	۱۱۹۹
۴	ث	ثاء	۱۲۷۶
۵	ج	جیم	۳۲۷۳
۶	ح	حاء	۹۷۳
۷	خ	خاء	۲۴۱۶
۸	د	دال	۵۶۴۲
۹	ذ	ذال	۴۶۹۷
۱۰	ر	راء	۱۱۷۹۳
۱۱	ز	زاء	۱۵۹۰
۱۲	س	سین	۵۸۹۱
۱۳	ش	شین	۲۲۵۳
۱۴	ص	صاد	۲۰۱۳
۱۵	ض	ضاد	۱۶۰۷
۱۶	ط	طاء	۱۲۷۴
۱۷	ظ	ظاء	۸۴۲

۱۸	ع	عین	۹۲۲۰۰
۱۹	غ	غین	۲۴۰۸
۲۰	ف	فاء	۸۴۹۹
۲۱	ق	قاف	۶۸۱۳
۲۲	ک	کاف	۹۵۲۲
۲۳	ل	لام	۳۴۳۲
۲۴	م	میم	۲۶۵۳۵
۲۵	ن	نون	۲۶۵۶۰
۲۶	و	واو	۲۵۵۳۶
۲۷	ه	هاء	۱۹۰۷۰
۲۸	لا	لام الف	۳۷۲۰
۲۹	ء	همزه	۴۱۱۵
۳۰	ی / یٰ	یاء	۲۵۹۱۹
		کل حروف	۳۶۱۱۶۸



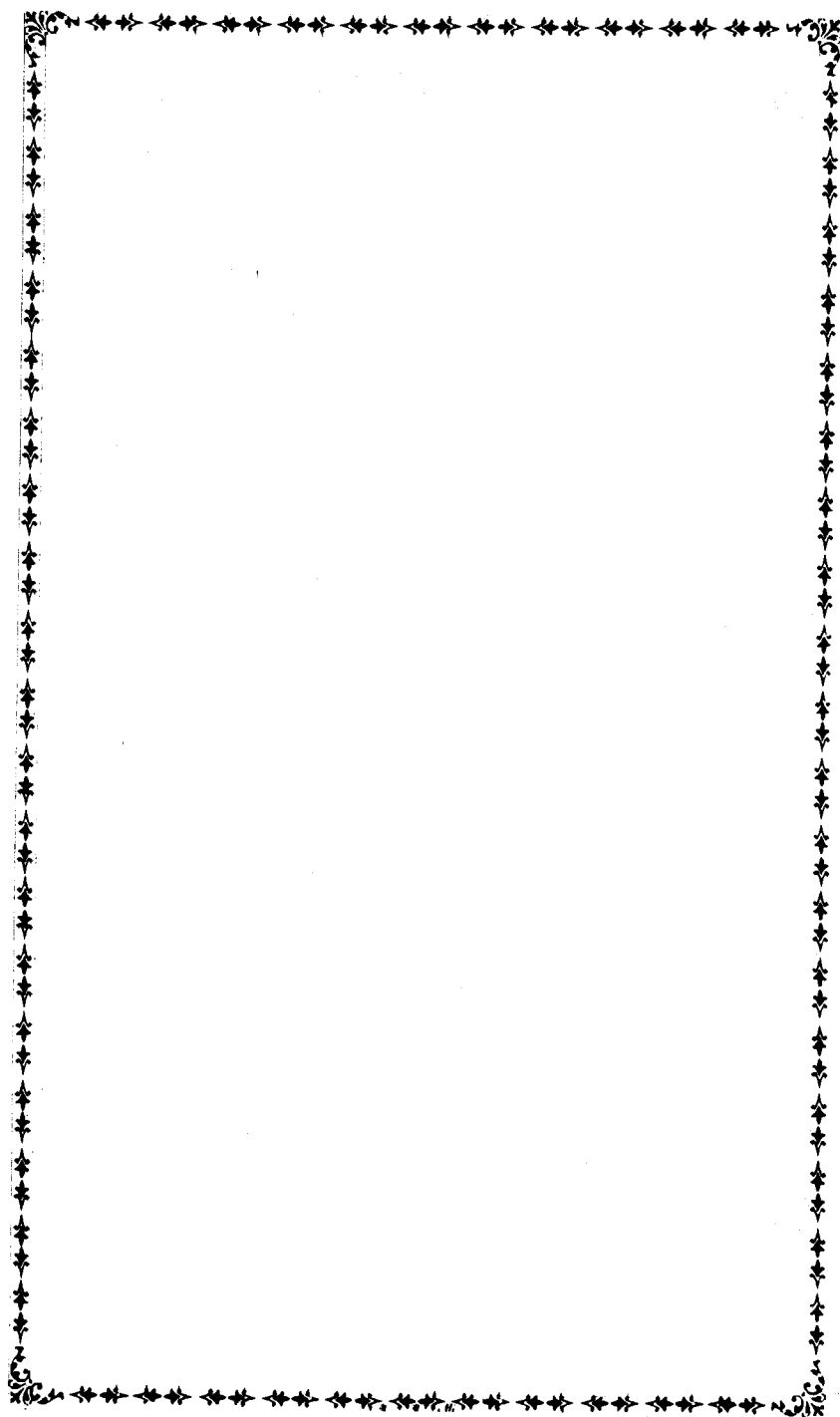
تحفہ تراویح اساطین امت کی نظر میں

عزیزم مولانا عبدالرحیم فلاحی نے جو کہ جامعہ ہذا کے لائق فائق اور فعال استاذ ہیں۔ انھوں نے ایک البیلا اور انوکھا کام کیا۔ جسکی بے انتہا ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ اور میری دیرینہ آرزو بھی تھی۔ مولانا غلام دستاوی رئیس الجامعہ اشاعت العلوم اکل کوا۔ مقام مسرت ہے کہ جامعہ کے استاذ تفسیر وفقہ مولانا عبدالرحیم صاحب فلاحی نے اس سلسلے میں ایک نیا قدم اٹھایا ہے۔ موصوف نے روزانہ کے خلاصہ کو قلم بند کر کے محفوظ کر لیا ہے۔ مولانا سلیمان صاحب شمسی شیخ الحدیث جامعہ اکل کوا۔ یہ کتاب معلومات افزاء، تربیتی پہلو کی حامل اور عوام میں قرآن فہمی کا ذوق و شوق پیدا کرنے، غور و خوض پر آمادہ کرنے کا پیش بہا اور انمول تحفہ ہے۔

مفتی عبداللہ صاحب مظاہری ناظم جامعہ مظہر سعادت ہانسوٹ۔ بڑی ہی مختصر اور جامع انداز پر ساری متعلق باتیں سمیٹ لی ہیں۔ ہر سورت میں بیان کردہ مضامین اور مسائل کا ایسا عطر اور خلاصہ نکال کر رکھ دیا کہ بہت تھوڑے سے وقت میں سامع کے سامنے تراویح میں سنی گئی تلاوت کا مفہوم اور مطلب واضح ہو کر آجائے۔ قاری ابو الحسن صاحب اعظمی دارالعلوم دیوبند

عزیز محترم نے لوگوں کے ذوق کو سامنے رکھ کر روزانہ پڑھے جانے والے سو پارہ کی بہت عمدہ عام فہم تشریح کر دی ہے۔ مولانا ایوب صاحب سورتی ناظم مجلس دعوت الحق انگلینڈ جس میں اس حصہ میں آنے والے احکام و قصص کی طرف بھی اشارہ ہے۔ اور تذکیری و دعوتی مضمون کو بھی نمایاں کیا گیا ہے۔ زبان آسان و عام فہم ہے اختصار ملحوظ ہے۔

مولانا خالد سیف اللہ شیخ الحدیث سبیل الاسلام حیدر آباد کتاب کی زبان رواں سلیس و بامحاورہ اور علمی ہے جو تقریباً ہر خواندہ و ناخواندہ سمجھ سکتا ہے۔ یہ کتاب سب کیلئے ایک جامع اور مفید تحفہ ہے یہ کتاب جا طور پر اس کی مستحق ہے کہ محبت کے ہاتھوں سے لی جائے۔ اور عقیدت کی نگاہوں سے پڑھی جائے۔ مولانا زبیر صاحب اعظمی ایول، ضلع ناسک



﴿قرآن﴾

چاہتا ہے کہ

☆ اس پر ایمان لایا جائے

☆ اسے پڑھا جائے

☆ اسے سمجھا جائے

☆ اس پر عمل کیا جائے

☆ اسے دوسروں تک پہنچایا جائے

آپ پر فرض ہے کہ آپ حسب استعداد ان حقوق کی ادائیگی کی فکر کیجئے۔

Publisher:

Molana Shabbir Wahed

Wahed Halal Paultrifarm

28 Haworth Road, Bradford - 9, West Yorkshire, BD9, 6LH-U.K.